TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222433
UNIVERSAL LIBRARY

بفضل کردگار بے ہمال و کرم بے مثال

دیوان جناب سمو قباب کرامت مآب معدلت نصاب راجہ کشن پرشاد بہادر دام اقبالہ المسمی بہ

باغ شاد

باہتمام تمام محمد رفیع الدین فقیر مدرسۂ قاضی زادہ تعلقہ پاتھری ضلع پربھنی علاقہ دار پیشکار سرکار عالی

در مطبع محبوب القلوب طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں تو بندہ ہوں اوسی یکتا مقتدر کا
دو جہاں فرمان ہے جس ناظر و منظور کا

جان و دل سے ہوں میں قربان اوس شہ مغرور کا
چہا رہا ہے دو جہاں میں جلوہ جسکے نور کا

طور پر موسیٰ نے دیکھا جلوہ جس کے نور کا
میں تو عاشق ہوں اوسی معشوق رشک حور کا

نور تھا یا چاند تھا یا ذرہ یا خورشید تھا
حضرت موسیٰ کہو کیا تھا یہہ جلوہ طور کا

پیتے ہی سب آنکھوں میں میرے اور کیفیت ہوئی
جب دیا ساقی نے یک جرعہ مئے انگور کا

ساقی و صہبا و ساغر کار رندان ہے مدام
ہر یہ بار شرع رکھنا کام ہے مزدور کا

نحن اقرب کہدیا قرآن میں حق نے صاف صاف
ہرگز اندیشہ نکرنا حضرت دل دور کا

چاندنی راتوں میں سیر جہروش کا لطف ہے
منہ نہ دکھلا اب خداوندا شب دیجور کا

جس نے ہاتون ہاتہہ دل کو لیگیا ہی چہینک
جان و ایمان سے فدا ہین اوس بت مغرور کا

ہین جو مقبول خدا اونکا بیان کیونکر نہو
دیکھہ لو حق کس طرح سی ذکر ہی منصور کا

پڑ گئے ہین ہجر سے ناسور سینے مین میرے
وصل اوس دلبر کا ہی مرہم میرے ناسور کا

راگ سی تو محو ہو کر جان تن مین آگہی
کیون نہ خوش معلوم ہو نغمہ مجھے طنبور کا

جب سی قاصد نے سنایا اون کے آنیکی خبر
اور ہی عالم ہوا ہے اس دل رنجور کا

شاد تیری عالم دنیا مین ہو کیونکر نہ قدر
نام ہے محبوب تیرے شاد ذی مقدور کا

دم وصف محمد مین نکل جائے تو اچھا
یہہ تن ہی اوسی فکر مین گلجائے تو اچھا

امید شب و روز یہی ہے میرے یا رب
دل مکر سے شیطان کے سنبہل جائے تو اچھا

مولے کی کرم سے ہی یہی آرزو میری
جو آئے بلا ٹہہ سے وہ ٹلجائے تو اچھا

گر غور سے دیکھو تو یہی خواہش دل ہے
یکبار دوئی دل سے نکلجائے تو اچھا

ہے دل سے دعا شاد کی وفات پائے
دم وصف محمد مین نکلجائے تو اچھا

ہے اب پیش نظر میرے سراپا غوث اعظم کا
جدہر دیکھون نظر آتا ہی جلوہ غوث اعظم کا

تصور جم گیا آئینہ دل مین میرے جب سے
نظر ہر چیز مین آتا ہی چہرہ غوث اعظم کا

عجب ہے شان حضرت کی کہ مین کچھ کہہ نہین سکتا
سراپا نقشۂ وحدت ہی نقشہ غوث اعظم کا

خدا اور مصطفے کی دید اوس کو کیون نہو حاصل
تہمور سے جو دیکھے روے والا غوث اعظم کا

خیال روے والا مین ہوا ہون محو کچھ ایسا
سراپا بنگیا ہے میرا نقشہ غوث اعظم کا

خدا کے فضل سے سب اولیاؤن مین زمانیکی
کسی نے بھی نہین پایا ہی رتبہ غوث اعظم کا

تمنا ہے زیارت شاد کو دلمین ہے مدت سی
دکہا دے یا الٰہی اوس کو روضہ غوث اعظم کا

نکتہ یہہ پیر نے مجھے ایسا بتا دیا
پایا خدا کو مین نے خودی کو مٹا دیا

بوسہ نے تیرے لب کا مجھے یہہ مزا دیا
ہونٹون کو میرے قند مکرر چکھا دیا

مرشد نے جب کہ مجھہ کو پیالہ پلا دیا
خفی نہ ظہور کا رستہ بتا دیا

اعجاز اوس نے پانون کا اپنے دکہا دیا
ٹھوکر سے قم کے ساتھ ہی مردے جلا دیا

پردہ جو چشم مست سے اپنے اٹھا دیا
مستانہ یک زمانے کو اوس نے بنا دیا

کچھ عاشقان زلف کی حالت نہ پوچھئے
ناحق کے درد و رنج مین دلکو پھنسا دیا

گردن پہ عاشقون کی پھرا خنجر ستم
ابرو جو ناز و غمزہ سے اس نے ہلا دیا

دل جو بتون کو مین نے دیا کیا برا کیا
بیٹھے بٹھائے خاک مین خود کو ملا دیا

تاثیر کچھ نہ پوچھئے اس سوز آہ کی
یک پل مین میری جان و جگر کو جلا دیا

وعدہ کبھی کیا کبھی انکار وصل کا
مجکو ہنسا دیا کبھی اوس نے رولا دیا

مطلب کا مجھکو کہنے دیا ایک بہی نہ حرف
باتون مین اوس نے بات کو میری بہلا دیا

صیاد نے کتر کے پر دن کو بہار مین
بلبل کو آشیان چمن سے اڑا دیا

بیٹہے بٹہائے ہینسے سر زلف یار مین
اوس مرغ دل کو دام بلا مین پہنسا دیا

دلبر تو دل کو جان کو ایمان کو لے لیا
یہہ بہی تو پوچھے کوئی عاشق کو کیا دیا

آہون کا میرے پوچھیے صاحب کچھہ اثر
ہالہ کا گرد ماہ کے حلقہ بنا دیا

شوخی ہے غمزہ عشوہ ادا بہی ہے ناز بہی
سب کچھہ بتون کے پاس ہے اللہ کا دیا

ملتا ہے رنج و غم مجھے سرکار عشق سے
اللہ نے اچھی جا میری ٹکی جما دیا

جلوہ بہی شکل یار کا آجائے گا نظر
اس دل کے آئینہ کو جو تو نے جلا دیا

چوسر کی بازی ہار کے نردون کو دشمن دل
اوس نے بکہر کے غصہ سے یکجا ملا دیا

رنج و غم و مصیبت و درد و الم مجھے
جو کچھہ یہہ میرے پاس ہے سب آپکا دیا

ہر جائے شکر شاد خدا کی جناب مین
بگڑے ہوئے جو باتون کو میرے بنا دیا

دل سی دیکھا تو خدا تہا مجھے معلوم نہ تہا
کفر و ایمان سے جدا تہا مجھے معلوم نہ تہا

دیدہ دل سے جو کونین کو دیکھا ہم نے
یار کا نور ضیا تہا مجھے معلوم نہ تہا

دیر و کعبہ مین نہ دیکہا نہ کلیسا مین تجھے
دل کے پردہ مین چھپا تہا مجھے معلوم تہا

بر سر دار جو آیا تہا انا الحق کہکر
مین ہی منصور بنا تہا مجھے معلوم تہا

فضل مرشد سے یہہ معلوم ہوا اب اے شاد
مین خدا سے نہ جدا تہا مجھے معلوم تہا

مجھے پیر نے رمز بتا ہی دیا
میرے دل سے دوئی کو اٹھا ہی دیا

تیرے آتش عشق نے کام کیا
دل و جان و جگر کو جلا ہی دیا

وہ جو بزم مین مے کا تہا جام بہرا
مجھے اوس نے تمام پلا ہی دیا

غم ہجر مین جو جو بلائین سہے
تیرے وصل نے دل سے بہلا ہی دیا

لب لعل سے بوسہ دیا جو مجھے
مے عشق سے اپنے چکہا ہی دیا

قدم اپنا بصورت نقش قدم
تیرے کوچہ مین ہم نے جما ہی دیا

کیون نہ شاد ہمیشہ یہہ شاد رہے
دل یار سے دل کو ملا ہی دیا

تو نے عشق کا جام پلا ہی دیا
میرے دل سے خودی کو مٹا ہی دیا

مجھے پیر نے مست بنا ہی دیا
میرے ما و منی کو مٹا ہی دیا

تجھے اپنی خودی سے فنا کرکے
اس نے یار کا جلوہ دکہا ہی دیا

سوز ہجر سے دل جو جلا تہا میرا
آب وصل نے اوس کو بجھا ہی دیا

اپنی ہستی کو شاد نے دور کیا
آپ اپنے کو حق مین ملا ہی دیا

بہلا کیجئے یا بُرا کیجئے گا
ولیکن نہ دل سے جدا کیجئے گا

مین راضی ہون ہر دم رضا پر تمہارے
ثنا کیجئے یا گلا کیجئے گا

شب ہجر مین آپ سے یہہ دعا ہی
نہ ملنے مین ہرگز دغا کیجیو گا

غریبون کا دل توڑئے گا نہ ہرگز
جو جی چاہے سب کچہ کیا کیجئے گا

خدا نے دیا ہے تمہین تاج شاہی
غریبون کو کچہہ تو دیا کیجئے گا

کہو تیغ سے شیشہ دل مین بہر کر
نشہ اب محبت پیا کیجئے گا

رہے شاد قایم یہہ شاہ زمانہ
یہہ ہر وقت دل سے دعا کیجیو گا

بعد مدت ہوا وصال اوس کا
واہ کیا خوب ہے جمال اوس کا

تیغ ابرو سے کر دیا مجروح
کیا کہون مین دلا کمال اوس کا

کی نظر دل کے آئینہ مین جب
ہمکو حاصل ہوا وصال اوس کا

گرچہ زہری ہے مار زلف سیاہ
مو بمو شانہ ہے وبال اوس کا

رہے خرم ہمیشہ شاہ دکن
شاد کہے یہی خیال اوس کا

دم مین خزان دکہاتا ہی عالم بہار کا
اوس گل کی یاد مین یہ کہلین آنکہین انتظار کا
سرگشتہ یہہ بگولہ نہین دشت شوق مین
کہتے ہین جس کو خلق خدا راہ جادہ
دہوکا ہے اس کی کاکل مشکین کو دیکہکر
لینے سی آپ بوسہ لب کے خفا نہ ہو

کیا اعتبار زندگی مستعار کا
نرگس سے پوچہو حال میرے انتظار کا
یہ خاک اپنی دہونڈتی ہی بہا شہسوار کا
واللہ وہ تو روئے منور ہی یار کا
پالا ہی گلعذار نے جوڑا یہہ مار کا
وارسی تو گر ہے آپ کے باعث یہہ بار کا

اسے شاد شاد و خرم شادان رہیگا تو
تجہکو وسیلہ ہی تیرے پروردگار کا

اگر تو میرے پاس آتا رہیگا
جدائی کی آتش مین جو جل رہا ہون
کبہی آکے مل ہم سے اے جان جانان
اگر تو ملے گا نہ مجہہ سے پیارے
یہہ درد محبت کبہی تو کہلے گا ::

تو رنج والم دل سے جاتا رہے گا
مجہے اور کب تک جلاتا رہے گا
یہہ کب تک تو خود کو چہپاتا رہیگا
مرا جی نکل تن سے جاتا رہے گا
کہان تک اسے تو چہپاتا رہے گا

کبھی تو کرم کر تو اے جان جاناں
کہاں تک تو مجھہ کو ستاتا رہے گا

پلا کر مجھے بادۂ عشق ساقی
یہہ محفل مین کب تک گہماتا رہے گا

محبت کی آتش بھڑکتی رہے گی
مجھے جس قدر تو جلاتا رہے گا

کرے گی اثر کچھہ نہ رندونکو زاہد
نصیحت کہاں تک سناتا رہے گا

کبھی تو نہ شاد سے یہین ایفلک تو
یونہین کیا ہمیشہ رلاتا رہے گا

کرم پر رکھہ اے شاد اوسکی نظر تو
وہی دادرس کام آتا رہے گا

رونق افروز اگر وہ مہ تابان ہوتا
مین بہی اوس شوخ پہ سو جان سے قربان ہوتا

جوش پر گریہ ہمرا دیدۂ گریان ہوتا
دیکھتے آپ کہ پہر نوح کا طوفان ہوتا

رونق بزم جو وہ رشک سلیمان ہوتا
مین نہ ہرگز کبھی بلقیس کا خواہان ہوتا

اے بتو تم مین اگر جلوۂ ایمان ہوتا
دل و جان سے بخدا مین بہی مسلمان ہوتا

مصحف رخ کو اگر یاد مین کرتا اوس کے
نام میرا اے صنم حافظ قرآن ہوتا

ہوتا افشا نہ عزیزی وہ زلیخا کا جنون
چاک اگر یوسف مصر کا نہ دامان ہوتا

قاصد دلبر مہرو سے ملا دیتے اگر
مجھہ پہ اے حضرت خضر آپکا احسان ہوتا

یوسف دل اگر اوس رشک زلیخا جہکتا
چاہ کنعان یہہ میرا چاہ زنخدان ہوتا

وحشت دل پھر اگر جوش جنون دکھلاتا
پرزے پرزے میرا ہر تار گریبان ہوتا

رخ روشن سے جو وہ ماہ اٹھا دیتا نقاب
شرم سے ابر مین خورشید بھی پنہان ہوتا

گر خط سبز پہ عکس آنکھون کا اوس کے پڑتا
پھر وہ کیونکر نہ چراگاہ غزالان ہوتا

رخ سے آنچل جو اٹھاتا وہ سکندر طلعت
صورت آئینہ خورشید بھی حیران ہوتا

بے ثباتی چمن دہر کی گر یاد آتی
مثل سنبل ورق گل بھی پریشان ہوتا

عشق مین زلف پریشان کے پھنسا رہتا دل
عمر بھر کے لئے کاش اپنا یہ زندان ہوتا

گوشۂ چرخ ستمگار سے بجلی گرتی
وہ اگر غنچہ دہن باغ مین خندان ہوتا

مے الفت سے اگر قطرۂ مُل ملجاتا
غیرت چشمۂ لب چشمۂ حیوان ہوتا

دولت حسن پہ رہزن کا نہ ہتا پڑتا
زنگی خال جو رخ پر ترے دربان ہوتا

ہر گل و رنگ مین جلوہ ہے اوسی کا اے شاد
راز افشا ہی نہوتا جو وہ پنہان ہوتا

کیا خوب لطف ہے جو ہے موسم شباب کا
دلبر ہو بر مین ہاتھ مین ساغر شراب کا

ساقی دے بھر کے ایک پیالہ شراب کا
فصل بہار مین ہے یہ موسم شباب کا

ان کو شب وصال بہانہ ہے خواب کا
عالم ہے میرے دلمین پیچ و تاب کا

مدنظر مین ہے رخ پر نور مصطفےٰ
ہر روز سامنا ہے خدا کی کتاب کا

حسرت ہی ہر فراق ہی ہر انتظار ہی
احوال کیا کہون دل پر اضطراب کا

بہشت پناہ جس کے رسول امین ہین
کیا خوف اوس کو گور کے رنج و عذابکا

سیماب کی طرح نہین اوس کو کہین قرار
خانہ خراب ہو دل خانہ خراب کا

ساقی دے جام مے کہ ہی کوی نگار خلد
فردوس مین حلال ہے پینا شرابکا

رکہا ہے باغبان نے پر عندلیب زار
مے کے عیوض چمن مین کٹورہ گلابکا

نام علی ہو ورد زبان جس کے رات دن
پہر خوف اوس کو کچہ نہین روز حسابکا

اس وقت کوئی غیر نہین ہے شب وصال
باقی کہان ہے وصل مین موقع حجابکا

وہ ولولہ نہین وہ طبیعت نہین رہی
پیری مین یاد آیا ہے عالم شبابکا

اے شاد دو جہان مین فضل کریم ہے
مجہکو وسیلہ بس ہے رسالتماب کا

عشق نے جب دل مین گہر پیدا کیا
درد نے اپنا اثر پیدا کیا

عشق نے حیدم اثر پیدا کیا
درد ادہر تہا سو ادہر پیدا کیا

یا نبی حق نے شفاعت کیلئے
آپ کو خیر البشر پیدا کیا

لوح دل سے جب مٹا حرف دوی
دل نے یکتائی مین گہر پیدا کیا

کہو دیا سب عشق مین ناموس و ننگ
جس کو مین نے عمر بہر پیدا کیا

وہ سوال وصل پر اوٹھکر چلے
رنج ناحق جہیڑ کر پیدا کیا

آتش فرقت بہی کیسی آگ ہے
داغ دل سوز جگر پیدا کیا

آرزوئین دل کی بر آنے لگین
اب دعا نے کچہہ اثر پیدا کیا

بیٹھے بٹھلائے اوسی دل دیکر شاد
ہم نے عشق فتنہ گر پیدا کیا

ہوگیا کس لیئے مشتاق زمانہ تیرا
سہل کیا خلق نے سمجھا نظر آنا تیرا

مجکو ہستی ہی مین دشوار تہا پانا تیرا
مٹگیا مین تو ملا مجکو ٹھکانا تیرا

بخدا شیفتہ ہی سارا زمانہ تیرا
موجب فخر ہوا دہر مین آنا تیرا

اے میرے ختم رسل رتبہ والا زنہا
بجز اللہ کے کسی نے بھی نجانا تیرا

شافع روز جزا ساقی حوض کوثر
خیر مقدم یہہ جہان مین ہوا آنا تیرا

ہوگیا تصفیہ بخشش امت رب سے
کیا مبارک ہوا معراج کو جانا تیرا

تیرے باعث سے کیا ارض و سما کو پیدا
ہوگیا حق کو جو منظور دکہانا تیرا

چشم خلقت سے گرا دہر مین مردود ہوا
جس کسی نے بخدا کہا نہ مانا تیرا

جب کیا خود کو فنا ذات مین تیری ہم نے
تب کہین ہم کو ملا یار ٹھکانا تیرا

کیا تجھے یاد ہے ایجان وہ ہنگام وصال
منتین کرنا میرا منہہ کو چھپانا تیرا

سر کو پہر خم پئے تسلیم و رضا کردینگے — پہلے ہم دیکہہ تو لین تیغ لگانا تیرا
پیش قدمی کے لئے مین ہی نکل آونگا — گر ٹہر جائے میرے گور پہ آنا تیرا
دوست دشمن پہ نظر رہتی ہی یکسان تیری — کیون نہ بیگانہ بہی ہو جاوے یگانہ تیرا
نحن اقرب کا کہلا راز تو جب جانگئے — کہ ہر شہ رگ سے بہی نزدیک ٹہکانا تیرا
جان یکروز جنون تن سے نکل جائیگی — دیکہہ اچہا نہین ہر روز ستانا تیرا
لعل خوش رنگ کو کردیتا ہی گویا بدرنگ — لب پہ کیسا ہی یہہ مسّی کا جمانا تیرا
اے موذن وہ میرے پہلو سے اٹہجائیگا — دیکہہ اچہا نہین یہہ شور مچانا تیرا
تو سلامت رہو ای جذبۂ عشق دلبر — جابجا دہر مین رہتا ہی فسانہ تیرا
کیا مجہے یاد نہین اوبت کا فردہ دن — قتل عشاق پہ بیڑے کا اوٹہانا تیرا
تیر مژگان سے لگا شوق سے دلبر بپر — ہے یہی ترک ستمگار نشانا تیرا
جستجو نے تیرے بہٹکایا عبث دیر و حرم — تہا میرے دل ہی مین ایجان ٹہکانا تیرا
فضل اوسکا ہی تو پہر کچہہ بہی نہوگا ای دل — دشمن جان ہو اگر سارا زمانہ تیرا
کام یہہ تجہکو سزاوار ہی ای بندہ نواز — جرم کرنا میرا اور ناز اوٹہانا تیرا
صد وسی سال سلامت رہو اے شاہ دکن — عدل و انصاف مین یکتا ہی زمانہ تیرا
ہے دعا شاد کی دل سی یہی ہر وقت مدام — رہے تا حشر شہا جشن شہانہ تیرا ؛

نظر لطف کا شاد ہی جو آشناہ جہان	شاد کیا بلکہ ثنا خوان ہے زمانا تیرا

حضرت احمد مختار کے صدقے سے شاد
بخدا خلد بریں ہو گا ٹھکانا تیرا

دل دیکے جس گھڑی سے مین عاشق ترا ہوا	خویش و بیگانہ دوست سے سب سے جدا ہوا
اے عالم آشنا جو تیرا آشنا ہوا	غرق محیط وحدت کثرت نما ہوا
دریائے عشق مین جو تیرا آشنا ہوا	گویا سوار کشتی بحر فنا ہوا
سودائے زلف یار مین جو مبتلا ہوا	قید خودی سے چھوٹ کے بند بلا ہوا
اس بحر حسن سے جو کوئی آشنا ہوا	ہر دم غریق ورطہ بحر فنا ہوا
دل مبتلائے الفت زلف رسا ہوا	بیٹھے بٹھائے قیدی دام بلا ہوا
وہ بحر حسن جب ہوا مجھ سے کنارہ کش	ہر آشنا مزاج ہی نا آشنا ہوا
عاشق کے قتل ہونے پہ نادم ہیں کس لئے	اچھا ہوا برا ہوا جو کچھ ہوا ہوا
میری نظر سے چھپ کے کہان آپ جائینگے	سایہ کی طرح ساتھ ہے یہ دل لگا ہوا
آنیکا مجھ سے وعدہ کیا تھا جو آپ نے	آئے کبھی نہ آپ نہ وعدہ وفا ہوا
بوسہ جو مین نے مانگا تو جھنجلا کے یون کہا	ہنوا اُو منہ کو آپ کا یہ حوصلہ ہوا

فقر و فنا کا راز کہون کیا مین تجھ سے شاد

بیٹا خود یکو جس نے وہ بیشک خدا ہوا

جفاؤن کو سہکر ستمگر بنایا
عدو اپنا تجھہ کو مقرر بنایا

تیرا کون تہا پیشتر اس سے عاشق
میرے عشق نے حور پیکر بنایا

ہین دون سرو طوبی سے تشبیہہ کیونکہ
تجھے حق نے رشک صنوبر بنایا

کیا دعوے خون کسی نے ہی تجھہ سے
یہہ کس کے لئے تو نے محضر بنایا

طلسمات قدرت مین حیران ہون یارب
کہ انسان کے پتلے کو کیون کر بنایا

عنایت جو پیر مغان کی ہے مجھہ پر
میری خاک کا اس نے ساغر بنایا

ہوا اسکو لہو کر تیری فرقت مین کانٹا
تیرے عشق نے مجھکو لاغر بنایا

ہمیشہ سے نچلے رہے حضرت دل
محبت نے آخر کو مضطر بنایا

غزل شاد نے اوس کو جسدم سنائی
رقیبون نے منہ خشک جلکر بنایا

ڈر کے اڑ جاتا ہی مثل ہوش دم نخچیر کا
آکے پیکان ٹھہرتا ہے دلمین جسدم تیر کا

فرقت و رنج و الم سے دل ہی مضطر رات دن
پوچھتے ہو حال کیا اس عاشق دلگیر کا

مست ہیں اے محتسب روز ازل ہی سے ہم
کب مٹی لکہا کسی سے خامہ تقدیر کا

آنکہہ مین سرمہ لگائے ہین وہ بہر قتل
رنگ نیلا ہو رہا ہے جوہر شمشیر کا

اندنون ہو کیون نہ ٹھنڈی گرمی بازار مصر
غیرت یوسف ہے یک نقشہ تیرے تصویر کا

جب سے اے وحشت ہوا ہون مبتلا دام زلف
مرغ دل شیدا بنا ہے حلقہ زنجیر کا

آسمانو نپر میری آہ رسا کا ہے عبور
عرش پر جھنڈا چڑھا ہے نالہ شبگیر کا

نے فقط دیر و حرم مین اسکے جلوہ کی ہے دہوم
سب خدائی مین ہے شہرہ اس بت بے پیر کا

خون رلواتا ہے مجھکو حسرت پابوس مین
طایر رنگ حنا ہے پر بنا ہے تیر کا

ہون شہ ملک دکن کی آستان بوسی پہ شاد
مین نہین خواہان ہون ہرگز منصب و جاگیر کا

ہین تیرے حامی محمد شاہ گھبراتا ہے کیون
آج کل ہے اوج پر نیر تیری تقدیر کا

دل مین جب عشق خدا پیدا ہوا
سوز حب مصطفے پیدا ہوا

غیر کی اب اسمین گنجایش کہان
دل مین عشق دلربا پیدا ہوا

ہوش عارض دیکھکر اوڑنے لگے
پھر غشی کا عارضا پیدا ہوا

بوسہ لعل لب جان بخش سے
آب حیوان کا مزا پیدا ہوا

کیا پیچین سودا زلف یار سے
دل مین عشق اژدہا پیدا ہوا

اف رے اس بت کی تصور کا اثر
دل مین اور یک مہ لقا پیدا ہوا

ذات مین اوسکے ہوا جب دم فنا
مین ہوا پنہان خدا پیدا ہوا

جب تصدق یار کے سر پر ہوا — چھند بھی بن کر ہما پیدا ہوا
خاک مین مل کر کیا حاصل نشان — جب نشا مین نقشِ پا پیدا ہوا
کفر کو چھوڑا رہِ اسلام لی — جب سے عشقِ مصطفے پیدا ہوا

شاد کعبہ سے مدینہ جائین گے
عشق احمد رہنما پیدا ہوا

غزل در تہنیت و مدح عارف اللہ رہبر راہِ یقین حامی دین متین شاہ محمود میان صاحب دام کرامتہ

آج کی شب وہ حبیب شاہ دین پیدا ہوا — بندۂ مقبولِ رب العالمین پیدا ہوا
جسپہ آئینہ ہے حیران وہ حسین پیدا ہوا — رشکِ یوسف ماہ طلعت مہ جبین پیدا ہوا
واقفِ اسرار اربابِ یقین پیدا ہوا — آج محمودِ دو عالم قطب دین پیدا ہوا
ہو مبارک تم کو ای وابستگان بزم خاص — آج خاصانِ خدا کا ہمنشین پیدا ہوا
ساکنین عرش کہتے ہین نہایت فخر سے — آج کی شب صاحبِ عرش برین پیدا ہوا
خانۂ دل کیون نہو آباد میرا دستو — اس مکان کا وہ مکین دلنشین پیدا ہوا
ہوگیا سارا جہان انکا مسخر او مطیع — جب وہ محمودِ زمان قطب زمین پیدا ہوا
طالبان راہ مولی کو سنا دو یہہ خبر — آج کی شب رہبر راہ یقین پیدا ہوا

نازنینانِ جہان کو جس سے سر راز دنیاز
وہ حسینانِ جہان کا نازنین پیدا ہوا

کافرِ دلی جو تھے سارے مسلمان ہو گئے
جب کہ دنیا مین وہ شاہِ مسلمین پیدا ہوا

خوفِ عصیان سے نذر آ اے شاد بخشا جائیگا
تیری بخشش کیلئے وہ شادرین پیدا ہوا

دل یہہ کہتا ہی منگاؤن آج دلبر کا جواب
دیکھیے آتا ہے کیا اپنے مقدر کا جواب

آیت لولاک لایا رب نے جسکی شان مین
کوئی پیغمبر نہین ایسے پیمبر کا جواب

حسن مین دلبر مرا ہی مہر و مہ سے بیشتر
کوئی کب دنیا مین ہوگا ایسے دلبر کا جواب

مین کراماً کاتبین سے نامہ لونگا حشر مین
گم کیا ہی یک نے میرے تنگر کا جواب

غوثِ اعظم کا وسیلہ تجھکو ہی محشر مین شاد
کس کا کیا مقدور پوچھے تیرے دفتر کا جواب

ہم سے تم نے نہ کچھ کہا مطلب
آپ سے ہمکو تھے کیا مطلب

یا الٰہی طفیل مولے سے
بر لے آ تو یہہ سب میرا مطلب

شاہ ملکِ دکن رہین آباد
بس یہی دل سے ہی میرا مطلب

ایک دن بر مین آ تو اے دلبر
پھر کہونگا یہہ سب کھلا مطلب

رکھہ سلامت خدا میرے جد کو
یہی ہر دم سے ہے مدعا مطلب

راز دل کا بیان کردن مین کیا
جانتا ہے میرا خدا مطلب

شاد کو بس طفیل حضرت سے
نحن اقرب کا مل گیا مطلب

کوچہ یار مین جو جا پہونچا
ابتدا انتہا کھلا مطلب

من عرف سے جو شاد شاد ہوا
دم بدم ہے انا انا مطلب

بہنت جا سکے آگیا میرا سفر سے آفتاب
جلوہ گر ہے رخنہ دیوار در سے آفتاب

صبح کو نکلا تھا گرچہ کروفر سے آفتاب
ہو گیا ہے منفعل اوس شوہ گر سے آفتاب

آسمان پر گر گرے برق نگاہ تند یار
ابر مین چھپ جا کر اوسکے ڈر سے آفتاب

اپنے رخ سے گر نقاب اولٹے وہ مہر اوشا
گر پڑے بیتاب ہو کر چرخ پر سے آفتاب

طرہ الماس ان کے سر پہ جب آیا نظر
ہو گیا دہوکا کہ پھر نکلا ہے سر سے آفتاب

دیکھتا ہے رشک سے جب وہ تیری تصویر کو
نور برساتا ہے اپنے چشم تر سے آفتاب

ہیبت شاہ دکن کا شاد یہ شہرہ ہے آج
کیون نہ نکلے کانپتا جیب سحر سے آفتاب

مے و ساقی و گلعذار عجیب
آج ہے موسم بہار عجیب

چشم مخمور قامت اوس گل کا
نرگس و سرو جویبار عجیب

چشم بد دور طرفہ حسن و جمال
ہے یہہ دلدار طرحدار عجب

کرتے ہین شور بلبل و قمری
دیکہو گلشن مین ہے بہار عجب

بس تیرے دل کو فضل مرشد سے
من عرفت کا ہوا ہے سار عجب

صاف خالی کیئے ہین خم خانے
مین ہون دنیا مین میگسار عجب

اوس کے مژگان کی ہی کہٹک شب و روز
گویا چبہتا ہے دل مین خار عجب

وصف محبوب شاہ کیا کیجئے
ہی جہان مین یہہ شہریار عجب

شاد تمکین کی استعانت سے
ہین رقم شعر ابدار عجب

اس کی محفل مین نہ کیا کیا خط اٹہا عندلیب
شمع پر پروانہ سا بنکر جو آئے عندلیب

ناتہہ ہی کیون دے خزان پر آخر یہہ یار کو
روے گل گلشن مین آکر دیکہہ جا عندلیب

گل کی صورت دیکہکر محو حقیقت ہو گئی
ہر طرف سی تہی اناگل کی صدا عندلیب

دنگ تو ہیے خود ہو گئے اوس لالہ رو کو دیکہکر
نالہ زن گلشن مین ہم ہی تہے بجا عندلیب

پہر چمن مین جہومتی مستانہ آئی ہی بہار
ہے الا یا ایہا الساقی ندا عندلیب

ہون مدام اے شاد شادان حسرو ملک دکن
ہی گلستان مین بہی ہر دم دعا عندلیب

بار غم فراق سے ہو ٹوٹنے پہ جان ہے اب
مجھہ مین ستم اوٹھانیکی طاقت کہان ہے اب

جہوٹے عنایتون کا کرین کیسے اعتماد
قاتل سے غیر قتل بہلا کیا گمان ہے اب

کرتے ہو وعدہ وصل کا لیکن وفا نہین
یہہ انتظار ہی اجل ناگہان ہے اب

روئے صنم پہ برقع شامی کا کہینچنا
گویا کہ شمس زیر شفق مین نہان ہے اب

فکر دوئی مٹا کے تو اب چشم دل تو کہول
جلوہ خدا کا ہر رنگ مین عیان ہے اب

ہنستی ہو سن کے آپ ہمارا یہہ حال غم
آہ و فغان سے کام ہمین آسمان ہے اب

قایم شہ دکن رہین اے استاد تا ابد
خلق خدا کو جس سے کہ امن و امان ہے اب

کچہہ بہلا منہ سے تو فرمائے آپ
اس قدر ہم سے نہ شرمائے آپ

آتے ہین تو ابہی آ جائے آپ
یا نہین تو ہمین بلوائے آپ

عشق مین ہم ہین ازل سے شیدا
طعن اب ہم پہ نہ فرمائے آپ

ایک بوسہ کے لئے اتنا غضب
رحم پر کچہہ بہی تو آ جائے آپ

غیر پر اتنی عنایت ہے تمہین
ہمپر اس طور نہ گرمائے آپ

ایک بوسہ کے لئے ای میری جان
اسقدر ہمکو نہ ترسائے آپ

چہرہ پر آپکے وحشت ہے نمود
اپنے دل کو ذرا بہلائے آپ

اُف تلک بھی نہ زبان سے نکلے
گر نہیں ہے پرزے سے بھی اڑ جاے آپ

عاشقون سے نہین پہونچے گا ضرر
دل مین اپنے تو نہ گھبراے آپ

مانگا ایک بوسہ جو سینے تو کہا
دیکھو منہ کی نہ کہین کھاے آپ

ہوتے ہو دیکھتی ہی جبین پہ جبین
اس قدر ہم سے نہ کڑواے آپ

رہے قایم شہ دلا یا رب
یہہ دعا شیخ جی فرماے آپ

شاد اگر چھپتے ہو قربت آن سے
نحن اقرب کو بیان یاے آپ

رہتا ہی روز و شب مجھے از بس خیال دوست
یارب نصیب ہو مجھے ہر دم وصال دوست

مسجد سے کچھ غرض نہ کلیسا سے کام ہے
آنکھون مین جلوہ گر ہے ہمارے جمال دوست

قران سے کام ہے نہ مجھے مطلب بید سے
ہر کان مین بھرا ہوا میرے مقال دوست

کامل ہوئی نگاہ جو مرشد کی شاد پر
فی الفور دل مین بس ہی گیا ہے جمال دوست

بادۂ الفت سے تیرے مین ہی سرشار مست
شیخ مست و رند مست و کافر و دیندار مست

چشم اوس بت کی جو دیکھی ہوگئی سب یار مست
صاحب تسبیح مست و صاحب زنار مست

جب کیا دعوے انا الحق کا ہوا عشق مین
ہو گیا منصور بیخود ہو کے فوق دار مست

زاہد اپنے زہد و تقوی مین پڑے سوکہا کرین
ہمتو اپنے یار کے ہین دید مین سرشار مست

عکس سے تیرے رخ رنگین کا پڑا جب سے ہوے
شاخ مست و برگ مست و غنچہ و گلزار مست

بادہ گلگون سے کب ہوتا ہے رندونکو سرور
وہ پلا ساقی مئے وحدت کہ ہون یکبار مست

غیر کی ہستی سے ہمکو کچہہ غرض ہرگز نہین
شاد اس کے عشق مین جاوداں ہر بار مست

روٹھتا ہے مجھہ سے وہ بت غنچہ دہن عبث
مجھہ پہ یہ خفا ہے وہ میرا گل پیرہن عبث

ہے عندلیب فکر ہوا سے چمن عبث
اندوہ و رنج و یاس و غم گلبدن عبث

حمد خدا و نعت رسول کریم کا
کیا کر سکین بیان لب و کام و دہن عبث

مین نے تو دوستو نہ کسیکا برا کیا
دشمن ہین میرے یہی ہین یہ اہل وطن عبث

پہنکوا دو یون ہی عاشق بیکس کی نعش کو
ہے خواہش تجہیز و گور و کفن عبث

تا کی امید زیست کہ مرتا ہے ایکدن
ہوگی یہہ سب مفت الفت روح و تن عبث

یکدن بہار باغ جہان سے خزان کرتا ہے
ہے آہ و زاری دل مرغ چمن عبث

شیرین کا تجھہ سے وصل تو آخر نہو سکا
محنت یہہ تیری ساری گئی کوہکن عبث

سجدہ جو بت کو کرتا ہے سرگز روا نہین
کیون پہوڑتا ہے سر کو تو اے برہمن عبث

جامہ دری نہ خلعت سرکار عشق ہے
ایدل نہ چاک ہو یہہ تیرا پیرہن عبث

نادان و بیوقوف سمجھ لو تو اونکو شاد
جو لوگ کہتے ہین کہ ہے فکر سخن عبث

آفتاب آیا ہمارے گھر مین آج — نور پھیلا جس سے سارے گھر مین آج
یار آیا ہے خوشی سے بر مین آج — کیون نہ جلسہ ہو ہمارے گھر مین آج
جلوہ اوس کا چھا گیا ہے چوطرف — ہے تجلی دیکھو کیا اختر مین آج
گم ہوا ہے نامہ اوس کا یا نصیب — ڈھونڈتا ہون صبح سے دفتر مین آج
مل گیا ہے یار بھی اغیار مین — شور و غل ہے اس قدر لشکر مین آج
جس طرف دیکھو اوسیکا ہی ظہور — اوس کا ہی جلوہ ہے بحر و بر مین آج
لطف سے ساقی نے اک مدت کے بعد — بادہ رنگین بھرا ساغر مین آج
طرۂ مقیش ان کے سر پہ ہے — جانا مین نکلا ہے سورج سر مین آج
کون سے دل بر کا آیا ہے خیال — جان و دل ہین سیر جو چکر مین آج

وصل کی شادی ہے دل مین شاد کر
شادیانے بج رہے ہین گھر مین آج

میرے گھر کو جو وہ آیا ہی تو آیا دم صبح — مگر افسوس کہ مجھکو نہ جگایا دم صبح
لے خبر جلد کہ بیمار کی حالت ہے بری — جو وہ زندہ ہی رہیگا تو ہے تا دم صبح

ہوش آتا بھی تو آتا ہے بوقت آخر
آنکھین بھی ہوتے ہین سوتونکی تو وا دم صبح

شب فرقت مین تیری یاد مین ایسا رویا
موج زن گھر مین ہوا اشک کا دریا دم صبح

کس بلا کی ہی تیری وعدہ خلافی اے یار
منتظر آئینہ کا بیٹھا مین رہا تا دم صبح

جام کا تہ سے اوس کے جو پیا مین شب وصل
رات سے نشہ کا عالم تھا دوبالا دم صبح

اس کو جانا تھا کسی حال جو اپنے گھر کو
بد فراجی کا کیا اوس نے بہانا دم صبح

ہیں نالون نے عجب شور مچائی شب ہجر
سارے عالم مین پڑا ایک تہ و بالا دم صبح

مغتنم جان لے اس عیش دو روزہ کو شاد
پھر نہ تو ہی نہ تو ساقی نہ تو مینا دم صبح

ہی میرا سوز جگر شمع شبستان کیطرح
داغ دل روشن ہون کیونکر چراغان کیطرح

ہار موتی کا دیا اوس نے جو اپنا غیر کو
رات دن رویا کیا مین ابر نیسان کیطرح

داغ ایسے کہائے ہم نے لالہ رو کے عشق مین
ہو گیا گلزار سینہ بھی گلستان کیطرح

جس طرف دیکھون نظر آتی ہے صورت آپکی
محو حیرت ہو گیا ہون مین ہی حیران کیطرح

تیغ کو جلا دے پیدا ہوا شوق وصال
وہ لپٹتے ہین گلے سے میرے قربان کیطرح

ایک بھی امید اس سے بر نہ آئی وا حیف
آرزوئین رہ گئین سب ارمان مہمان کیطرح

جب سواد شام ہجران کا اثر پیدا ہوا
ہو گئی خاطر پریشان زلف جانان کیطرح

مصحف رخ کی تلاوت کر رہا ہوں رات دن
دیکھتا ہوں روئے جانان کو مین قرآن کیطرح

اس کی محفل میں ہزارون آئے اور اٹھ کر چلے
مین ہی جلتا رہ گیا شمع شبستان کیطرح

ایک آنسو بھی نہین تھمتا الٰہی خیر ہو
اشک آفت ڈھا رہے ہین موج طوفان کیطرح

اوج پر اے شاد تیرا اقبال ہے
کیون نہ چمکیگا بھلا مہر درخشان کیطرح

محرم ہین اسرار حق اسرار شیخ
معنی قرآن ہے سب گفتار شیخ

عاقبت کا کچھ نہ سودا ہے مجھے
حضرت دل گرم ہے بازار شیخ

صورت حق کی حقیقت کھل گئی
جب میسر ہو گیا دیدار شیخ

دل کی دل کو کیون نہین ہوتی خبر
ہر نفس میرا بنا ہے تار شیخ

کیون نہ ہو پل مین لامکان پر ہو گذر
اوج پر ہے رتبۂ رفتار شیخ

ہے تصور جب سے دل مین شیخ کا
بن گیا ہون صورت دیوار شیخ

زاہدون کو چاہئے خلد برین
شاد کو بس سایۂ دیوار شیخ

ہے شان الٰہی جو شان محمد
دو عالم بنا ہے خوان محمد

یہی کہتے ہین عاشقان محمد
خدا کا مکان ہے مکان محمد

ہماری زبان کو کہان ہی یہہ قدرت
کرین ہم جو ہر دم بیان محمدؐ

یہی دل کی خواہش یہی آرزو ہے
مرا سر ہو اور آستان محمدؐ

کسی کی ہوئی ہی نہ ہوگی کسی کی
ہوئی جسطرح عز و شان محمدؐ

حقیقت سے آنکھون سے دیکھا تو سمجھا
سے عرش علی آستان محمدؐ

وہ مردود ہین اور دشمن خدا کے
جہان مین جو ہین دشمنان محمدؐ

وہ سبطین پیارے وہ خاتون جنت
حقیقت مین ہین جسم و جان محمدؐ

وہی بخشے جائینگے روز قیامت
رہین سگے جو زیر نشان محمدؐ

نہ جنت کی شادی نہ دوزخ کا غم ہے
یہہ سب بے خوف ہین عاشقان محمدؐ

شفاعت تیری شاد کیونکر نہوگی
کہ دل سے ہے تو مدح خوان محمدؐ

قاتل کو جسکی ہوئی ہو امیر اگلو پسند
خنجر نے کہدیا ہی مجھی سے گلو پسند

کرتا ہی غیرت کو جو اپنی مین تو پسند
ہو کس طرح سی یار کو تیری یہہ خو پسند

آیا جو میری آنکھہ کو وہ خوبرو پسند
دل نے کہا پکار کی مجھکو ہی تو پسند

بیمار عشق طالب درمان درد ہی
عاشق کو وصل یار کی ہی آرزو پسند

مایل ہی تیری ناز و ادا پر یہہ دل میرا
کیونکر نہ عندلیب کو ہو رنگ و بو پسند

عشق صنم میں روز جھکاتا ہوں خم کی خم　　ساقی وہ مست ہوں کہ ہر جام سبو پسند

ہنگام قتل سجدہ شکرانہ کے لئے　　کرتا ہوں آب تیغ کو بہر وضو پسند

جنت کا وصف کوئی صنم چھوڑ کر نہ کر　　واعظ تیری نہیں یہ مجھے گفتگو پسند

مجنوں ہیں یاد لیلی محمل نشین میں ہم　　ناقہ کو کاروان کی ہے جستجو پسند

جب تک خودی تھی مجھ میں تو میں خود پسند تہا　　مٹا خود یکو میں نے جب آیا ہی تو پسند

غیروں نے شاد ربط بڑہایا ہے اندنوں
کیونکر مزاج یار نہو پہر عدو پسند

گردن میں ہے رشتہ دار تعویذ　　ہے اس کے گلے کا ہار تعویذ

ہے نقش لکھا ہوا یہ حب کا　　لٹ میں ہیں نقش دار تعویذ

چوٹی کے لٹک رہا ہے لٹ میں　　یا گنج پہ ہے یہ مار تعویذ

بو بکرؓ و علیؓ عمرؓ و عثمانؓ　　میرے ہیں یہ چار یار تعویذ

ہوتی ہیں زلف کی بلا دور　　باندہیں وہ اگر ہزار تعویذ

پی لیں پئے ہول دل تو بس ہے　　دہوکر وہ میرا مزار تعویذ

کیوں اس سے نہ چشم بد کو روکی　　ہے رخ کے لئے حصار تعویذ

بڑہجائے ہماری قوت دل　　باندہے ہے جو وہ ذی وقار تعویذ

کیونکر نہ کرون مین رشک اے شاد
اس بت سے ہے ہمکنار تعویذ

ہوا جو عشق مین مین مبتلا درد جگر — ہوئی نہ حیف کسی سے دوا درد جگر
تڑپ تڑپ کے بصد اضطراب و بیتابی — تمام رات کہا دل نے ہاے درد جگر
چھپاے سے کہین چھپتی ہے بوے مشک ختن — اٹھی کوی کہان تک چھپاے درد جگر
تڑپ کے جان جو نکلی ہوا یہی ثابت — کہ جان کہو تا ہے بس انتہاے درد جگر
رضا جو تیری ہو جانان یہی ہے ہم راضی — ہے اختیار ترا جو بڑھاے درد جگر

لڑائی آنکھ تھی کس فتنہ گر سے کہہ اے شاد
جو ہو گیا تجھے بیٹھے بٹھاے درد جگر

عدو کی چشم مین کھٹکا خس کوے بتان ہوکر — کیا کار توانائی یہہ مین نے ناتوان ہوکر
رہی ہو عالم اجسام مین جان جہان ہوکر — کدھر آے جناب شاد صاحب من کہان ہوکر
حوادث سے بچالے سینہ پر داغ کو یارب — چمن پھولا پھلا جاے نہ تاراج خزان ہوکر
بروز حشر اے بت تیرے دیوانون کی وحشت — اڑیگا دامن صحراے محشر دھجیان ہوکر
چڑھایا خاکساری نے عروج اوج پر مجھکو — رہا آنکھون مین گردون کے غبار کاروان ہوکر
میرے گھر آتے آتے وہ رقیبون کی چلی گھر کو — گئی بختاوری میری نصیب دشمنان ہوکر

ٹھکانا یار کا ہر جاے ہے لیکن مل نہین سکتا
مکان بھی ہو گیا نظرون سے غایب لا مکان ہو کر

حرم سے پھر نکل کر جا رہا ہو سوے بتخانہ
مرید مغ بنے ہے شیخ کیون پیر مغان ہو کر

لگے ہو گالیان دینے جو بیٹھی بات تو مین
یہہ کیسی بدکلامی آمیان شیرین زبان ہو کر

میری طرز محبت کو عداوت غیر لکھتے ہین
کہین بگڑے نہ وہ اپنی گمان ہین بدگمان ہو کر

اشارے ان کے مژگان کے رقیبون جو ہوتے ہین
جگر مین عاشقون کے چبھ رہین ہین پیکان ہو کر

خود یکو ہم نے کھویا جب ہوا حاصل وصال اسکا
نشان یار پایا **شاد** نے جب بے نشان ہو کر

سن کے وصف کاکل پیچان دراز
ہو گئی ہے عمر خضر ایجان دراز

سرو سے تشبیہہ کیون کر دیجئے
ہے کئی درجہ قد جانان دراز

عمر تھوڑی ہے بیان کیونکر کرون
قصۂ طول شب ہجران دراز

رشتہ طول امل کوتاہ ہے
کر نہ تو دست ستم ایجان دراز

تنگئی میدان دنیا دیکھہ کر
پاؤن مرقد مین کرے انسان دراز

ہے الٰہی جب تلک طول امل
ہو وے عمر حضرت سلطان دراز

شاد دنیا کی ہوس کیونکر مٹے
ہے یہہ مثل مدت زندان دراز

رکھلون نہ کیون مین دلکو بغل مین دبا کے پاس
جاتا ہی مجھکو شاد بت بیوفا کے پاس

ہم آشنا بجز غم و رنج کیون نہون
دعوت ہی اونکو روز ہر ایک آشنا کی پاس

ظلم و ستم کہ اوبت کافر نہ بھول جا
انصاف ہوگا حشر مین اکدن خدا کے پاس

پہونچا جو اوس کے در پہ تو دل نے کہا مجھے
مدت کی بعد پہونچے ہین نا آشنا کی پاس

پہلو مین دل کے کیون نہو تصویر یار کی
بتخانہ جا بسے ہے حرم کبریا کی پاس

زخمی ہزارون جنبش مژگان سے ہوگئے
کیا کیا سنان و تیر ہین تیری ادا کے پاس

پابوس تک جو ہم کو نہین اس کے دسترس
بیٹھے ہین سر لگائی ہوئی نقش پا کی پاس

پرپیچ راستہ ہی بلا کا ہے سامنا
ایدل سنبھل کے جا ہے زلف رسا کے پاس

شاد دکن ہمیشہ رہیں شاد بامراد
میری یہی دعا ہی ہمیشہ خدا کی پاس

زاہد کو جسطرح سے ہے اوقات کی تلاش
رندون کو ساقیا ہی خرابات کی تلاش

کیون دل کو ہو نہ بوسہ گیسو کی آرزو
دایم گدا کو رہتی ہے خیرات کی تلاش

شہ رگ سے بھی قریب ہی قرآن مین لکھا ہے جسکا
نادان ہی چارسو جو کرے ذات کی تلاش

دل کو بلائے زلف کی ہی لو لگی ہوی
عاشق کو ہی مصیبت و آفات کی تلاش

عقدے کہلین گے کیسے جو مشکل کشا نہو
دل کو ہے مجھکو قبلہ حاجات کی تلاش

آئینہ آگے رکھتے ہی صورت نظر پڑی
ہم نے صفات یار سے کی ذات کی تلاش

مسجد مین میکشی کا ہی زاہد تجھے خیال
گھر مین خدا کے بھی ہے خرابات کی تلاش

ہے بے نیاز سب سے غنی اوسکی ذات ہے
ہر گز نہین ہے اوسکو کسی بات کی تلاش

خواہش بھی ہے شاد کی دیدار ہو نصیب
مجھکو نہین ہے کشف و کرامات کی تلاش

ہر گھڑی زلف سیہ فام کی حرص
مرغ دل کو ہے میرے دام کی حرص

آرزو دید کی ہے آنکھون کو
میرے کانون کو ہے پیغام کی حرص

نشہ عشق سے ہون مست شراب
ساقیا مجھکو نہین جام کی حرص

عشق مین کھو دئے ننگ و ناموس
نہین رندون کو کبھی نام کی حرص

چین و آرام جو کھو بیٹھے ہین
عاشقون کو ہے کب آرام کی حرص

چکھہ لیکے عشق بتان کا تو مزہ
اب فقط باقی ہے اسلام کی حرص

اس نے ایک بھی نہ لکھا خط کا جواب
کیا کرین نامہ و پیغام کی حرص

عشق ہے خام بتون کا اے دل
تو نہ کر اب طمع خام کی حرص

وصل کی شب مین کہون گا اوسے
دل مین ہے بوسہ و دشنام کی حرص

جب نہین بنتی ہے کچھ صورت وصل
کیا کرین غسل کے حمام کی حرص

ایسے بدنام ہوئے الفت مین — ننگ کی کچھ نہی نام کی حرص

دیکھکر چوٹی کا تیرے گجرا — بلبلون کو ہوئی گلدام کی حرص

عشق مین تیرے ہوئے خانہ بدوش — رہی ہمکو نہ در و بام کی حرص

قبر میکش سے یہہ آتی ہے صدا — باقی اب تک ہے مے و جام کی حرص

ہند سے شام تو پہونچا تو ہوئی — مجھکو بھی زلف سیہ فام کی حرص

کعبۃ اللہ کو جو پہونچے ای شاد
دل نے کی جامۂ احرام کی حرص

جو لامکان ہے اوسی کچھ نہین مکان سے غرض — زمین سے اوسکو غرض ہے نہ آسمان سے غرض

حرم مین دیر مین بتخانہ مین کلیسا مین — جدہر دیکھو یار ملے ہمین وہان سے غرض

اگر ہو دونون جہان نہ تو مجھسے مطلب — نہ یہان سے ہمکو غرض ہے نہ کچھ وہان سے غرض

ہوئے ہین مستعد قتل ہم رضا پہ تری — ہے سر کٹانے سے مطلب نہ امتحان سے غرض

فراق گل سے جو گلشن مین ہے نغمہ زن بلبل — نہ آشیان سے غرض نہ باغبان سے غرض

مین در پہ دوست کے سر جاؤنگا کٹا کے ای شاد
مجھے تو شاہ دکن کے ہے آستان سے غرض

لکھتا ہون مین روز روز اوسے بار بار خط — لکھتا نہیں جواب مین وہ گلعذار خط

رحم آئیگا کبھی تو کسی خط کو دیکھ کر
اوس گل کو مین نے لکھے ہین بلبل ہزار خط

اللہ رے اشتیاق کبوتر ملا جو ایک
ہر ایک پر سی باندھ دئی چار چار خط

پہونچا نہ یار کو نہ تو واپس ہوا مجھے
ہے ہے یہہ کیا ہوا اسیر پرودگار خط

دیکھا پیام وصل تو مین نے بفرط شوق
آنکھون پہ دل پہ سر پہ رکھا بار بار خط

پٹی پڑھا دی ہے جو رقیبون نے کچھ اور
پڑھتا نہیں کبھی وہ مرا زینہار خط

شاید کہ طول سے ہو پڑھتا نہین وہ شاہ
اب سے لکھینگے اوسکو بہت اختصار خط

منہ پر یہ دم تو یون نہ کہا واعظ
مان میرا ذرا کہا واعظ

شام تک بیٹھ کر سر منبر
صبح سے بک رہا ہے کیا واعظ

وعظ کس کو ترا کرے گا اثر
چپ بھی رہ کر خدا خدا واعظ

زندہ ہین ہم نہ کر مذمت مے
پھر نہ ایسی کبھی سنا واعظ

کچھ تو پی ہوگی آج اس نے شراب
جو کہ اتنا بہک گیا واعظ

عیب جینی نکر تو رندون کی
عفو کر دے گا سب خدا واعظ

دختر رز کے ہون ہجر مین بیمار
اس مرض کی تو کر دوا واعظ

آج انکار ہم سے کرتا ہے
مے جو اوس روز پی گیا واعظ

شاد کرتا ہے پند رندون کو
لوگ کہتے ہین پھسل گیا واعظ

ہین جو دلمین یہہ میرے ارمان جمع
حضرت عشق کے ہین سامان جمع

ہو اگر خاطر پریشان جمع
کیجیے حال زلف پیچان جمع

آرزو خواہش اور شوق امید
میرے دلمین ہین سب یہہ مہمان جمع

غمزہ و عشوہ اور ناز و ادا
سب میری جان کی ہین خواہان جمع

خال مشکین نہین ہین چہرے پر
ہین در حسن کے یہہ دربان جمع

اس سے پڑتا ہی تفرقہ دل مین
مال کیون کرتے ہین یہہ انسان جمع

دو نور رخسار و خط سے خال نے
کئے دو جلد مین ہین قران جمع

ایک تو وہ تیرے اشارون کا
دلمین رکہتا ہون مثل پیکان جمع

مرحبا جلد آ تو جوش جنون
تاکہ ہوجاوین جیب و دامان جمع

آج زخمون کو کیون مزا نہ ملے
کئی اس نے کئے نمکدان جمع

طبع کی گر یون ہی روانی ہے
کیون نہو جاے اپنا دیوان جمع

داد کیونکر نہ دین سخن کی شاد
رہتے ابھی ہین یہان سخندان جمع

گلہ نہین جو نہو گور مین ضیائے چراغ
ہجوم داغ جگر سے ہمین بجائے چراغ

کسی رقیب نے اونکو پڑہائی ہے پٹی
نہ آئے قبر پہ میری نہ وہ جلائے چراغ

حوادثات مین ایسی گذر رہی ہے عمر
ہوا کے زور سے جس طرح جہلملائے چراغ

نقاب منہہ پہ جو ڈالے ہو وہ نادہ کیا ہے
چھپے نہ پردہ فانوس سے ضیائے چراغ

مرے جو ہم سر قشقہ و عشق ابرو مین
بتون نے نہ مسجد و درگاہ مین جلائے چراغ

ہمین تو چہرہ روشن دکہا کے خلوت مین
وفور شرم سے اوس شوخ نے بجہائے چراغ

خدا بچائے ہمیشہ عدو کے جہوکون سے
کوئی خزان مخالف سے کیا چہپائے چراغ

نہین ہے خوف اندہیرے کا گور کی ہرگز
طلوع مہر رسالت جو ہو بجائے چراغ

مجہے تو شمع رسالت کا عشق ہے اے شاد
نہین ہون صورت پروانہ آشنائے چراغ

فضل رب سے گو سر آیا افضل و اعلیٰ دماغ
راز احمد پا سکون مجہہ مین کہان اتنا دماغ

آنکہہ بہر حوران جنت کو نہین جو دیکہتا
بندہ رب العلیٰ کا عرش پر ہے کیا دماغ

شاہ چند اکا حقیقت مین بہرون کیونکر نہ دم
فیض بخشی سے اونہین ہو گیا اعلیٰ دماغ

مہر مجہہ پہ عالی شاہ دکن کا ہے مطیع
کیون نہو دعویٔ شعر ای شاد اب تیرا دماغ

عارضی یہ رنگت دو دن مین سب ڈہل جائیگا
حسن پر ایمان تمہین لازم نہین اتنا دماغ

چھوڑ دی یاد الٰہی کو تو نکی دھیان نہیں
زاہدا کاہی کو ایسا ہو گیا تیرا دماغ

وصل کی شب ہی گلے آکر لپٹ جا بیدماغ
بکر بنو میرے ساتھ آشنائی بت رعنا دماغ

جان و دل کو صرف کرتا ہے دن خدا کی راہ میں
حاتم طائی سی بڑھکر کیون تھو میرا دماغ

تجھے کوئی وہ دن کہ ہمدم تھا جواب آتا نہیں
اے بت کافر ملانی پر تجھے آشنا دماغ

روک سے اپنی زبان پند و نصیحت سے گذر
ناصحا یک بک سی تیری پک گیا میرا دماغ

شاہ کے الطاف سے حاصل ہی تخت سروری
ہو گیا تاج اطاعت سی میرا بالا دماغ

شاعری آسان نہین جو مشقت ہاتھ آئے
شعر کیا لکھون کہان سے لاؤن نہین آشنا دماغ

تو ہی خاکی بس تجھے اب خاکساری چاہیے
بیٹھ تکبر الاماں اے شاد یہ تیرا دماغ

بیان تجھ سے کے آلھی کر و نہین کیا اوصاف
مزاج مین نہین ان ظالمون کے کچھ انصاف

ترا وہ حسن خداداد ہی صنم بخدا
کوئی نظیر نہین جسکا قاف سے تا قاف

نہ بھول ظلم و جفاؤن کو آ بت بیدین
بروز حشر ترا میرا ہوئیگا انصاف

خطا ہوئی ہم لیا ہین بوسہ گیسو
کرو خدا کے لئے جان من قصور معاف

حسین و شوخ و جفاجو و جانستان عیار
کہان تک آ بت رعنا کرون تیرا اوصاف

خدائے قادر مطلق ہی عادل و منصف
پسند کیون نہو خالق کی عدل اور انصاف

ہوئی توجہ کامل جو پیر کی اُستاد
میرا یہہ آئینۂ دل ہوا دورئے صاف

غمزہ ناوک قضا ہے عشق
عاشقوں کے لئے بلا ہے عشق

آفت جان و فتنۂ محشر
پوچھتے کیا ہو مجہہ سے کیا ہے عشق

اثر عشق سے ہو بے بہرہ
کیا بتاؤں تمہیں کہ کیا ہی عشق

جیسے پتھر مین ہے شرر پنہان
پردہ دل مین آ چھپا ہے عشق

کس مزہ کو مین اوسپہ دون ترجیح
نعمت زیست کا مزا ہے عشق

ایک سے ایک بڑہکے ہین ظالم
دلربا تو تو جان رُبا ہے عشق

خوف طوفان غم نہین اسکو
جس سفینہ کا ناخدا ہے عشق

بوالہوس کو نہین ہے قدر اوس کی
عارفون کو خدا نما ہے عشق

تو نے مانا نہ اے دل ظالم
کیون نہ کہتے تہے ہم برا ہی عشق

ہم ہین اوس مین رہیگا کیون نہ خلاف
باوفا ہم تو بیوفا ہے عشق

اس مرض کی دوا نہین اُستاد
سچ تو یون ہے کہ لا دوا ہی عشق

آنکھہ زیر قدم مین نہ ہی بہائی الفلک
تیری کشتی دیکہہ ارچکر مین آئی الفلک

عشق مین جو کچھہ مصیبت ہمپہ آئی الفلک
ہمنی مرا نہ وہ سب سر پہ اوٹھائی الفلک

دن پہرین کیا گردش قسمت سی اپنی عمر بہر
انتظار وصل ہی مین موت آئی الفلک

تابکی ضبط فغان فرقتمین ہم کرتی رہین
عرش تک نالون کی اب ہوگی رسائی الفلک

کہینچکر وہ تیغ آتا ہے مگر پہر امان
تیری سفاکی کی دیتا ہون دہائی الفلک

جامۂ ازرق کا تیری حال سب پر کہلگیا
رات دن پہرتا ہے کیون کرتا گدائی الفلک

ملگئی مٹی مین ہم جب بہی نہین نکلا غبار
تیرے دلمین خاک پہر ہمسی صفائی الفلک

اب تو نوبت آگئی ہی وہ کہ دنیا سی اوٹہین
تا بکے ہم سی اوٹہی درد جدائی الفلک

شاد کو کیونکر کرین گی وعدہ وصلت سے شاد
روتے روتے ہجر مین جان لب پہ آئی الفلک

معشوقون کے لئے جفا کب تک
یہہ رہیگا ستم ترا کب تک

کچھہ ترے جور کا ٹہکانا ہے
صبر آخر کرون دلا کب تک

سچ ہے تو کہدے رہیگا خوابیدہ
اے میرے بخت نارسا کب تک

اے فلک خاک مین ملائے گا
پیس کر ہمکو سرمہ سا کب تک

یا الٰہی رہے گا غیرون پہ
ملتفت شوخ بے وفا کب تک

پہیر دے جلد تیغ گردن پر
ہمکو تو آزمائے گا کب تک

ہوئی توجہ کامل جو پیر کی استاد
میرا یہ آئینۂ دل ہوا دوئی سے صاف

غمزہ ناوک قضا ہے عشق
عاشقوں کے لئے بلا ہے عشق

آفت جان و فتنۂ محشر
پوچھتے کیا ہو مجھ سے کیا ہی عشق

اثر عشق سے ہو بے بہرہ
کیا بتاؤں تمہیں کہ کیا ہی عشق

جیسے پتھر میں ہے شرر پنہان
پردۂ دل میں آچھپا ہے عشق

کس مزہ کو میں اوسپہ دوں ترجیح
نعمت زیست کا مزا ہے عشق

ایک سے ایک بڑھکے ہیں ظالم
دلربا تو تو جان ربا ہے عشق

خوف طوفان غم نہیں اس کو
جس سفینہ کا ناخدا ہے عشق

بوالہوس کو نہیں ہی قدر اوس کی
عارفوں کو خدا نما ہے عشق

تونے مانا نہ اے دل ظالم
کیوں نہ کہتے تھے ہم برا ہی عشق

ہم ہیں اوس میں رہیگا کیوں نہ خلاف
باوفا ہم تو بے وفا ہے عشق

اس مرض کی دوا نہیں استاد
سچ تو یوں ہی کہ لادوا ہی عشق

آنکھ نے فرقت میں ڈھونڈی ہی بہائی افلاک
تیری کشتی دیکھکر چکر میں آئی افلاک

عشق مین جو کچھ مصیبت ہم پہ آئی ایفلک
ہمنے مرتا نہ وہ سب سر پر اٹھائی ایفلک

دن پھرین کیا گردش قسمت سے اپنی عمر بھر
انتظار وصل ہی مین موت آئی ایفلک

تابکی ضبط فغان فرقتمین ہم کرتی رہین
عرش تک نالون کی اب ہوگی رسائی ایفلک

کھینچکر وہ تیغ آتا ہے مگر بھر امان
تیری سفاکی کی دیتا ہون دہائی ایفلک

جامۂ ازرق کا تیری حال سب پر کھلگیا
رات دن پھرتا ہے کیون کرتا گدائی ایفلک

ملگئی مٹی مین ہم جسبھی نہین نکلا غبار
تیرے دلمین خاک پر ہمسی صفائی ایفلک

اب تو نوبت آگئی ہے وہ کہ دنیا سے اوٹھین
تابکے ہم سے اٹھے درد جدائی ایفلک

شاد کو کیونکر کرین گی وعدۂ وصلت سے شاد
روز روتی ہجر مین جان لب پہ آئی ایفلک

معشوقون کے لئے جفا کب تک
یہہ رہیگا ستم ترا کب تک

کچھ ترے جور کا ٹھکانا ہے
صبر آخر کرون ولا کب تک

سچ تو کہدے رہیگا خوابیدہ
اے میرے بخت نارسا کب تک

اے فلک خاکمین ملائے گا
پیس کر ہمکو سرمہ سا کب تک

یا الٰہی رہے گا غیرون پہ
ملتفت شوخ بے وفا کب تک

پھیر دے جلد تیغ گردن پر
ہمکو تو آزمائے گا کب تک

آ لپٹ جا گلے سے اے جانان — ہو شب وصل یہ حیا کب تک
چلا ہے دور ساغر مے ناب — دور تجھ سے زاہدا کب تک

ہو گی مقبول شاد تیری دعا
بر نہ آئیگی مدعا کب تک

اسقدر لایا فراق یار رنگ — اب سکے پہاگن میں رہا بیکار رنگ
زاہدا آنکھیں تیری کیوں سرخ ہیں — لائی ہے کیا نشہ سرشار رنگ
ہے خفا شاید کسی پر آج وہ — اس لئے بدلا ہے روئے یار رنگ
کی یہ بیرنگی فراق یار نے — میں ہوں اور اس کو مجھ سے ہے ہزار رنگ
سرخ ہے ہر چمن ہے ہولی کا آج — زاہدا جلدی سے تو دستار رنگ
کیا زمانہ کی کہوں نیرنگیاں — بدلے گر گٹ کی طرح سو بار رنگ

کھیلو ہولی خوب تم دل بھر کر شاد
آج لایا ہے میرا دلدار رنگ

یہ مردہ نہیں ہے جلانے کے قابل — ہے خاک قدم میں ملانے کے قابل
عجب آتش عشق میں ہے تجلی — یہ آتش نہیں ہے بجھانے کے قابل
سدا آفت ہجر میں یار ہے — یہ آفت نہیں ہے بھلانے کے قابل

خدا نے دیا ہے جسے تاج شاہی
وہ گردن نہیں ہی جو کٹانیکے قابل

جو ہین صاف سینہ ملوان سے صاحب
یہہ سینہ نہیں ہی ملانیکے قابل

یہہ گل جو کہلائی ہین دلبر فلک نے
یہہ گلشن نہیں ہی دکہانیکے قابل

عجب تیغ قاتل ہے ابرو تمہاری
یہہ ہر دم نہیں ہی ہلانیکے قابل

جو پایا تمہیں شاد نی آج دلبر
تو شادی ہوی شادیانیکے قابل

دیر و کعبہ مین کہان جاتے ہین ہم
آپ ہی کو آپ مین پاتے ہین ہم

راز مولے ہی عجب راز خفی
جس سے کہنی کو بھی شرماتے ہین ہم

داغ سی سینہ گلستان ہو گیا
عشق مین اوس گل کے گل کہاتے ہین ہم

دیکہتی ہین دلہن جب صورت تیری
من کے چپ خاموش رہجاتے ہین ہم

فضل مرشد سے خدا کی یاد مین
شاد اپنے دل کو بہلاتے ہین ہم

راہ کعبہ چہوڑ کر جاتے ہین میخانہ کو ہم
توڑ کر ظرف وضو لیتے ہین پیمانہ کو ہم

اپنے دل سی مذہب شیخ و برہمن چہوڑ کر
ایک روش پر دیکہتے ہین خویش و بیگانہ کو ہم

زندگی مین وصل تیرا غیر ممکن ہے اگر
بعد مردن گر ملے راضی ہین مر جانے کو ہم

دل ہمارا تنگ آیا ہجر سے تیرے صنم
کیا کریں جائیں کدھر اب اسکی بہلانیکو ہم

روز وصل یار میں آنیکو ہے فصل بہار
شاد آباد اب کرینگے دلکی ویرانہ کو ہم

دل ہی اپنا اوس پہ پیدا پر فدا ہوتے ہیں ہم
مرہی جاتے ہیں تو اوس سے کب جدا ہوتے ہیں ہم

زہد و تقوے کبر و کینہ بغض و الفت چہاڑ تن
چہوڑ کر سب تن سے اپنی بریا ہوتے ہیں ہم

راز مولی جبکہ پایا ہم نے اپنی پیر سے
چہوڑ کر دل سے خودی کو خود خدا ہوتے ہیں ہم

حسن اوسکا ہم نے دیکہا ہر دو مہ سے بیشتر
شمع رو پر مثل پروانہ فدا ہوتے ہیں ہم

فضل رب سے عمر بہر اے شاد زندگی کرو
ایکدم میں نیک نام دوسرا ہوتے ہیں ہم

جب اکیلے گہر میں گہبراتے ہیں ہم
سر کو در در از پسی ٹکراتے ہیں ہم

زلف میں پہر دل کو اولجہاتے ہیں ہم
سر پہ پہر کالی بلا لاتے ہیں ہم

بین یکدم زیست میں ملتا نہیں
ایسے جینے سے تو مرجاتے ہیں ہم

کیا کہیں لالہ رخوں کے عشق میں
کیسے کیسے دل پہ گل کہاتے ہیں ہم

گر وصال دلربا دشوار ہے
جان سے اپنی گذر جاتے ہیں ہم

گہر کو اپنے گر نہیں بلوا [illegible]
سر سے آنکہوں سے چلے جاتے ہیں ہم

یہہ تو عزت کا ہمارے رکہہ خیال
دو جہان مین تیرے کہلاتے ہین ہم

یہہ دل نادان سمجھتا ہی نہین
سو طرح سے اس کو سمجھاتے ہین ہم

شوق مین تعویذ زلف یار کے
غرض ہین قبر دینہ بند ہو آتے ہین ہم

جب وہ گہر آتے ہین کہتے ہین کبھی
رات تہوڑی رہگئی جاتے ہین ہم

روتے ہین ہم گاہ ہنستے ہین کبھی
ہر طرح سے دل کو بہلاتے ہین ہم

کانپتے ہین حاملان عرش بہی
بیخودی مین جبکہ چلاتے ہین ہم

اسقدر نفرت ہی دل کو غیر سے
اپنے سایہ سے بہی گبہراتے ہین ہم

یاد آتا ہی خیال زلف جب
مثل کاکل دل مین بل کہاتے ہین ہم

شاد جب ملتے ہین اوسے وصل مین
شوق سے ہر دم لپٹ جاتے ہین ہم

بندے ضعیف ہین تیرے ای بے نیاز ہم
کیونکر اوٹہا سکینگے ترا بار ناز ہم

عجب غرور و ناز سے کیا کام ہی ہمین
تیرے نیاز مند ہین آپ بے نیاز ہم

اچہی نہین ہو صورت منصور ادعا ہمین
حق بہی کسی سے کہہ نہین سکتے ہین راز ہم

گم ہوگئی ہین اپنی حقیقت مین اسقدر
کیا جانتے کیا ہے معنے لفظ مجاز ہم

ہر شب کو شغل بادہ و ساغر سے زاہدا
دنیا مین ساقیا رہین کیا پاکباز ہم

کی اپنی عمر نے شب وصلت پہ کوتھی
کچھ کہہ سکے نہ قصۂ زلف دراز ہم

دولت سے دو جہان کے ہے بچنا ہمیں محال
جب تک نہ دل سے دور کریں حرص و آز ہم

عابد ہیں آپ اور ہیں معبود آپ ہی
کہدو جناب کسکی پڑہیں پہر نماز ہم

ہم مانتے نہیں کبھی اے بت ترا کہا
مشہور ہو گئے ہیں عبث حیلہ ساز ہم

جانبازی ہمنے کی ہوے اغیار سرفراز
سمجھو فقیر ہی آپ ہیں یا داؤ باز ہم

اے شاد مانگتے ہیں مرادیں جو دلمیں ہیں
پڑہتے ہیں اوٹھہ کے صبح کی جسدم نماز ہم

خود کو کرتے ہیں فنا نام دوی دُباتے ہیں
ہم تصور میں تیرے اور مزا پاتے ہیں

خیر کچھ غم کی نہیں بھی سے باقی ملجائے
جام دل ہیں لیکے سوئے میکدہ پہر جاتے ہیں

بزم جاناں میں چلے آئیں وہ بے پوچھے
کہدو یوں ناصح مشفق سے کہ ہم آتے ہیں

جاتی ہیں جان و جگر میرے سوئے ملک عدم
ہاتھ جب رکھ کے کمر پر وہ چلے جاتے ہیں

آشنا دیدۂ دل سے وہ یگانہ ہے کہ اب
غیر نظروں میں مری دیکھ نہیں آتے ہیں

ہم تو سمجھے ہوئے بیٹھے ہیں ازل سے ہر بات
حضرت خضر پھر اب کیا ہمیں سمجھاتے ہیں

شاد دلشاد رہو گھر میں کہ ہم وحشت سے
دل کے بہلانیکو اب سوئے چمن جاتے ہیں

کہین کیا فلک کے ستائے ہوئے ہین
مصیبت مین ہم آزمائے ہوئے ہین

نہ گیسو تیرے پیچ کہائے ہوئے ہین
یہہ کالے نیا رنگ لائے ہوئے ہین

جو تیری حقیقت کو پائے ہوئے ہین
وہ ہستی کو اپنے مٹائے ہوئے ہین

رولانا سمجھکر مجھے اے ستمگر
یہہ نالے میرے شورش ڈہائے ہوئے ہین

نہ کچہہ حال ہم دردمندون کا پوچہو
ہزارون ہی صدمہ اٹہائے ہوئے ہین

معطر سر رخ سے نکلین گے آنسو
یہہ پہولون مین موتی بسائے ہوئے ہین

نہ دیکہا کرو یون غضب کی نظر سے
تبہی چہوٹ ہم دلپہ کہائے ہوئے ہین

شب ہجر گریان نہین دیدہ تر
یہہ چشمے سے میرے جوش کہائے ہوئے ہین

نہ کیون ابر مین ہو نہان مہر تابان
وہ عارض یہہ کاکل چہپائے ہوئے ہین

دکہاؤن مین کیا اپنے داغون کو تجھکو
یہہ پرکالے آتش لگائے ہوئے ہین

اے عشق تو نے ہمپہ ستم کیا کیا نہین
وہ کونسا ہے رنج جو ہمپر ہوا نہین

رنج و غم و مصیبت و درد و الم تو
ہمنے تمہارے عشق مین کیا کچہہ سہا نہین

روز شمار مین ہی نہو جسکا کچہہ شمار
جور و جفا کی تیری فلک انتہا نہین

تشبیہہ تیرے زلف کو ناگن سے کیون نہ دون
کاٹا ہو جس کو اسنے وہ ہرگز جیا نہین

تم کو علاج کی ہی عبث فکر اے مسیح
جز وصل اس مریض کی کوئی دوا نہین

ظاہر ہے ذرہ ذرہ مین وہ مثل آفتاب
واعظ بتا دے مجھکو کہ کسجا خدا نہین

جز ذات حق ہے سبکو فنا از جناب خضر
دنیا مین کوئی آکے ہمیشہ رہا نہین

جن کو غرور مال تہا وہ اب کہان رہے
روئے زمین پہ ملتا کسیکا پتا نہین

کرتے ہو شب وصال ہو کیون حیلہ بازیان
عاشق کے ساتہہ کرتا کوئی یون دغا نہین

منت سے پاؤن آپ کے پڑتا ہون بار بار
کیا لایق قبول میری التجا نہین

وہ کونسا ہے دن نہین چلتا جو مکر غیر
کس روز مجہہ پہ وہ بت کافر خفا نہین

ناحق ہین دور ہمسے یہ شیخ و برہمن
شہہ رگ سے ہے قریب وہ ہم سے جدا نہین

دکہلا ہے ہم نے غیر کو بھی جلوہ ظہور
یہ پردہ ایسی ہو کہ تمہین کچہہ حیا نہین

ہین سنگدل یہ ایسی کہ کرتے نہین ہین رحم
پیدا انہون کی ذات مین گویا وفا نہین

کس طرح شکل یار تجھے آئیگی نظر
دی دل کے آئینہ کو جو تو نے جلا نہین

قسمت مین جسکے جو ہے وہی پیش آئیگا
اے چرخ پیر تجہہ سے ہمارا گلا نہین

نفرت ہے کس لیے تجھے زاہد شراب سے
کیا مرشدون کا تو نے پیالہ پیا نہین

ہوتا ہے تیرے در سے مرادین بر آئین سب
اسکے سوا تو **شاد** کا کچہہ مدعا نہین

طلسمات قدرت کا گلزار ہون مین
کہین شکل گل ہون کہین خار ہون مین

مین اپنا ہی عاشق ہون معشوق اپنا
مین ہی دلربا اور دلدار ہون مین

کبھی جا کے مسجد مین کرتا ہون سجدہ
کبھی بت کدہ کا پرستار ہون مین

مین رہتا تہا آزاد وحدت کے اندر
یہہ کثرت مین آکر گرفتار ہون مین

یہہ کثرت مین آشاد بندہ کہایا
حقیقت مین حق ہون وسردار ہون مین

مین تجہہ سے نہ جہد و وفا چاہتا ہون
کسی طور تیری رضا چاہتا ہون

تجھے اب میری جان قسم ہے خدا کی
دل اپنا مین تجہکو دیا چاہتا ہون

کرونگا مین ہرگز نہ خواہش ارم کی
جدہر تو ملیگا ملا چاہتا ہون

ہے خواہش میری یار تیرا ہو تو ساقی
شراب طہورا پیا چاہتا ہون

تصور ترا مجہکو رہتا ہے ہر دم
ترے زلف مین پہر پہنسا چاہتا ہون

زر دے ترحم اگر مجہکو دیوے
پہر اک بوسۂ لب لیا چاہتا ہون

قسم ہے خدا کی میری جان مین تیرا
دل و جان سے بندہ ہوا چاہتا ہون

اب آشاد دل سے دوئی کو مٹا کر
خدا غور مین آپ ہی ہوا چاہتا ہون

بہشت ہم ان کی اطاعت مین دعا کرتے ہین
حیف صد حیف کہ وہ ہمپہ جفا کرتے ہین

وہ کرین ہمسے وفا یا کہ کرین جور و جفا
ہمتو ہر حال مین جان اپنے فدا کرتے ہین

نہ سناؤ کوئی اب انکی شکایت ہمکو
وہ جو کرتے ہین بہر حال بجا کرتے ہین

آپ ہی دیکھتے ہین اپنا تماشہ ذرات
دل کے آئینہ کو یون اپنے صفا کرتے ہین

غیریت کا جو اٹھا دیتے ہین آنکھون سے خیال
اپنی ہستی کو ہم اپنے سے جدا کرتے ہین

رحم فرماوین کہ وہ ہمپہ کرین جور و ستم
سر کو ہم خم پئے تسلیم و رضا کرتے ہین

دیدہ دل سے اوٹھاتے ہین دوئی کا پردہ
پہلے مرنے کے جو اپنے کو فنا کرتے ہین

شاد کچھ ما و شماسی نہین مطلب اپنا
روز و شب ہم تو بدل یاد خدا کرتے ہین

کسی کے آستانہ پر رہی ہے یہہ جبین برسون
مٹایا مینے قسمت کا لکھا یون ہمنشین برسون

مٹایا تھا عدو کے سامنے اسکو تصور مین
اسی اک بات پر روٹھا رہا وہ نازنین برسون

سمجھ ناصح گزارین عمر کی گردش سے ہم کیونکر
بھلا آرام سے بیٹھے ہین عاشق بھی کہین برسون

خفا تم ہو ہوا یان پر شکن امید کا دامن
رہیگی اب یہہ آنکھون مین تیری چین جبین برسون

سبب پوچھا تھا مینے کیون عدو پر مہربانی ہے
ذرا سی بات پر مجھسے رہا وہ خشمگین برسون

مہینون منتظر وعدہ وفائی کی رہے ہم بھی
کبھی نکلا نہ منہہ سے آپکے ہان پر نہین برسون

لب شیرین کو جو ساتھا کبھی اپنی تصور مین — اسی پر بے مزہ سمجھا کئی ہم انگبین برسون
تمہاری کوچہ کی ہمنے مہینون خاک چھانی ہے — رہی ہے سجدہ گاہ شوق اپنی یہہ زمین برسون
یہہ محبوب علیشاہ دکن با حشمت و عظمت — بھی مصطفی یارب یہین مسند نشین برسون

ستارہ اوج پر اقبال کا اسکے ہو دائم
رہے باشوکت و حشمت جہان زیر نگین برسون

دل سے تیرے نکلنے جاتا نہین — ہون غشی مین ہوش تک آتا نہین
بام پر وہ ماہ کب آتا نہین — رشک سے کب مہر شرماتا نہین
ہجر مین ظالم تیرے بے تاب ہون — کیا کرون دم بھی نکلجاتا نہین
وصل کی امید بحر ہجر مین — کیا مین اپنے دل کو بہلاتا نہین
کیا مزے کی جائے ہے ملک عدم — جو گیا وان سے پلٹ آتا نہین
جب سے تیری یاد مین مشغول ہون — غیر کا کچھہ بھی خیال آتا نہین
سیکڑون وعدونپہ قسمین ہوچکین — پھر بھی کہتا ہے قسم کھاتا نہین
ڈھیٹ ایسا ہو گیا ہون عشق مین — صدمہ فرقت سے گھبراتا نہین
تیری ہستی مین فنا ہون اسقدر — خود کو اپنے مین کبھی پاتا نہین
پڑگئی ہے بے حجابی کسقدر — غیر سے بھی آنکھہ جھپکاتا نہین

جان دونگا تجھہ پہ مثل کوہ کن
کب ترے دل مین خیال آیا نہین

منتشر ہوتا نہین کس دن مزاج
زلف وہ کس روز الجھا نہین

کیا نظر سے اوس کے مین بھی گر گیا
استخوان تک جو ہما کہاتا نہین

مین تو کہو دیا ہون عقل و ہوش
کیا کرون اب کچھہ کہا جاتا نہین

کسطرح کو مین لکھون قاصدا
ناتوانی سے ہلا جاتا نہین

بیقراری کا خدا ہو وے بہلا
ہجر مین دم بہر بہی چین آتا نہین

رات دن رہتا ہون غم مین مبتلا
کوئی آکر مجھکو سمجھاتا نہین

پند سے تیرے نہوگا کچھہ اثر
ناصحا کیون اس سے باز آتا نہین

ساقی کوثر مجھے اک جام دو
تشنہ لب ہون قرار آتا نہین

جو نفس ہے ذکر مین مشغول ہے
کوئی دم خالی مرا جاتا نہین

آبرو کو کہو دیا ہے عشق مین
اب کسی سے شاد شرماتا نہین

ہر گھڑی طرز عتاب اچھی نہین
یہہ روکاوٹ احباب اچھی نہین

شوق جمع مال ہے بے فائدہ
فکر کار نا صواب اچھی نہین

اے فلک کب تک جفا دنکا ہجوم
یہہ بناسے انقلاب اچھی نہین

پہلے ہی کیون زلف کا عاشق ہوا
اے دل اب یہہ پیچ و تاب اچھی نہین

کہتے تھے ساقی سے میکش بزم مین
آج کی بالکل شراب اچھی نہین

ایک بوسہ مین نے مانگا تو کہا
بات یہہ خانہ خراب اچھی نہین

سخت جان ہون کٹ سکیگا کیا گلا
آپ کے خنجر کی آب اچھی نہین

عالم رویا مین بھی روتے ہین ہم
آج کل تعبیر خواب اچھی نہین

پل مین ڈھل جاتی ہے سایہ کیطرح
گرمیٔ حسن شباب اچھی نہین

وصل کی شب مین نے چھیڑا تو کہا
یہہ تیری طرز شتاب اچھی نہین

چکھہ لے ایدل جام وحدت کا مزا
پینی کثرت سے شراب اچھی نہین

آئی پیری اوٹھو غفلت سے شاد
صبح دم سونا ای جناب اچھی نہین

کیون پڑا ہی عاشقی کے دہیان مین
اک نہ اک دن آئیگا طوفان مین

پیچ و تاب دل کی حالت مو بمو
زلف کہتی ہے تمہارے کان مین

جان و ایمان بھی دیا دل بھی دیا
اور کیا دون کچھہ نہین امکان مین

عاشقی کتنی مزے کی بات ہی
جزو اعظم ہی یہی انسان مین

عشق ہی کشتی کا میرے ناخدا
اس لئے بیخوف ہون طوفان مین

بوسہ مانگا تو کہا جھنجلا کے یون
کچھ سلیقہ چاہئے انسان مین

عشق نے سیڑہی کہیر ہے پر اجتناب
فائدہ اس سے کے ہین نقصان مین

کی مسیحائی پیام وصل نے
آگئی جان پھر تن بیجان مین

عشق احمد مصطفے دل مین ہو شاد
دم نکلجاوے اسی ارمان مین

مجکو آنیکا حکم عام نہین
غیر کو کچھ بھی روک تھام نہین

مین ہون گمنام کوئی نام نہین
لامکان سکے سوا مقام نہین

دیدیا دل کو مین نے مفت تجھے
ہے یہی سب مول کوئی دام نہین

ہو گئی کیسی ہے ساقیا مجلس
بزم مین آج دور جام نہین

یا الٰہی کدھر گیا قاصد
آیا اب تک کوئی پیام نہین

اب تو ہمراز غیر ہونے لگے
آپ سے ہمکو کوئی کام نہین

کہہ اوٹھے یون سوال وصل پہ وہ
منہ کو تیرے ذری لگام نہین

کبھی وعدہ کیا کبھی انکار
بات کا ان کے کچھ قیام نہین

مین ہون بندہ تو تو ہی بندہ نواز
اس مین یارب کوئی کلام نہین

وصل کا ان سے آج ہی اقرار
ہائے جلدی سے ہوتی شام نہین

اوس کی جہوٹی شراب دی ساقی
الیسی مے پینا بھی حرام نہین

الیسی بگڑے ہین مجہہ سے وہ آشاد
راہ مین بھی کبھی سلام نہین

دل بہلنے کی کوئی راہ نکالون تو کہون
یہہ جو مچلا ہی اسے آج منالون تو کہون

زاہدا اوس بت بیدین کو بلالون تو کہون
پہلے پھسلا کے اوسی رام بنالون تو کہون

یار کے حسن سے یوسف کو مین کیا دون تشبیہہ
میرے پہلو مین اوسی پہلے بٹھالون تو کہون

وصل کی رات مین دلکو ہو تسلی کیسی
پہلے دلبر کو گلے سے مین لگالون تو کہون

دوستو پوچھتے ہو قصہ بیتابی دل
پہلے تہرو تہرو اسی مین سنبہالون تو کہون

جو وہ جانے لگے مین غیر کے گھر چھپ چھپ کر
ابھی دو چار گواہون کو بلالون تو کہون

جو گذرتی ہی میرے دلپہ کہون کیا آشاد
حال اپنا مین اوسے پہلے سناؤن تو کہون

اتنا غیر سے کرتے ہو جیسون کے بیٹھے ہین
تنی ہی تیغ ابرو قتل پہ وہ بنکے بیٹھے ہین

قیامت یون بپا کی ہی انہون نے آج محفلمین
میرے پہلو سے اٹھکر متصل دشمن کے بیٹھے ہین

کھنچی ہے تیغ ابرو ہا ہمارا سیر بنا حرم ہے
کھڑے ہین سامنے ہم جھک کے گر وہ تنکے بیٹھے ہین

کسی کی شامت آئیگی کسیکی جان جائے گی
بنا کر صبح سے زلفون کو وہ بن ٹھن کے بیٹھے ہین

بہلا دیکھین تو محفل آ جکی کیا رنگ لائیگی — وہ خنجر ہاتھ مین لیکر بہو کا بنکی بیٹھی ہین
نرالا ڈھنگ چھپنی کا سر محفل نکالا ہے — نقاب رخ اٹھا کر آڑ مین چلمن کے بیٹھی ہین
نہ گلجائے کہین خون شہید ناز کا دہبا — بوقت دفن کیون وہ شمع مدفن بنکے بیٹھی ہین
تکبر کا نتیجہ آخر انجام انفعالی ہے — وہ ننگی کیطرح جھک جاین جو ننگی بیٹھی ہین

مے و ساقی و ساغر یار و باغ فرحت افزا ہے
فقط ہم شاد صاحب منتظر سازکی بیٹھی ہین

دل مین ہے تیری آرزو مجھکو — کیون نہین چاہتا ہے تو مجھکو
اب سر دست آرزو ہے یہی — رکھہ تو قدمون کے روبرو مجھکو
دیر و کعبہ مین ڈہونڈہتا ہون تجھے — رہتی ہے تیری جستجو مجھکو
شب ہجران مین الفت گیسو — لئے پھرتی ہے کو بکو مجھکو
بوسہ مانگا تو بولا ہو کے خفا — کیون عبث چھیڑتا ہے تو مجھکو
مین گنہگار ہون غفور رحیم — بہر حسنین بخش تو مجھکو
وصل کی شب مین مال کے باتین — نہین بہاتی یہہ گفتگو مجھکو
چشم وحدت سے دیکھتا ہون جدھر — نظر آتا ہے تو ہی تو مجھکو
دیکھا ہر رنگ مین تیرا جلوہ — آئی ہر گل سے تیری بو مجھکو

زاہد احسن یار کا جلوہ
نظر آتا ہے چار سو مجھکو

ہو میرا خاتمہ بخیر اے شاد
کچھ نہیں اور آرزو مجھکو

عشق مین تیرے جان و تن صدقے کیا جو ہو سو ہو
آفت و رنج و درد و غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو

نقد و زہد چھوڑ کے توبہ شکن کو موڑ کے
ہاتھ سے اوس کے جام مے پی لیا جو ہو سو ہو

فکر دوئی سے چھٹ کے اپنی خودی توڑ کر
بادہ عشق یا تیغ ہما جو ہو سو ہو

سہکے ہزارون رنج و غم ہائے مصیبت و الم
شاد تہون کو جیتے دل آشتی جو ہو سو ہو

مجھسے اے جان کوئی کام تو لو
مین بجا لاتا ہون سلام تو لو

شاد کہتا ہے بندہ بے دام
مفت آتا ہے یہ غلام تو لو

ساتھ غیرون کے میکشی ہر دام
ہاتھ سے میرے کوئی جام تو لو

ہے اطاعت گزار مجھ سا کون
سامنے میرے اوس کا نام تو لو

وعدہ وصل سے مکرتے ہو
سر پہ اللہ کا کلام تو لو

مجھکو ہونے لگی غشی تو کہے
بوئے گیسوئے مشک فام تو لو

اس کی جھوٹی شراب ہے زاہد
تم نہ سمجھو اگر حرام تو لو

١٠٢٨٨

زلف کے پیچ سے نجات نکل — واسطے مرغ دل کے دام تو لو
قتل کرتا ہے رشک دیکے مجھے — غیر سے اوس کا انتقام تو لو

پوچھتے گر ہو حال فرقت شاد
ہاتھ سے دل کو پہلے تہام تو لو

دلبر کو ذرا حال دل زار دکھاؤ — آیا ہے مسیحا اوسی بیمار دکھاؤ
خنجر سے کرو قتل نہ تلوار دکھاؤ — عاشق کو فقط ابروے خمدار دکھاؤ
مشتاق ہوں انچل کو ذرا منہ سے اوٹھا کر — للہ ذرا حسن طرحدار دکھاؤ
اے حضرت دل خانہ گرو ذکو جلا کر — زور کشش آہ شرربار دکھاؤ
آجاؤ نہ ترساؤ خدا کیلئے مجھکو — مشتاق ہوں دیدار کا دیدار دکھاؤ
کیا پوچھتے ہو حال مرے جوش جنونکا — صحرا مجھے بہاتا ہے نہ گلزار دکھاؤ
مقتل میں جو آئے ہو کرو قتل کسیکو — للہ مرے ابروے خمدار دکھاؤ
منہ دیکھکے الفت تو سبھی کرتے ہیں — مجھ سا کوئی عاشق بھی وفادار دکھاؤ

ہردم مرے آنکھوں کا تقاضا ہے یہ شاد
اب بھر خدا جلوہ دیدار دکھاؤ

ربط اعدا سے بڑھایا نہ کرو — گھر کو اغیار کے جایا نہ کرو

زلف پر ہاتھ بڑھایا نکرو
مار کو سانپ کھلایا نہ کرو

غیر کی یاد دلایا نہ کرو
دل عاشق کو جلایا نہ کرو

منتظر ہو نہ کہیں لگ جائے
رخ سے آنچل کو اٹھایا نہ کرو

پیچ سے مرغ دل عاشق کو
دام گیسو میں پھنسایا نہ کرو

غیر اگر تم کو گلوری دیوے
لو اسی پر کہیں کھایا نہ کرو

بند انگیا کے ذرا تنگ کسو
چھڑیا محرم کی اڑایا نہ کرو

وصل کی شب میں جو چھیڑا تو کہے
ہر گھڑی مجھکو ستایا نہ کرو

صاف کہدو جو ہو کچھ مطلب کی
بات میں بات اڑایا نہ کرو

کونسی ایسی ہوئی ہم سے خطا
دانت اپنے ہمیں چبایا نہ کرو

وصل کی شب میں جو کہنا ہو کہو
راز مطلب کو چھپایا نہ کرو

جھوٹے تقرے سے نہ بناو ایمان
مجھکو باتوں میں اڑایا نہ کرو

زلف دکھلاؤ نہ سودائی کو
دل کو دیوانہ بنایا نہ کرو

عشوہ و ناز سے دل زخمی ہے
تیر پر تیر لگایا نہ کرو

شاد سے دل کو چھڑا کر صاحب
آنکھیں غیروں سے لڑایا نہ کرو

جگر ہا مریض کو ہے مسیحا قضا کے ساتھ
تھوڑا سا زہر دیجیے ملا کر دوا کے ساتھ

قاتل کریگا کیا مرا شمشیر لا کے ساتھ
دم پہلے ہی نکل گیا تیغ ادا کے ساتھ

آتا ہے سوئے گور غریبان جو وہ مسیح
مردے بھی جی اوٹھے ہیں آواز پا کے ساتھ

جانان بازون پہ نہیں تھا کو اعتبار
شاید پڑا ہے کام کسی بیوفا کی ساتھ

ہاں ہو کیون نہ جسم تن کاہیدہ سے یار
نسبت ہی کاہ کو کشش کہربا کی ساتھ

محرم کی چیر یا جان کے کرتی کے جالیں
باندھا ہے مرغ دل کو بھی بند قبا کے ساتھ

ہنستے ہوئے وہ آتے ہیں آنکھیں نکالکر
ہی چھیڑ بھی ملی ہو جور و جفا کے ساتھ

خوبان فضل کیون نہ خدا رہون مدام
پالا پڑا ہے ایک بت بیوفا کی ساتھ

رہتا ہون جب سے خوب سر زلف یار میں
ہر دم مقابلہ ہے مجھے اژدہا کی ساتھ

کشتی ہماری رہتی ہے گرداب غم میں غرق
ہون جب سے آشنا بت ناآشنا کی ساتھ

یارب جہان میں شاہ دل خوش رہیں مدام
لے در در اتنی بھی میرا دعا کے ساتھ

اے شاد مشکلیں ترے سارے برائینگی
ہوگا تمارا حشر جو مشکلکشا کی ساتھ

نظر کر تو ہر اک شی میں عیان اللہ ہی اللہ ہے
شجر میں سنگ میں جلوہ کنان اللہ ہی اللہ

نہیں آتا نظر گر جو دو دیدہ روی تیر
اوٹھا کر پردہ دیکھو تو عیان اللہ ہی اللہ

وہی عالم وہی فاضل وہی زاہد وہی عارف
یہان اللہ ہی اللہ ہے وہان اللہ ہی اللہ ہے

کرون کیا مین اب اے زاہد کہ آنا مجہ ہی ہوتا ہے
لسان دل سے جاری ہے زبان اللہ ہی اللہ ہے

ہو الاول ہے ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
جہان دیکھو نظر مین اب عیان اللہ ہی اللہ ہے

وہی لیلیٰ وہی مجنون وہی فرہاد شیرین ہے
یقین سمجھو ہر ایکجا نہین یان اللہ ہی اللہ ہے

بظاہر دیکھتا ہون تماشا کثرت خلق کی لیکن
نظر میری وہان پر ہے جہان اللہ ہی اللہ ہے

کہون کس جا پہ اک جا تو نہان ہے
تیرا جلوہ سبھی شے مین عیان ہے

جو بہید مد نظر مین آسمان ہے
ہمارے آہ سوزان کا دہوان ہے

بتا اوسکا مین کیا دکہلاؤن تم کو
مقام اسکا مقام لامکان ہے

رہا کرتا ہون بیخود جستجو مین
ذرا اے بیوفا کہہ تو کہان ہے

تو قادر ہے توئی حاکم ہی تیری
حکومت مین زمین و آسمان ہے

شب وصلت وہ فرماتے ہین ہنسکر
وہ اب آہ و فغان تیری کہان ہے

نہ کر زاہد تو رندون کو ملامت
غفور اسم خدا ہے مہربان ہے

بنے کیون یاد دندان مین نہ موتی
مرے آنکہون سے جو آنسو روان ہے

کدہر ہو اک مدت سے میری جان
نہ نامہ ہے نہ قاصد درمیان ہے

دوئی آشنا دحب دل سے ہوئی دور
وجود یار و اغیار ایکسان ہے

جو لوگ اپنے دل سے دوئی کو مٹائین گے
ہر شان مین خدائی کے جلوہ کو پائین گے

پہلو مین اپنے یار کو ہر دم سلائین گے
پھر کیون نہ دل مین شادی ہی شادی بسائین گے

لاکھون ہم اپنی جان پہ ایذا اٹھائین گے
پر تیرے عشق سے نہ کبھی باز آئین گے

سنتے ہین لیکے تیغ وہ مقتل مین آئینگے
اے ضبط ہم بھی آج تجھے آزمائین گے

بار غم فراق جو دلبر اٹھائین گے
آخر وہ لذت شب وصلت بھی پائین گے

دیر و حرم نہ کعبہ کلیسا کو جائین گے
اپنے صنم کو آپ ہی اپنے مین پائین گے

پہونچا انکی چال سے لاکھ عدم مین ہے
ٹہوکر سے کیون نہ فتنہ محشر جگائین گے

واعظ سے کہہ دے کوئی نہین جلد مر
ہم اپنے کوئے یار مین مسکن بنائین گے

آٹھ ہر صید ہے بت ناوک فگن ادہر
عشاق تجھکو دیکھ کے قربان جائین گے

دہلیز پر جبین گے تیرا اندر جبین
تقدیر کے لکھے کو ہم اپنے مٹائین گے

بوسہ جو مین مانگا تو جھنجھلا کے یون کہا
جو سکو منہ چڑائین گے وہ منہ کی کھائین گے

ہو کیون نہ آب تیغ کو طوفان کا خوف
ہم اپنے چشم تر سے جو آنسو بہائین گے

ان بن نہ اپنے منہ سے کبھی لب تک آئیگا
گر ونہ گر وہ لاکھ ہی خنجر چلائین گے

اے آسمان نہ جان کہ ہمین نہین ہی اثر
سوز درون کا انکو نہین کرتی اعتبار

نالہ ہمارے عرش کی دیوار ڈہائینگی
پہلو دہم بھی چیر کے دلکو دکہائینگے

ہے شاد تو غلام جو پیران پیر کا
فضل خدا سے کل تیرے مقصد بر آئینگے

ایک جام مے گلرنگ پلا دے ساقی
نشۂ عشق کا مستانہ بنا دے ساقی

جام بھر کے مرے منہ سے لگا دے ساقی
لذت شربت دیدار چکھا دے ساقی

ایک جام مے توحید پلا دے ساقی
صورت نقش دوئی دل سے مٹا دے ساقی

نشۂ بادۂ الفت جو نہالی ہے نہ فارغ
بھر کے ایک جام مے ہوش ربا دے ساقی

مفتی و شیخ ہمیشہ ہوں جو کرتے ہیں انکار
مے تو پی جاؤن اگر مجھکو پلا دے ساقی

میکشی غیر سے ہان رہوں گو ہم رہ
یون سر بزم مجھے تو نہ دغا دے ساقی

دختر رز سے جو پر رہتا ہے مرا اٹھ کر
دور رندون سے ہے اسکو جتا دے ساقی

خم کے خم غٹ ہون منہ سے ہی حاصل
طاقت میکشی مجھکو جو خدا دے ساقی

دختر زر نے مرے تن مین لگا دی ہے آگ
برف بلوا کے میری آگ بجھا دے ساقی

لمنڈ و سوڈا کلارٹ کی نہین ہے خواہش
اک برانڈی کا مجھے جام تو لا دے ساقی

جانکر منفعت غیر بقول حافظ
ایک دو جرعہ مے خاک پہ ڈہا دے ساقی

در پہ میخوار دل افگار پڑے ہیں صدہا
آج للہ تو میخانہ لٹا دے ساقی

مرض عشق شب و روز ہی افزونی پر
ہم مریضوں کو بھی اک جام شفا دے ساقی

دیکے اک جام مے ہوش ربا بہر خدا
نشۂ عشق سے محفل کو لٹا دے ساقی

زہد و تقوے سے ہوا جاتا ہے پہر زنگ آلود
میرے اس آئینۂ دل کو جلا دے ساقی

حشر میں ساقی کوثر سے کہونگا آشاد
ایک چلو مے وحدت کا پلا دے ساقی

یاد ہے جیسی میرے دل میں بکثرت تیری
مجھے ہر شے میں نظر آتی ہے صورت تیری

اسقدر دل میں ہے کندہ میری الفت تیری
بعد مردن بھی رہے گی مجھے حسرت تیری

صورت نقش جہان سب ہی مٹینگی اکبار
پر مٹائے سے مٹیگی نہ محبت تیری

میں ترے عشق سے ایجان نہ کبھی باز آؤن
گر کوئی لاکھ کرے مجھسے شکایت تیری

جان کو اپنی سنبھالون کہ تجھے اے دل زار
کرون مین اپنی حفاظت کہ حفاظت تیری

ملے دشنام مجھے غیر کو خلعت ہو عطا
تا کبتک رہون مین شاکیٔ صورت تیری

کر فراموش نہ حال سفر ملک عدم
یار دو روزہ ہے دنیا مین اقامت تیری

چھیڑنا اور طلب بوسہ پہ جھنجھلانا تیرا
یاد آتی ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری

رہ مین جب مجھسے عدو ملتے ہین بدلکر تیور
کہتے ہین کون ہے تو کیا ہے حقیقت تیری

شب فرقت میرا دل غم سے جو جلتا ہی — جب کہ بھر جاتی ہے آنکھوں شباہت تیری
پند گوئی پہ کہہ آئے واعظ نادان نہ خیال — کام کب آئیگی رندوں کو نصیحت تیری
خوش ہین غیر خفا مین رہوں کیتا ہے کہا — سن کے فرماتے ہین مین کیا کروں قسمت تیری
یار و غمخوار میرے آہ و فغان کو سنکر — پوچھتے ہین کہو کب جائے گی وحشت تیری
وصل کی شب جو ستایا تو کٹے جھنجلا کر — ارے کمبخت نہین جاتی یہ عادت تیری

حق سے مایوس ہو رکھہ تو بھروسا اشاد
فضل سے اوس کے نکل آئیگی حسرت تیری

پہولے ہین باغ دہر مین ہران نئی — بلبل نئے نئے گل خندان نئے نئے
وحشت مین ہین جو مرت کے سامان نئی نئی — دکھلا رہے ہین غول بیابان نئے نئے
کیونکر تھکے نہ دشت جنون حال ضعف سے — دامن نئی نئی ہین گریبان نئے نئے
ساقی بھی مے بھی جام بھی دلبر بھی باغ بھی — بزم صنم مین روز ہین سامان نئے نئے
سوز و گداز و آہ فغان ہجر یار مین — ہر دم مین جوش پر غم پنہان نئے نئے
شادی ہے گاہ گاہ غمی گہ خوشی و رنج — دکھلا رہے ہین رنگ دوران نئی نئی
کسطرح دوستان قدیمی کی ہو گی قدر — پیدا ہین روز یار عے کے خواہان نئے نئے
رو رو جنون سے دامن دل چاک چاک ہے — کب تک سلا دن روز گریبان نئے نئے

رو دینگی ہجر یار میں جب ہم چھپا نوح
اٹھینگی روز اشک سے کئی طوفان نئے نئے

پابندی مذاہب دینی سے دور ہوں
ہیں دہر میں اگرچہ مسلمان نئے نئے

سیری سخن کی قدر نہ کیون کر ہو ہر جگہ
واقف ہیں مجھ سے سارے سخندان نئے نئے

ملک عدم سے حاجت اسباب سے بری
آتے ہیں طفل یان تن عریان نئے نئے

ہیں بھی مثال غول کہن ہجر میں تیرے
کرتا ہون دور دشت بیابان نئے نئے

جس دن سے انکو صید غزالان کا شوق ہے
جنگل ہوئے ہیں دشت نیستان نئے نئے

الجھا رہے ہیں جب وہ کاکل شب وصال
دل بھی ہوئے ہیں عاشقوں کے پریشان نئے نئے

جوہر دکھائیں شاد طبیعت کا کیوں نہ ہم
شاعر ہوئے ہیں خندان نئے نئے

دل تو نے ربائی میں جو خبرداری بہت سی کی
نہ نکالیں تو زلفوں نے ہشیاری بہت سی کی

میرا دل لے لیا ظالم دل آزاری بہت سی کی
وفاداری سے بدلے میں جفاکاری بہت سی کی

سمجھ کیا لا کے سمجھاؤں نے ناداں ایدل ناداں
شب وصلت یہاں تجھ سے تو نے عیاری بہت سی کی

پیو یا یاد وندان میں ہمیشہ تا رہو تی کا
شب فرقت نے چشموں نے گہرباری بہت سی کی

نہ دیکھی آنکھ ساقی نے اس محفل سے کیفیت
اگرچہ پھر بندوں نے مے خواری بہت سی کی

مثال نرگس شہلا رہا دل انتظاری میں
نہ سویا رات بھر آنکھوں نے بیداری بہت سی کی

رسول اللہ بخشائینگے تجہکو شاد محشر مین
اگرچہ عمر بہر تونے گنہگاری بہت سی کی

وفا دیجئے اک پرانی تمہاری
رہے پاس میرے نشانی تمہاری

کرون جستجو یار جانی تمہاری
ملے ایک بھی گر نشانی تمہاری

ہو غیرون پہ یہ مہربانی تمہاری
ہے صاحب یہی قدردانی تمہاری

دلا ہو چکی زندگانی تمہاری
یونہی ہے اگر ناتوانی تمہاری

شب وصل تقریر سے یہ غرض ہے
سنون حال اپنا زبانی تمہاری

کرین چشمہ مہر سے کیون نہ چشمک
رسیلین وہ آنکھین ہین جانی تمہاری

ہے کرتی دلون کو غریبون کے ٹکڑے
بنی سبز ہے شیروانی تمہاری

دل مہر گردون بھی کرتا ہے یہ تیر
ہے کرتی غضب آسمانی تمہاری

لکہوائی عقیمان شہر خموشان
کہان ہے طلاقت لسانی تمہاری

خودی کو بھی اپنی ہے بھولا ہوا ہون لیکن
میرے دل مین ہے یاد جانی تمہاری

فسانہ جو دل کا سنایا تو بولے
نہین کوئی سنتا کہانی تمہاری

نظر دوسرا کوئی آتا نہین ہے
ہے آنکھون مین صورت سہانی تمہاری

فدا ہے دل پیر گردون بھی جس پر
غضب ہے غضب ہے جوانی تمہاری

خدا کے حوالے ہے حسرت دل — کروں کب تلک پاسبانی تمہاری
طلب سے نہ باز آؤں گا مثل موسے — سناؤ نہ یوں لن ترانی تمہاری
جو سینہ میں ہے تیرے یہہ داغ الفت — میری جان ہے یہہ نشانی تمہاری
مجھے دل نے سونے دیا کب شب ہجر — سحر تک سنائی کہانی تمہاری
یہہ کیا گفتگو ہے ذرا منہ سنبھالو — بس اب بس کرو بد زبانی تمہاری
رہو مہرباں غیر پر تم نہ اتنا — ہے کافی یہی مہربانی تمہاری
ذرا سی میری بات پر روٹھہ بیٹھے — یہہ خصلت نہیں خوب جانی تمہاری
جو تم لطف گوئی سے بانی بنے ہو — خدا شاد رکھیگا بانی تمہاری

مقاصد لفضل الٰہی براے
ہوئی **شاد** اب شادمانی تمہاری

غیر ہو برباد کیوں کیسی کہی — تم رہو آباد کیوں کیسی کہی
ہو عدو ناشاد کیوں کیسی کہی — دوست تیرے شاد کیوں کیسی کہی
شاخ گل پر نغمہ زن ہے عندلیب — دام لے صیاد کیوں کیسی کہی
خاک پر بسمل ہوں تیغ ناز سے — ذبح کر جلاد کیوں کیسی کہی
یہہ تسکین دل شیدائے من — کیجیہ تو مہر ارشاد کیوں کیسی کہی

دوستی غیروں سے مجھ سے دشمنی
ہو برے آزاد کیوں کیسی کہی

تم یوں کو تجھ پر کروں گا نثار
اے میرے شمشاد کیوں کیسی کہی

جوش پر وحشت ہے میری فصد لے
شاد ہو فصاد کیوں کیسی کہی

باغبان بلبل کی سنکر داستان
غش میں ہے صیاد کیوں کیسی کہی

تھا نہ ذکر غیر وہ دن یاد ہے
تھی ہماری یاد کیوں کیسی کہی

نقش میں بھی کہو لا شکایت ہے نہ ہو نہ
اے لب فریاد کیوں کیسی کہی

ہو جو تم ظالم تو مجھ مظلوم کو
کیجئے برباد کیوں کیسی کہی

ذبح ہوتے ہیں فری کی بات ہے
تیغ سے جلاد کیوں کیسی کہی

سرو گر قد کے مقابل ہو تیرے
کیجئے آزاد کیوں کیسی کہی

نیچے بیٹھے میں اگر جا سے ضرور
ہو ہماری یاد کیوں کیسی کہی

حشر میں منصف اگر ہو جائیگا
سن تو لے فریاد کیوں کیسی کہی

اس غزل کو اس زمین میں شاد
داد دو استاد کیوں کیسی کہی

فقط نہ عشق میں صبر و قرار کھو بیٹھے
ذلیل و خوار ہوئے اور وقار کھو بیٹھے

علاج زیست ہو اب انکا اے مسیح زمان
امید وصل تھی امید وار کھو بیٹھے

بہا کے اشک جدائی مین دیدۂ تر سے
ہم اپنے مفت در شاہوار رکھو بیٹھے

تمہارے غمزۂ ابرو پہ جان و دل و دین
ہم ایک کیا کہ مین لاکھون ہزار رکھو بیٹھے

بتون کے دزد نگہ کا نہین قصور اسمین
لڑا کے انکھہ دل بیقرار رکھو بیٹھے

دیا تہا ہم نے تو دل تمنّی کردیا اوسین
یہہ ہاتہہ آیا ہوا کیون شکار رکھو بیٹھے

گیا شباب تغافل مین آگئی پیری
غضب کی بات ہے عید بہار رکھو بیٹھے

تمھین کھو کہ برائی کی یا بہلائی کی
تمہارے عشق مین جو جان زار رکھو بیٹھے

بگاڑ ساقی جہوش سے کرکے محفل مین
وقار رہا تہا سو ای بادہ خوار رکھو بیٹھے

تہ دلکو شاد عبث تمنے دیدیا دل زار
یہہ کیا امانت پروردگار رکھو بیٹھے

سامنے اون کو بٹھایا چاہیے
آنکھین حسرت سے لڑایا چاہیے

چشم کے بیمار کو کیا چاہیے
شربت دیدار تھوڑا چاہیے

بڑھ گئی حد سے میری افتادگی
حسرت دل اور اب کیا چاہیے

دہجیان کرنیکو اے جوش جنون
پیرہن وحشی کا اچھا چاہیے

پانون تو رکھا ہون راہ عشق مین
ہوگا کیا انجام دیکھا چاہیے

بوالہوس دعوے کرے کیا عشق کا
صدمہ سہنے کو کلیجا چاہیے

تشنہ گیسو ہون میری قبر پر — گل کے بدلے کوڑیا لا چاہیے
وصل کی اتنی شتابی کس لیے — آدمی کو صبر تھوڑا چاہیے
سوز الفت کی حقیقت ای صنم — عاشقون کے دل سے پوچھا چاہیے
دل ہے وحشت مین اتینو کیجیے — جا سے قالین مرگ چھالا چاہیے
ایک بوسہ کے طالب پر بخل ہے — حاکمون کا دل تو دریا چاہیے
دل مین ہر گردن کو رکھکر زیر تیغ — شوخیان قاتل کے دیکھا چاہیے
کاٹیے تیغ جفا زی سے گلا — تشنہ لب ہون آب تھوڑا چاہیے
وصل کا کرتا ہون جسدم مین سوال — ناز سے کہتے ہین دیکھا چاہیے
وحشت دل کی ترقی کے لیے — پھر ہمین زلف چلیپا چاہیے

شاد اپنے نامہ اعمال کو
آنسوؤن سے آج دھویا چاہیے

ڈرتا ہون مین گیسوے رسا سے — اللہ بچائے اس بلا سے
ایمان کی خیر وتندرستی — ہم مانگتے ہین بھی خدا سے
اے حضرت دل یہ بت پرستی — کیا بات کروگے تم خدا سے
بیٹھے ہو مثال غنچہ خاموش — مطلب نہین عرض مدعا سے

رفتار کی ان کے اُف رے تیزی
اچھا نہین ہوتا اے مسیحا
شوخی ہے نمود نقش پا سے
بیمار محبت اس دوا سے

ہم پر عتاب غیر سے شاد
در گذرے ہم آپ کی وفا سے

مژہ بھی واخط کا ہیں ڈر تو نہین ہے
مین جسمین ہون وہ کوچہ دلبر تو نہین ہے
کیون رہتی ہی سینہ مین خلش اوسکی ہمیشہ
مجروح جو کرتا ہی میری جان و جگر کو
کس طرح مین اوس بت کی سہون صدمہ فرقت
تمری کیطرح سی جو یہ سیدہ آہ مرا دل
ہی میرا دماغ آج جو خوشبوسی معطر
ہر نوح کو طوفان بپا ہونیکا پہر ڈر
عشاق اشارون مین ہو جاتی ہین کیون قتل
گھبرا کے شب وصل وہ فرما تی ہین ہر بار

قول اسکا کوئی قول پیمبر تو نہین ہے
اے شوق میرا ایسا مقدر تو نہین ہے
نوک مژہ یار بھی خنجر تو نہین ہے
ہر عشوہ تیرا تیغ دو پیکر تو نہین ہے
دل میرا ہی یا رب کوئی پتھر تو نہین ہے
کچھ یار کا قد نخل صنوبر تو نہین ہے
تاثیر سر زلف معنبر تو نہین ہے
جاری میرے انکھون سی سمندر تو نہین ہے
ابرو میرے دلدار کا خنجر تو نہین ہے
اس گھر مین کسیکا کھٹکا کچھ ڈر تو نہین ہے

اے شاد یہ کہتی ہی میری آنکھ جو ہے نم

پردے مین نہان صورت دلبر تو نہین ہے

جب وہ پہلو سے میرے اوٹھکر چلے ۔ حضرت دل بھی خفا ہوکر چلے

انجمن سے جبکہ وہ اوٹھکر چلے ۔ شور اوٹھا بزم مین ہم مر چلے

چھین کر دل یون وہ آئی گھر چلے ۔ ناز سے انداز سے تنکر چلے

ہاتھ خالی کیون نہ جائین قبر مین ۔ ایک دل تھا سو نہین دیکر چلے

تیرے مژگان کے تصور مین مدام ۔ میرے دلمین سیکڑون نشتر چلے

منہ کے دیکھنے مین کر نقد دیر ۔ جلد ساقی بزم مین ساغر چلے

دہر سے لالہ رخون کے عشق مین ۔ داغ دلپر سیکڑون لیکر چلے

وحشت دل ابروؤنکی یاد مین ۔ کیا کہون مین دلپہ جو خنجر چلے

اے جنون ہم وادئ پرخار مین ۔ دو قدم مجنون سے بھی بڑہکر چلے

کوئی کہدے جاکر اوس دلدار سے ۔ ہم تمنا ہی مین تیرے مر چلے

دیکھکر جمشید کے اوڑ جائین ہوش ۔ جام محفل مین تمہارے گر چلے

کیون نہ پہنچے منزل مقصد کو شاد
آگے آگے جب کوئی رہبر چلے

لے چلا خنجر رگ گلو کی ۔ ہے تجھکو قسم میرے لہو کی

خواہش ہو ہوئی میرے طوکی — تلوار سے نے لی خبر گلو کی

حیران ہوے دیکھکر مہ و مہر — تعریف جو کی رخ نکو کی

گھبرانے لگا جو دل ہمارا — تصویر کو تیرے روبرو کی

موسی سے رہی نہ لن ترانی — جسوقت کہ اوس نے گفتگو کی

عریانی تن لباس ہے خوب — حاجت نہین جسکو شست وشو کی

آنکھون ہی کا پردہ درمیان ہو — کچھ ٹھیک نہین ہے دوبدو کی

گل کو بھی جہان مین آ گل اندام — حسرت بڑھی تیرے رنگ وبو کی

بہنے لگے اشک چشم تر سے — خواہش جو ہوئی مجھے وضو کی

جب صبح کو اوس نے مانگی رخصت — دل تھام کے مین نے گفتگو کی

کہنے لگے اپنا منہ تو دہواو — بوسہ کی جو مین نے آرزو کی

آنسو جو ہمارے اوس نے پونچھے — اشکون نے ہمارے آبرو کی

امید نہ تھی فلک سے ایسی — شاید کچھ اوس نے چال چو کی

تھی زیست مین میکشی سے الفت — مٹی ہو لحد مین بھی سبو کی

موسی کی زبان مین آئی لکنت — اوس شوخ سے جبکہ گفتگو کی

مین دیر و حرم مین ڈھونڈ آیا — کچھ حد بھی ہے تیری جستجو کی

اے شاد خدا کا شکر ہم نے
دنیا کی کبھی نہ آرزو کی

تا سے فلک نے ستم کیسے کیسے
رقیبون نے ڈالی ہی ناحق عداوت
کہا جبکہ مرتے ہین بولا کہ مرئے
لئے تھے جو ایک روز بوسہ تمہارے

جدائی عداوت الم کیسے کیسے
وہ کرتے تھے مجھپر کرم کیسے کیسے
کئے اس نے ہمپر ستم کیسے کیسے
کئے آپ نے تھے ستم کیسے کیسے

جب اے شاد تو نے دو ئیکو مٹا یا
کھلے تجھ پہ باب کرم کیسے کیسے

ہتون پہ مجھے جان کھونا پڑا ہے
تیرے عشق مین یار رسوا ہوا ہون
محبت کسی سے نہ کرتے تھی ہرگز
مرا یار رہتا ہی پہلو مین میرے
چلو سو رہین رات تھوڑی رہی ہے

اب ایمان سے ہاتھ دہونا پڑا ہے
مجھے سب سے محجوب ہونا پڑا ہی
ہمین اپنی غفلت پہ رونا پڑا ہے
رقیبون کی قسمت کا رونا پڑا ہی
اکیلا پلنگ اور بچھونا پڑا ہے

دو بارا نگہ نے ہم دل پہ ستم چہر کو
دل شاد سونا سلونا پڑا ہے

جہان مین ہین دیکھو چمن کیسے کیسے — کھلے ہین گل و یاسمن کیسے کیسے

لئے ہم نے بوسے تمہارے جو لب کے — سنائے زبان سے سخن کیسے کیسے

جدائی مین بھی اوس گل باغ دین کے — کھلے ہین گل داغ تن کیسے کیسے

ہے پیری مین باقی نہ حسن جوانی — اجاڑے ہے خزان نے چمن کیسے کیسے

بچاؤن نگہون دلکو گھیرے ہوئے ہین — رہ عشق مین راہزن کیسے کیسے

دکھائی جو اوس شوخ نے آنکھ اپنی — چکارے بنے ہین ہرن کیسے کیسے

پیارے تمہاری جدائیمین ہمنے — اٹھائے ہین رنج و محن کیسے کیسے

دئے ہین خدا نے تیری گیسوؤن مین — خم و پیچ و دام و شکن کیسے کیسے

تجھے شاد دائم مزے لوٹنے کو
خدا نے دیا گلبدن کیسے کیسے

روتے روتے ہجر مین دلپہ خوشی کاہیکو تھی — ضعف سے دندان نمایان تھے ہنسی کاہیکو تھی

میکشی اور بادہ خواری کے سوا کیا کام تھا — آفت و رنج و الم جان نے سہی کاہیکو تھی

خوف فرقت نے کیا تلخ اپنی عیش وصل کو — ہجر مین قسمت بگڑ کر بہ بنی کاہیکو تھی

رنج فرقت سے ہماری عمر سب روتی کٹی — یا الٰہی دہر مین پیدا خوشی کاہیکو تھی

باغ تھا مینا تھا جام مے تھا وصل یار تھا — پھر کہو ساقی طبیعت پر غمی کاہیکو تھی

ہنستی ہنستی کھیس مین مارا جو تیغ ناز سی
قتل ہوا تھا منظور میرا دل لگی کا ہیکو تمی

بیچو واپنی سی ہو سئے جب ہم تو اونسی ملگئی
ایک ہی تھی ہم وہ دو نو اور دوئی کا ہیکو تمی

غیر کے کھنے سی لڑتی ہو جو مجھسی بار بار
خوشعاری الصنم ایسی کبھی کا ہیکو تمی

شاد ہین جب میر محبوب علی شاہ دکن
دولت دنیا کی یہہ تہہکو کمی کا ہیکو تمی

چاہون جو حق سی ادہر جو مانگون ملا کرے
دل کی مراد میری بر آ خدا کرے

ساقی ہو مئے ہو جام ہو جلسہ ہوا کرے
پہلو مین میرے آپ ہون وہ دن خدا کرے

واللہ چال انکی قیامت کی چال ہے
مرقد پہ میرے آئین تو محشر بپا کرے

قسمین ہزار ہون کہائی ہین وعدونکا کیا شمار
اب کیا امید اس سے جو وعدہ وفا کرے

اچھا نہ ہونگا مین کہ ہون بیمار ہجر کا
غیر از وصال یار کوئی کیا دوا کرے

جور و جفا بغیر تہون سی ہے کیا حصول
نادان ہے اوس سے جو کہ امید وفا کرے

اقبال و عمر شاہ دکن ہو فزون مدام
حق سے دعا کرے تو یہہ ہر دم دعا کرے

بعد از نماز شاد ہے لازم کہ پیش حق
ہو خاتمہ بخیر یہی التجا کرے

آپ کا انتظار کون کرے
دل کو امیدوار کون کرے

کب تلک انتظار جلد آؤ / اب دنون کا شمار کون کرے
وہ تو بیخود پڑا ہے مست شراب / یار کو ہوشیار کون کرے
غیر پر ملتفت جو ہو دن رات / تمپہ دل کو نثار کون کرے
صید سے اوس کے ہو گیا آزاد / مرغ دل کا شکار کون کرے
پرورش تجہہ سوا غریبون کی / میرے پروردگار کون کرے
قتل کرکے مکر بھی جاتا ہے / اس کو اب شرمسار کون کرے
بیٹھے جھلاۓ عشق مین پہنسکر / دل کو بے اختیار کون کرے
بن گئے دل سے بندہ محبوب / غیر کا روزگار کون کرے

مین ہون عاشق بغیر مرے شاد
اوس پری رو کو پیار کون کرے

ایسے ہی میخوار اگر بادہ پرستی ہوگی / اہل مجلس کو نہ کیون جوشش مستی ہوگی
خاکساران محبت کا کہون کیا احوال / دیکھیو جا کے وہان خاک برستی ہوگی
قافلے سیکڑون ہی اپنے جو چلے جاتے ہین / آخر اوس کی نہین بستی بھی تو بستی ہوگی
بسکہ تیرا حسن خداداد ہے رشک چمن / خندۂ گل کی ترے منہ سے ہی کستی ہوگی
گر کہ گھر ابر دہوان دھار گھٹا ساون کی / روح میخوارون کی مرقد مین ترستی ہوگی

زندگی تک ہین مزے عشق کے اور بعد فنا
نہ جنون ہوگا نہ سودا نہ تو مستی ہوگی

فرقت ہجر مین یارب جو کوی جلتا ہو
آگ کیسی دل و سینہ مین پہنسی ہوگی

آجکل خوب ہی ساونکی گھٹا چہای ہے
پہر شراب اہل طرب کے لئے سستی ہوگی

خود پرستی ہی سزاوار انہین کو ہے شاد
جنکی نابود و فنا دہر مین ہستی ہوگی

دل سے یاد رخ نکو نہ گئی
جان بلبل سے گل کی بو نہ گئی

کوچۂ یار کی مرے دل سے
تا دم مرگ آرزو نہ گئی

مین وہ میکش ہون میری مٹی سے
مے کی بعد فنا بھی بو نہ گئی

یار کا دل مین اب سراغ ملا
مفت میری یہہ جستجو نہ گئی

دل گیا میرا دلربا کے ساتھہ
مگر افسوس جان تو نہ گئی

مین تو کیا یار تیرے کوچہ سے
آرزو کی بھی آرزو نہ گئی

روح تن سے گذر گئی لیکن
اب تلک تیری جستجو نہ گئی

عمر پہونچی شباب کو بھی مگر
خو تیری یار حیلہ جو نہ گئی

تجہہ سے چہوٹی نہ خوی جامہ دری
زخم سے عادت رفو نہ گئی

مین وہ ذاکر ہون مرد لسی شاد

بعد مردن بھی یا دہو نہ گئی

وہ اغیار پر مہربان ہو رہا ہے
ہمارے سے اب بدگمان ہو رہا ہے

خدا جسپہ ہے مہربان اوس کا کیا ہو
عدو گر تو اے آسمان ہو رہا ہے

ذرا مجھکو بتلا دے چرخ ستمگر
ستم ایسا کس پر کہان ہو رہا ہے

خدایا میری داد کیونکر لگی کی
عدو میرا ہر پاسبان ہو رہا ہے

نہ کیون حال میرا کسی پر ہو ظاہر
مخالف میرا راز دان ہو رہا ہے

محبون کے شور سے رقیبون کی بلو
لکھون کیا مین کیا کیا وہان ہو رہا ہے

جو ہے حال میرا سو تیرا وہی ہے
میرا دل نزار ازدرون ہو رہا ہے

شب وصل پر خیر پسینہ نہین ہے
یہہ چہرہ ترا درفشان ہو رہا ہے

نہین خالی تجھہ پر یہہ ظلم و ستم سب
ترا شاد اب امتحان ہو رہا ہے

نیستی میری عین ہستی ہے
خود پرستی بھی حق پرستی ہے

جب سے اوس سنگدل کو ہین عاشق
دل طلبگار بت پرستی ہے

کیا ہی اچھی جگہہ ہے ملک عدم
یان کی خلقت وہان جو بستی ہے

کیا لکھون وصف ابروے دلدار
دونون جانب یہہ تیغ کستی ہے

چھپتا ہون جو گنج خوبی کو
زلف بن بن کے ناگ ڈستی ہے

دیکھ کر یہ تردد و تدبیر
میری تقدیر مجھ پہ ہنستی ہے

آ خدا کے لئے بت مغرور
میری جان وصل کو ترستی ہے

دیکھ لو جا کے مرقد عاشق
بیکسی کسقدر برستی ہے

خم کا دستار محتسب سے مول
میکشو لو شراب سستی ہے

حیدرآباد کی ہو کیون نہ ثنا
علم و فن کی یہی تو بستی ہے

بیخبر غیر سے جو ہر آن ہے استاد
مئے وحدت کی ولیہ مستی ہے

خوابین عشاق کی آؤ خدا کیواسطے
اس دل وحشی کو بہلاؤ خدا کیواسطے

مرقد عاشق کو ٹھکراؤ خدا کیواسطے
قم باذنی آکے فرماؤ خدا کیواسطے

لن ترانی تم نہ فرماؤ خدا کیواسطے
میری جان باہر نکل آؤ خدا کیواسطے

سر نہ دیوار روزنسی ٹکراؤ خدا کیواسطے
نادان باتون سے باز آؤ خدا کیواسطے

وصل کی شب ہی نہ شرماؤ خدا کیواسطے
میری جان آغوش مین آؤ خدا کیواسطے

دل بہت بیتاب ہے ہجران سے تسکین کیلئے
پھر بھولی شکل دکھلاؤ خدا کیواسطے

ہر طرح سے مین نے سمجھایا سمجھتا ہی نہیں
اس دل نادان کو سمجھاؤ خدا کیواسطے

زلفین اولجہین ہین بناؤ آئینہ مین دیکھکر
سر پہ عاشق کے بلا لاؤ خدا کیواسطے

بے تکلف تم لپٹ جاؤ گلی سے وصل مین
میری جان مجہہ سے نہ شرماؤ خدا کیواسطے

دی موذن نے اذان بیوقت بے ہنگام آج
رات باقی ہے نہ گہبراؤ خدا کیواسطے

شاداب دل کا تقاضا ہے مجہی صبح و مسا
تم مدینہ کو چلے جاؤ خدا کیواسطے

دل کو جو خواہش تہی جنکی مدت سے
گہر وہ آئین ہین آج قسمت سے

بیٹہے بہلاے والہ گیسو ؛ ؛
دام مین پہنس گئے ہین قسمت سے

اپنی صورت ذری دکہاوے مجھے
دم نکلتا ہے تیری فرقت سے

آنکہہ ان کی ہے فتنۂ محشر
چال ہم پایہ ہے قیامت سے

ہو جو مقبول مدعا میرا ؛
کچہہ نہین دور اس کی قدرت سے

جب کبھی ملتے ہین وہ مجھے چہیڑا
حق تعالے بچائے تہمت سے

ہو گیا ہے خلاف کیون بیوجہہ
تم کو اے جان میری صورت سے

ہمکو پہچانتے نہین کیا آپ
دیکہتے ہو جو چشم حیرت سے

شاد کی ہو گئی دعا مقبول
یا الٰہی تیری عنایت سے

ہلال عید ہی ابرو پہ اُس بت کے نہ قربان ہے
تصدق عارض روشن پہ بھی خورشید تابان ہے

فقط زخم جگر ہی غم مین اُس بت کے نہ خندان ہے
ہمارا سینہ پر داغ بھی رشک گلستان ہے

ہوا رہتا ہے سینہ یاد و ذکر لا الہ سے
نگین دل پہ کندہ نقشۂ مہر سلیمان ہے

کبھی یاد پری رویان سے خالی رہ نہین سکتا
ہمارا خانۂ دل ہے کہ گذار پرستان ہے

تمہاری یاد رخ اور یاد گوش و زلف مشکین سے
ہر بلبل مضطر اور خاموش گل سنبل پریشان ہے

ہین جبتک قید ہستی مین ہے کیا لطف مطلق کا
ہمارا جسم بھی جان کیلئے یوسف کو زندان ہے

ضیائے نقشۂ اشعار رنگارنگ مضمون سے
مرقع خانۂ ارژنگ چین ہی یا کہ دیوان ہے

نہین کچھ کام ہمکو مذہب شیخ و برہمن سے
محبت اُس بت کافر کی اپنا عین ایمان ہے

خدا کیواسطے رحم اب تو احوال عاشق پہ
ستانا کسلئے ہوا اسقدر آخر تو انسان ہے

تیرے انجاح مقصود کی واسطے حامی
شہ ملک دکن نواب محبوب علیخان ہے

مدینہ رشک جنت ہر کنیزین حور ہین اسکی
غلام اس شہر کا شاد ہر یک رشک غلمان ہے

وعدہ آنے کا یار کرتا ہے
شاد یان انتظار کرتا ہے

ظلم وہ بے شمار کرتا ہے
دل میرا اوس کو پیار کرتا ہے

تیرا جانباز شوق الفت مین
جان مجھپر نثار کرتا ہے

آئے جلد انتظار بہت | آپ کا جان نثار کرتا ہے
آ گلے سے لپٹ کہ ہو تسکین | دل کو کیوں بیقرار کرتا ہے
تیر مژگان سے وہ کمان ابرو | مرغ دل کو شکار کرتا ہے
وہ مزے لذت کا کیا بتائیں ہم | وہ تو غیروں کو پیار کرتا ہے
ایک بوسہ کیواسطے ہم کو | روز امیدوار کرتا ہے
داد کیا اُن کے بادہ خوارون کو | پست زور خمار کرتا ہے
مست نگاہ سے دل بھی ہر جگر بھی ہے | دیکھیں وہ کس پہ وار کرتا ہے
رو رہے اگر بھیگی ہیں ہم نشہ سے | وہ ہم کیوں بادہ خوار کرتا ہے
پاس بٹھلا کے اپنے غیروں کو | مجھکو محفل میں خوار کرتا ہے
نہ ہوا کیوں شراب پینے میں | خوف روز شمار کرتا ہے

سب عیبت گذر گئی ای شاد
رحم اب کردگار کرتا ہے

تخمیس بر غزل قدسی علیہ الرحمۃ

کیا کروں وصف رقم میں تیری عالی نسبی | تشنہ تیرے ای میرے ہاشمی و مطلبی
مہر والی بہرے مہر سر تاج نبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان بافدایت چہ عجب خوش لقبی

کی جو نقاش ازل نے تیری تصویر رقم
ہو گئی سب پہ ہے سبقت تجھے ایشاہ امم

ہی وظیفہ میرا ہر دم یہ زبان پہ پیہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

کسنے سمجھا تیرے رتبہ کو جو حق نے سمجھا
بس تیری شان مین لولاک لما ہی آیا

کر سکون جو تیری توصیف میرا منہ ہی کیا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

جبکہ پہنچا تو فلک پر میرے شاہ لولاک
مرحبا کیا میرے مولا ہی تیری ذات پاک

تھرائے عرش پہ سب جتنے ہین ارباب سماک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسیدہ ہیچ نبی

تھا سیہ دن پر میرے مولی تیری رحمت ہی دوام
پایۂ دین تیرے صدقہ سی ہوا استحکام

ہی مجھے ورد زبان یہ ہی صبح و شام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

انس و جن حور و ملک اور جو سارے حشر امت
گرمئ حشر سے جب شور مچا رین ہیہات

ہاتھ پھیلائے تکین گی تجھے انکی صفات
ما ہمہ تشنہ لبانیم تُوئی آب حیات

لطف فرما کہ رہا میگذرد تشنہ لبی

چشم بد دور تیری نظروں مین کہ ہے کیسا اثر — وہی زندہ ہوا جسپر کہ پڑی تیری نظر
روز فردا یہہ کہینگے تجھے ہر ایک بشر — چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

شرم سے اپنی خطا کے ہے میرا دل برہم — رات دن ذکر سے مجھکو ہے بہت رنج و الم
یہی آتا ہے مجھے شعر زبانپر ہر دم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی

شاد کی عرض ہے یہہ آپ سے اے میرے نبی — چشم رحمت میرے مولا رہے مجھپر تیری
یہی نکلا کرے ہر وقت زبانسے میری — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ ہمرہ قدسی پئے درمان طلبی

وَلہٗ

ذات پر تیری ہے امت کی شفاعت طلبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیا کروں حسن کی توصیف مین اب تیری رقم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

سب خدائی میں ہے بس ایک تو مقبول خدا | نسبتے نیست بذاتت بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ہوئی منسوخ جو توریت و انجیل و زبور | ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

وصل حق کر لئے جب تم نے کی سیر افلاک | شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

تیرے اقبال سے جاری ہے یہ فیض اسلام | نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

دل سے مفتون ہوں بندہ ہوں تیرا این کمتر | چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ہے پیاسوں کے لئے ابر کرم تیری ذات | ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

ہے سگوں کا تیرے درگاہ کا برتر عالم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

شاد کی آپ سے ہے عرض بقول قدسی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمده همره قدسی پی درمان طلبی

حبذا اے شہ والا حسب مطلبی
سب سے بڑھکر ہے ترا رتبہ عالی نسبی
ثنا میں تیرے یہ کہتے ہیں نبی اور ولی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیا تیری شان علی ہے مرے شاہ عالم
جس نے دیکھی تیری تصویر مبارک اکدم
خو دیدار ترا ہے کہ کہا یوں پیہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چه جمالست بدین بو العجبی

دست بستہ یہ کہوں گا تجھے روز محشر
ہوں سیہ کار گنہ ہوں پہ نگہہ میرے نکر
میرے مولا ہو مرے شافع روز محشر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

تشنگی سے ہیں بہت جان بلب اہل صفات
چشمہ فیض سے تیرے ہی پیاسوں کی نجات
تجھ پہ الطاف و کرم مرجع کل مظہر ذات
ما همه تشنه لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنه لبی

مرحبا صل علا سایہ ذات یکتا
وصف تیرا میں لکھوں کیسے مرے مولا کیا
ہمہ تن شان خدائی کی ہے تجھ سے پیدا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چه عالی نسبی

جبکہ کی احمد نے میم نے سیر افلاک — لکھا دیکھے عرش پہ سب جلتیں میں ارباب
مرحبا حبذا خوش آمدی شاہ لولاک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بہ مقامیکہ رسیدی نرسید ہیچ نبی

کیا کہوں وصل علی امیر سردار انام — ذات ہے تیرے ہی مضبوط بنا اسلام
رشک سے یوں شجر طور بھی کہتا ہے دوام — نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ہے تیری ذات کا منداں سبھی جا حضور — بیشتر سب سے ہوا پیدا ترا دہر میں نور
ہے سزاوار تیری شان میں لکھنا یہ ضرور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ایک مدت سے ہے مجھکو مرض ہجر نبی — وصل سے دل ہو مرا شاد ہمی دم مرضی
اسلئے درد زبان ہے یہی شعر قدسی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ ہمرہ قدسی سپئے درمان طلبی

کیا کروں وصف تیرا شہ والا نسبی — تو ہی والی تو ہی مولی ہے سہرا تو ہی نبی
جانتے رتبہ کو تیری ہیں زکی اور غبی — کرتے ہیں بندہ و زبان راندس اپنا نہ ہی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

صدقہ تیرے ہے میری جان عزیز آ مولا — دل سے ہون بندہ درگاہ مقدس گدا
تو ہے ماوا میرا اور تو ہی ہے ملجا میرا — بس یہی شعر مبارک ہے وظیفہ میرا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

ذات تیری ہے مجھکو بھی شفاعت کی امید — قبلہ و کعبہ امت ہے ترا باب سعید
در سے تیرے میں موالی ہون اگرچہ مین بعید — واسطے میرے بھی شعر مبارک ہے مفید

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

کیون نہ مقبول خدا ہو تیری ذات والا — تو ہے مقبول الٰہی تو ہے محبوب خدا
مجھ سے کیا وصف ہو اے سید عالم تیرا — کوئی ہو سکتا نہین وصف ترا اسکے سوا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

تو نہ ہوتا تو نہ تھا کچھ بھی زمانہ کا ظہور — تیرے ہی نور سے ہوا پیدا یہ سامان وہور

دو جہان نور مبارک سی ہی تیرے پُر نور — ثنا خوان تیرے پڑہون کیون نہ یہ شعر ضرور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

تو خدا سی ہے جدا اور نہ خدا تجہ سی جدا — جلوہ گر ہے سبہی آثار مین جلوہ تیرا
گل مین ہی بو مین بہی گلشن مین ہے تیرا نقشا — تو خدائی کا ہے مختار سر او دو ن کیا کیا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روح عالم ہی ہمہ دین تن بے سایہ تیرا — اس لئے جسم مبارک کو نہین ہی سایا
تو ہی ہی نور خدا تیری ذات یکتا ہے — کہتے تجہکو ہین ملک دیکہہ کے یون صل علے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

جسنے دیکہی تیری تصویر مبارک دم بہر — دل و جان ہوا شیدا تیرا با سوز و جگر
سوزش نار جہنم سے بچا وہ یکسر — حالت عشق مین پڑہتا ہی یہی شعر اکثر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

حق نے بخشا ہے تجھے جو یہ خطاب احمد
پردہ میم اٹھا دو تو رہا نام احد
میم کے پردہ میں پوشیدہ ہے نکتہ جید
آگے ہے جائے ادب وصف ہے عقل اقصد

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روز محشر تیری امت پہ یہ ہوگی یا شاہ
رحم امت پہ کرو مہر خدا شام و پگاہ
دل میں باقی نہ رہی کوئی طرح کی اب چاہ
ہو کے سو سکتا نہیں اس شعر سو کوئی نباہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شب معراج بلایا جو خدا نے تم کو
فرق کو طور سے اور عرش کا رتبہ سمجھو
تھا یہ مقصود کہ آپ اپنا بھی رتبہ دیکھو
کیوں نہ پھر پردہ وحدت سے عیاں ظاہر ہو

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پیدا جب ہم کہ تمہیں خالق اکبر نے کیا
حکم توریت کا انجیل کا منسوخ ہوا
دین پاک آپکا سب دینوں پہ ناسخ ٹھہرا
ہر گھڑی کیوں نہ پڑھوں دل میں وظیفہ اسکا

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

عرض ہے شاد کی یہ آپ سے یا شاہ امم
ہو وے ایمان پہ میرا خاتمہ نیک انجام
آپ کے درگہ والا کا میں کہلاؤں غلام
شعر قدسی کا رکھوں ورد کہ ہے وظیفہ یہ دوام

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

[illegible] بر غزل وطن

بستان [illegible] دل مائل بسوئے محمد
ہے پیش نظر تازگی کوئے محمد
ہے آنکھ کے پردہ میں نہاں روئے محمد

مشہور ہیں کشتۂ دل محبوب خدا کے
آئینہ ارشاد میں ارباب صفا کے
معنی جو خدا کی ہے وہ ہی سر ہے محمد

جو ہے سیری یا تم ہو سب سے مقدم
ہر شان بشیری میں ہے نہاں نور مجسم
عادت جو خدا کی ہے وہ ہی خوئے محمد

کعبہ کا تصور جو ہے ذات خدایا
معراج کی شب کا مجھی ہر پل ہے سمایا
و دیدہ میں کھٹکی ہے یہ تیر موئے محمد

سجدہ کیلئے شاد کھڑا ہوں ہمہ تن میں
قبلہ کے طرف سر کو جھکاتا ہوں وطن میں

آنکھین پھرے جاتے ہین میرے سر سے تم

خمسہ بر غزل وطن

کھون کیا آپ ہی مین آپ کیا ہون — الگ ہون سب سے اور سب مین ملا ہون
مین معبود رب کے جھگڑے سے جدا ہون — نہ بندہ ہون کسی کا نے خدا ہون
انھین دو کا مگر مین مدعا ہون

نہ تھا جب تک کہ مین عاشق کسی کا — خودی کو اپنے خود بھولا ہوا تھا
کھون کیا مین عجب ہے حال میرا — ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا
مین اپنی شان کا خود آئینا ہون

کھون مین حال اپنا آپ سے کیا — دوئی کے وہم مین اب تک چھپا تھا
خدا ہی کو خودی مین اپنے پایا — ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا
مین اپنی شان کا خود آئینہ ہون

کھین ظاہر کسی جا ہون مین پنہان — فرشتہ ہون کھین جن اور انسان
کھین ذرہ کھین ہون مہر تابان — نمود ہے نمودی ہے میری شان
گھے صورت ہون گاہی آئینہ ہون

بھرا ہے جوش وحدت سے سفینا — کدورت ہی کسی سے کچھ نہ کینا

سدا مجھکو مے الفت سے ہے پینا ۔ نہ مرنا یاد ہے جبھہ کو نہ جینا

نئی سیرت نئی صورت نما ہون

کرون مین شاد ہو کر کسکی پوجا ۔ جپون کس نام کا ہر روز مالا
سبھی جا پر عیان ہے جلوہ اسکا ۔ وطن صاحب کرون کس رخ مین سجدا

میرے صاحب کو ہر سو دیکھتا ہون

رباعیات حمد و نعت

مقدور کہان ہو جو رقم حمد خدا ۔ خالق ہی وہ اور مین ہون اسکا بندہ
ہر چند کہ ہون شاد گنہگار رولے ۔ بخشے گا مجھے حشر مین آقا میرا

رباعی

ہے نور خدا کا تجھ سے شاہا پیدا ۔ کہتے ہین سبھی کہ ہے تو محبوب خدا
ہے شاد کی بھی مراد قلبی ہر دم ۔ ہون دل سے تیرے روضۂ اقدس پہ فدا

رباعی

عاشق ہون دل و جان سے رسول اللہ کا ۔ شیدا ہون دل و جان سے رسول اللہ کا
امید شفاعت نرکھون کیونکر شاد ۔ بندہ ہون دل و جان سے رسول اللہ کا

رباعی

خالق نے جو پیدا کیا حضرت کی ذات ۔ ان کے ہی سبب سے ہوئی کل مخلوقات

اے شاد کچھ اسرار نہان ہے نادر   بندہ مین نظر آتے ہین خالق کی صفات

رباعی

تابندہ کہین جلوۂ کعبہ دیکھا   زیبندہ کہین رنگ کلیسا دیکھا
اس چشم حقیقت کے بدولت اے شاد   ہر جا سے پہ اس شوخ کا جلوا دیکھا

رباعی

دل قبلہ نما نور سے ہے جاے مرا   ایمان سے ہے حسن خاتمہ ہو جاے مرا
ہے حق سے شب و روز دعا اے شاد   دم یاد محمد پہ نکل جاے مرا

رباعی

اے شاد یہ دنیا ہے مقام غفلت   عقبیٰ کے لیے کرو کام کہ تھوڑی ہے فرصت
جب سر پہ قضا آئی تو پچتاؤ گے   رہ جائیگی بس دل ہی کہ دل مین حسرت

رباعی

غفلت سے گناہ بیشتر کیا کام   عقبیٰ کو نہ کچھ ہاے سرانجام کیے
جب سر پہ قضا پہونچی تو گھبرائے شاد   منھ ڈہانکے ہوے قبر مین آرام کیے

رباعی

ہے شاد کہین جا سے شوق دیکھو مین نگاہ   ہے لطف وصال یار حاصل ہر بار

اے شاد نہ کیوں خم سر تسلیم کروں ۔ ہے حال پہ دایم مرے لطف غفار

رباعی

کیوں غش نہ کریں دیکھ کر تیری تصویر ۔ ہولی ہے نرالی ہے یہہ پیاری تیری
اے شاد قسم حق کی بیاں کونین ۔ ایسی تو کبھی ہم نے نہ دیکھی تصویر

ایضاً

جب دم کہ فنا آپ کی ہستی ہوگی ۔ پیدا صورت سے حق پرستی ہوگی
جب ساقی کوثر سے ملیگی کوثر ۔ سینوں کو دلا جوشش مستی ہوگی

تہنیت آخری چہار شنبہ

آخری چہار شنبہ آیا ہے ۔ جوش دل پر خوشی کا چھایا ہے
گل گلے پہ پریاں اڑاو آج ۔ حق نے یہہ دن تمہیں دکھایا ہے

عید دیوالی

اس سال دیوالی ہی عجب دھوم سے آئی ۔ مہتاب کی بھی چھوٹ گئی منہ پہ ہوائی
ہم آ چکی شب ہو کے چراغوں کا مقابل ۔ دیکھیں سگے چھچھوندر کی بتا قہر لڑائی

قطعہ ہولی

دنیا میں عجب رنگ سے آئی ہولی ۔ ہر ایک کو رنگین بنائی ہولی

اقسام کے رنگ دیکھنے ظاہر ہیں | کی اپنے فلک پر یہی رسائی ہولی

رباعی

ذلت ہی بہت دہر میں عزت کم ہے | تکلیف بہت سی ہے فراغت کم ہے
سو بار کیا تجربہ میں نے ای شاد | دنیا میں بہت رنج ہی راحت کم ہے

حضور پرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی
قطعہ دعائیہ در ارسال تحفہ طاؤس مصنوعی بہ گل مع بہار وغیرہ پیش نذر

باغبان ازل سے گلشن ہیں | شاد ہے بلبل چمن کی دعا
باغ شاہ دکن بہ فضل کریم | رہے سرسبز اور پھلا پھولا

بیت

ساقی ہے دور جام ہی فصل بہار ہی | سب کچھ ہے آپ ہی کا فقط انتظار ہی

دام ملکہ
خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور بندگان عالی
قصیدہ در تہنیت تسمیہ خوانی شاہزادہ بلند اقبال ہمایون فال

مبارک کی ہو نہ کیونکر بنام بسم اللہ | سریر شاہ میں ہے اہتمام بسم اللہ
ہے شاہزادہ شاہ دکن کو زیب وہن | کلام پاک خدا سے کلام بسم اللہ

پئے مبارکی جشن تسمیہ خوانی — عجب ہی جشن کے ہے انتظام بسم اللہ
خوشی زمانہ میں چھائی ہی اسقدر سکی — ہر ایک زبان پہ ہے وردِ دوام بسم اللہ
ہوا جو اس سے ہی آغاز درس شہزادہ — شروع کار نہ کیون ہو مقام بسم اللہ
بحسن نیت سلطان حامی اسلام — ہو دین یاورِ دنیا کا کام بسم اللہ
ہو کیون نہ نشۂ عشق محمدی ایمن — مے طہور سے مملو ہے جام بسم اللہ
ظہورِ جشن مبارک ہی امرِ دیبال — سر کتاب نہ کیون ہو قیام بسم اللہ
مبارکی سے کئی ہو شروع شادِ سخن — دعا یہ کیجئے اب اختتام بسم اللہ
ق
بر آئین شاہ کی یارب مقاصد دارین — بہ فضل رتبۂ فخر تمام بسم اللہ
فزون ہو دولت و اقبال و عمر شہزادہ — بطفیل مرتبۂ فیض عام بسم اللہ

قصیدہ

شاہ کے سالگرہ لیکے جو آئی مہندی — گلشن دہر کی ہی آنکھ مین بہائی مہندی
محفل عیش مین ہر رنگ جو لائی مہندی — مردم دیدہ کے آنکھون مین سمائی مہندی
قدم اوٹھاتا نہین خامہ کا خوشی کی تہ مین — پاؤن مین اسنے بھی شاید ہی لگائی مہندی
آمد آمد کی صدا غلغلِ شادی کی ہے دھوم — باغ دنیا مین سہہ کس حسن سے آئی مہندی
سرخرو ہر کس [illegible] — [illegible] مہندی

شادی سالگرہ شاہ دکن کی سنکر | خوب نقاش ازل نے ہی بنائی مہندی

دیکھکر شاہ کی سرسبزی اقبال بلند | کیون نہ قدمونپہ کرے ناصیہ سائی مہندی

ساری خوبان جہان اُسکے قدمین دیسے | کیون نہ ہر گل کی کرے رنگکی صفائی مہندی

الفت سالگرہ رکھتی ہے دلمین محکم | کیون نہ غنچونکی کرے عقدہ کشائی مہندی

اہل محفل کی ہتیلی نے لیا چوم اوسکو | بزم مین شاہ کی جب بیٹھکے آئی مہندی

اسکی شوخی کی کہانتک کوئی توصیف کرے | کیون نہ عاشق کی کرے دلبرائی مہندی

سرخروئی ہے اسی سے اُسے دایم حاصل | قدم شہ سے نہ ہوئیگی جدائی مہندی

عمر بھر کیون نہ رہون شہ کی دعاگو مین | خضر سی عمر کی دیتی ہے دعائی مہندی

شاد و آباد رہین تا صد و سی سال حضور | شاد نے دلسے دعا دیکے سنائی مہندی

قصیدہ در تہنیت سالگرہ مبارک صاحب زادی صاحبہ
حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی

بلبلونکو گل و گلزار مبارک ہووے | شاہ کو جشن کا دربار مبارک ہووے

فضل ایزد سے شہا سالگرہ کی شادی | حق سے ہر سال مین سو بار مبارک ہووے

ہمکو کافر ہین رہ عشق کی سن اے زاہد | تجھکو سبحہ ہمین زنار مبارک ہووے

مرد قمر نگہ گلستان کو مبارک ہو ہمیں	ہم کو حسن عذارِ دلدار مبارک ہووے
تختِ طاؤس کی تخت کو زینت حالی	روز تیج تاج گہربار مبارک ہووے
ہو محبونکو عطا خلعتِ جشنِ تقریب	چشمِ دشمن مین حسد خار مبارک ہووے
بادۂ و ساغر و ساقی ہو ہمایون ہمکو	شیخ کو جبہ و دستار مبارک ہووے
مسکن خلد مبارک ہو تجھی ای واعظ	ہمکو دہلیز در یار مبارک ہووے

خلعتِ سالگرہ لعل و جواہر کا صلہ
شاد کو شاہ سے ہر بار مبارک ہووے

قصیدہ در تہنیت ولادت میر عثمان علیخان بہادر شاہزادہ والاتبار
حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی

ہوا شاہ کے گھر جو شہزادہ پیدا	پریچہرہ گلرو ہوے دل سے شیدا
عجب طرح کا دیکھو نور نظر ہے	کہ مادر پدر کا وہ لخت جگر ہے
یہی شور و غل ہے زمین آسمان مین	نہین کوئی اوسکا ہی ثانی جہان مین
کبھی شمس اوس کے مقابل نہ ہوگا	قمر ہے یہ چار دہ رتبے جیسا
خوشی سے مچی دھوم ملک دکن مین	چہکنے لگے عندلیبین چمن مین
بجے شادیانے خوشی کے ہر اکجا	چھڑین نغمہ نے کہین راگ مالا

امیرون نے گذرانی تذرین خوشی سے　　یہی عرض کی دست بستہ سبھون نے
مبارک تجھے شاہ ذیشان مبارک　　ہو شہزادہ تجھکو بحق تبارک
سکندر نژادا ور دارا دولت　　فلک مرتبت اور حاتم مروت
دعا شاد کی ہے یہی دل سے دایم　　الٰہی رہے شاہ و شہزادہ قایم

لکھا شاد نے شاہزادہ خوشتر
الٰہی سال تولد زہے نیک اختر
١٣

تاریخ ولادت میر فاروق علیخان شاہزادہ والا تبار حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی

فضل ایزد سے ہوا شاہ دکن کو فرزند　　نیر اوج حشم مہر منیر ذیشان
شاد تاریخ لکھی یون بحساب فصلی　　جانجان نور مکان شمع حرم سلطان
١٣٠٢ ف

ہوالرحیم

تاریخ مراجعت سواری بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی از شہر کلکتہ

ہوا شہ کے آنے سے گلشن وطن　　خزان مین بہار آئی سرو سے چمن
دعا شاد کی ہے قیامت تلک　　خدایا رہے شاہ ملک دکن
١٣٠٠

قطعہ تاریخ منصوب شدن در درگاہِ حضرتِ شیخ فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ اعنی بہ دروازہ بہشتی

زسعی حضرت ہاشم حسینی	جو مقبولِ درِ خیر الوریٰ ہے
مزار حضرت خاموش پہ جب	نصب دروازہ جنت ہوا ہے
وہ بابِ جنتِ فیض شکر گنج	فضیلت جسکی ثابت برملا ہے
لکھی یون شادئی تاریخ تعمیر	درِ درگاہ سہرا از خدا ہے

قطعہ دعائیہ

در شان اعلحضرت خداوند نعمت قدر قدرت فلک شوکت جہان پناہ ظل سبحانی مدظلہ العالی

ہے دعا بلبل شیدا کی شاد	شاخ گل پہ یہی ہر صبح وشام
گلشن دہر مین شاہا تیرا	گل اقبال شگفتہ ہو مدام

تاریخ شکار کردن شیر حضرت سبحانی بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی ودام ملکہ ودولتہ

توپران راہ واقع ہے جو کچھ فاصلہ سے	ناگہان شیر ژیان کا ہوا سجا پہ گذر
ظلم کی اوس کے ملی شاہ دکن کو جو خبر	کہ رعایا کے مویشی کا ہوا حال ابتر

صید کا اوسنے کیا عزم شہ والا نے — اور سواری کا دیا حکم بصد شوکت و فر

ہر طرح صید کا ساماں مہیا کرکے — رونق افروز ہوا شاہ رعایا پرور

فصل اینہ سے وہاں پہونچے بوقت مغرب — رات بہر سب نے آرام کئے تا بہ سحر

جبکہ شاہین فلک شرق کیجانب چمکا — صید انجم پہ مسلط ہوا شاہ خاور

جانور سارے شکاری ہوئے مصروف شکار — سب کہانے لگے صیاد یکانے جوہر

رعب شاہین کا جدہر دبدبہ ولپہ چہایا — کبک و دراج سے سمٹے ہوئے جلکے ہوئے خاکستر

باز خوش سیر کی چالاکی و دم بازی سے — پر کبوتر کے ہوئے خوف سے سب زیر و زبر

ہوئی چنبہ کی اندہیری اوسکی آنکہوں سے جدا — وہ لگا گہورنے اوٹہکر جو ادہر اور ادہر

پڑی اوسکی نظر پہر جو آہو کیطرف — چوکڑی بہولا ہرن ہوش سے سب یکسر

ایک حملہ میں ہزاروں کئے اوسنے شکار — ایک ہی پنجہ میں صدہا کئے چاک جگر

حلقہ کہلتے ہی جو سب چیتوں نے تازی کہیا — گور خر کے گئے در گور سبھی ہوش بگر

شہ کی مرضی کیموافق جو ہوا سارے شکار — پہر طلب پہر سواری ہوا فیل اکبر

ہوئے ہودج میں شکاری شہ والا جو سوار — خوف سے کانپ گئے گردوں کے گرے سب اختر

ہوئے ہمراہ سواری کے امیر اور وزیر — کیا کہوں وہ ترک فوج وہ نشان افسر

حکما اور اتالیق تہے ہمراہ رکاب — جمع اسجا پہ تہے ہر نوعکے ارباب ہنر

ہوا فرمان شہ ذیجاہ کا اسدم ایسا
چلین اس رخ پہ جدہر شیر کی ہٹی ہو خبر

رونق افروز ہوے جب شہ والا دکن
شیر غران بہی کہڑا سامنے حاضر ہو کر

شہ والا نے جو ہین اسپہ بلائی رایفل
ہو گیا تیر اجل کا وہ نشانہ یک سر

پہر تو ہر سو سے صدا آنے لگی تحسین کی
ہوئے احباب خوش اعدا ہوئے سب خاکستر

زہ کہا مہر نے احسنت کہا گردون نے
ہدف تیر ملامت ہوا دشمن کا جگر

شاد ہو کر یہہ دعا میری بہی آنے لگی
یا الٰہی رہین قایم شہ والا اختر

رہین محبوب علیشاہ سلامت دایم
دایما پشت پناہ ان کے رہین پیغمبر

عیش و عشرت سے رہین شاہ دکن شاد مدام
جب تلک چرخ پہ تابندہ ہین شمس و قمر

غرض کی شادی تاریخ ہجرت سے
شیر کو صید کئے شاہ مہ سیما پیکر

سنہ ۱۳۰۰ ہجری

خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلیحضرت حضور پر نور بندگانعالی دام ملکہ
قطعۂ تہنیت ولادت با سعادت شہزادی صاحبہ قبلۂ دام ظلہما

مہر سے آنجاہ مکرم خسرو ذیجاہ کو
شاہزادی حق نے بخشی ہے جو مثل ماہتاب

عرض تاریخ ولادت کی لکہی سید ہم شادنے
ہو ہما یون شہزادی تمکو شاہ دکن

سنہ ۱۳۰۰

[illegible]

دام اقبالہم

خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی

قطعہ تہنیت تقریب چوتھی جشن سالگرہ مبارک شاہزادہ صاحب قبلہ دام ظلہما

تاریخ

عمر و اقبال شہ ملک دکن — روز افزون ہو یہہ ہے دل کی دعا

شاد کر عرض سن فصلی جشن — رسم چوتھی ہو مبارک سنتا ہے ۱۳۰۴ ف

رباعی

آیا بسنت اور ہے موسم بہار کا — ساقی و جام و بادہ و جلسہ ہے یار کا

ہے شاد کی دعا کہ رہے حق سے تا ابد — اقبال و عمر و جاہ سیر شہریار کا

ایضاً

جشن گرہ سال نیکو فال ہے — یہہ شاہ دکن صاحب اقبال رہے

گنتی میں ہر ایک دن ہو برکا شاد — اور سالگرہ تا صد و سی سال رہے

تاریخ انتقال پر ملال عبد النبی شاہ صاحب

عالم فانی سے شہ عبد النبی — خار غم دیکر ہیں جب چل بسے

لکہدیا یون شاد نے سال وفات — ہائے وہ مجذوب کامل اوٹھ گئے ۱۳۰

ایضاً

جہان سے اوٹھے شاہ عبد النبی — جو یکتا زمانہ میں تہے بے عدیل

ہوئی شاد جب فکر سال وفات	کہا میرے دل نے خدا کے خلیل ۱۳۰۵ھ

تاریخ وفات کیشو پرشاد تخلص حساب فرزند راجہ گردہاری پرشاد بہادر المتخلص باقی

میرا وہ دوست جسکا تخلص حساب تہا	وا دیلتا [illegible] ملک عدم ہوا
تاریخ اسکی شاد نے لکہی یہ فی البدیہ	باقی کا نور چشم صد افسوس مرگیا ۱۳۰[illegible]

تاریخ وفات میر عبد اللہ حسین شاعر

مرگئے جب میر عبد اللہ حسین	شاعری کا اب مزا جاتا رہا
از سر افسوس تاریخ وفات	مین نے لکہی شاعر خوش گو گیا ۱۳۰۴

تاریخ وفات فدا حسین لکہنوی

شاعر تہا [illegible] فدا حسین نام تہا	افسوس وہ مرگیا قضا سے
تاریخ وفات مین نے لکہی یہ	مشہور سخن ہوا [illegible] وبا سے ۱۳۰[illegible]ھ

تاریخ وفات امام الدین صاحب

ہر کسیکی چشم نم اور ہر کوئی آزردہ دل	منہ سے کہتا ہے کوئی وا دیلتا وا حسرتا
کیا رہا اے شاد اب لطف مذاق دل لگی	وہ امام الدین نصرت زندہ دل جب مرگیا

تمت الکتاب

قطعهٔ تاریخ از نتایج افکار گهربار آبروی منثور و منظوم نغز و جبهه منطوق و مفهوم راجه راجایان مهاراجه جگ‌کشن پرشاد بهادر دام اقباله نتیجه کار سرکار عالی مصنف این کتاب

در این زمان که پراگنده بود دیوانم	ز طبع گشت چو شیرازه [illegible]
دلم بگفت سنش شاد از انصاف	از [illegible]

۱۳۰۹

قطعهٔ تاریخ از زیب مسند سخنوری خانوادهٔ هنرپروری جناب راجه رام کشن بهادر حقیقی عم حضرت مصنف دام اقباله

گشت چو منظور نظر باغ شاد	حاسد او را شده رنجور چشم
از خوشی دل پی تاریخ طبع	عیش بگفتم سخن نور چشم

۱۳۰۹

قطعهٔ تاریخ از نتیجه طبع بلند فلک آسمان پیوند جناب راجه سیر رنگ پرشاد بهادر بهجت

زیب افزائی جهان گردید چون این باغ شاد	غنچه دلها عالم از خوشی گل گل شگفت
از پی تاریخ او بهجت ز روی آفرین	طبع دلوان کشن پرشاد با گردید گفت

۱۳۰۹

قطعهٔ تاریخ از سرمایهٔ اعتبار شعر از مان جناب جگناته پرشاد صاحب ۱۳

فرحت تخلص

چاپ شد این دیوان کلام شاد والا مرتبت	شاد دل از دیدنش گردید هر فرد بشر
مصرع تاریخ او فرحت رقم بنمود خوش	طبع شد دیوان پاک پنتکار زا نور
	۱۳۰۹ھ

قطعه تاریخ از کلیم طور سخندانی جناب ٹہاکر پرشاد مسرت تخلص

گشت چون مطبوع دل دیوان شاد	گوی سبقت از سخندانان ربود
از مسرت بہر سال انطباع	گفت نامش گلشن فیض وجود
	۱۳۰۹ھ

قطعه تاریخ از خسرو ملک شیرین زبانی جناب ہیرا لعل صاحب نشاط

رخ دیوان شاد از زیور طبع	نشاط الحال چون گردید نوری
ز فرط جلوه باغ و بہارش	بگفتم سال طبعش باغ صوری
	۱۳۰۹ھ

قطعه تاریخ از ناظم بے مثال شاعر باکمال جناب رام چند پرشاد مہتمم مدرسه علاقه پنتکاری

کلامی لیشد چاپ از فضل حق	که بوده است مطلوب آگاه دل
سنش خامه عشرت خوش رقم	رقم کرد مرغوب آگاه دل
	۱۳۰۹ھ

قطعه تاریخ از طبع زاد جناب لچھمن پرشاد بہار

گشت دیوان شاد چون مطبوع	خاطر دوستان چو گل بشگفت
تیکی تصنیف داچه طبع شده	مصرعه سال او بہار بگفت
۱۳۰۹	

تقریظ نسخه باغ ثنا دچکید قلم بلاغت رقم رشک فردوسی وطوسی روکش انوری وخاقانی مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب معنی مدظله صدر مددگار صدر دفتر خانه سرکار عالی

زبان حمد گویائی جب اوسی خالق بے ہمتا کی عطا ہے۔ تو ہمارا دعوی اوس کی ثنا گوئی میں عین خطا ہے۔ اگر اوسکی جانب سے مضامین تازہ دلپذیر القا نہ ہوتے۔ تو ہم اس گوہر نثر کو سلک نظم میں کیونکر پروتے ہمکو اس موقع پر یہ شعر پڑھنا حسب حال اور اپنے نقص ہر گونہ پر قانع عین کمال ہے شعر

الٰہی تیری ثنا بس تجھی کو لایق ہے	نہ وہ ایسے کہ کبھی دعوی ثنا لایق ہے

درود نامحدود رب ودود اس صاحب مقام محمود کو زیبا ہے۔ کہ شان اوس کی وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ہے۔

درود جس پہ خدائے کریم پڑھتا ہو — درود خلق کی پروا بھلا اسے کیا ہو
مگر ہمیں ہی یہ لازم پڑہیں درود مدام — کہ وہ درود مبارک ہمارے آوے کام

اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ خریداران گوہر بے بہا سخنوری وآشنایان بحر تنگناے شاعری۔ کہ مژدہ کہ اندنوں سر فیض

ابدی کشادہ - اور گنجینہ فیوض سرمدی آمادہ افادہ ہے - یہ خیال
ہرگز نہ لائین کہ شعر و سخن کا حصہ شاعران سلف کے ہی نصیب تہا
یہہ گمان ہرگز نہ کرین کہ القائے مضامین نو انہین سخنوران کہن کو
فضل حبیب تہا نہین نہین وہ فیضان نامتناہی تا قیامت ساری
اور اونہین ارواح مقدسہ کا فیض ابہی تک جاری ہے - دلیل مدعی
شاعران است تو نم و خمخانہ با مہر و نشان ست پا شعر گوئی
ہر زمانے مین عطائے رب جلیل ہے - جس پر یہہ دیوان شاہد
مصدق دلیل ہے - در حقیقت یہہ دیوان عشقیہ نہین آتشکدہ خلیل ہے
اور فی زمانہ بے نظیر بے عدیل ہے - دیوان کیا دیوان خانہ قدرت الہی کا
نمونہ ہے - ہر ہر نکتہ اس کا قابل صفات ہرگونہ ہے - عروسان الفاظ معنے
محبت کی ادا دکہاتے ہین - پردگیان مضامین نیرنگی ہائے افلاک کے
دل سے بہلاتے ہین - ہر مصرعہ باغ موزونیت کا سرو آزاد -
ہر فقرہ گلزار حسن کا شمشاد ہے - ہر شعر شعور و فاشعاری مین ممتاز
ہر بیت مین خانہ محبوبیت کے انداز - ہر غزل غیرت چشم غزالان
چین و چگل ہر قصیدہ حسرت افزائے صلاحیت طول امل ہر [illegible]

حسد کا قافیہ اس کو دیکھہ کر تنگ ۔ ان مخدرات فصاحت گفتار کو
مشابہت سحبان وائل سے ننگ ہے ۔ ہر مطلع حسن مطلع آفتاب ہے
ہر منتخب دیوان فصاحت کا انتخاب ۔ ہر مقطع کا جلوہ سخن شناسون کے
دل مین جاگیر ۔ ہر مستزاد زبان درازان مطاعن کے لئے تنگی تشفیہ ہے
مضامین تیز سیف زبانی کا اثر دکھاتے ہین ۔ بیہودہ گو اس کی خجالت
سے اپنے مین آپ کٹ کر دم چراتے ہین ۔ پیچیدگی معنی زلف معشوق کو
دام التعشق مین قید کرتے ہین ۔ سلاست مضامین طائر روح شاعران
قدسی کو صید کرتے ہین ۔ رباعیات مین چار عناصر کے ڈہنگ بہرے ہین
جس سے دو چار ہونے کی چارہ گری مین پریون کے پر سے ہین ۔
عارض اشعار قاعدہ عروض کا سرنامہ ۔ رنگینی گفتار عروسان مضامین کے
لئے پرزیب جامہ ہے ۔ ہر خمسہ غیرت پنجہ مرجان ہر مسدس ششدر ذی
ششش جہت کا سامان ۔ خامہ مدح کے پر دو چار قدم بڑہتی تہے
ایک قلم توٹ جاتے ہین ۔ حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے پنجہ تحسین
پہنسکر چہکے چہوٹ جاتے ہین ۔ ہفت آسمان مین ان مسدسات کی
پنج وقتہ دہوم ہے ۔ ہر مثمن کے شوق مشاہدہ مین حوران نوجوانکا

ہشت بہشت مین ہجوم ہے۔ ترجیع بند کی بندش سے قافیہ حاسدین تنگ
وسعت معنے کے حسن آزاد پہ خرد بینون کا چمگ ہے۔ یہہ دیوان نہین
آتش کا پرکالہ ہے۔ جسکی حسرت سے روسیاہ داغ لالہ ہے۔ ہر مضمون
گرم گلزار ابراہیم کا خلیل۔ ہر معنی بلیغ سرمایہ فصاحت کی دلیل ہے۔
شاعران کہن کی شاعری تازہ کرنے کے لئے یہہ کلام ناسخ ہے۔
سخنوران سلف کی قدر یاد دلانیکے لئے یہہ گلدستہ جدید محبوب ربانی ہے
اسکا سودا جبکے سر مین بہر گیا۔ میر کی طرح وہ جادو بیانی کی
حسرت مین مر گیا۔ یہہ کلام ہرچند زندانہ نہین پر سوز درد سے عالم کو
شراب کرتا ہے۔ عاشقانہ لطف وہ کہا کر محبت کا دل کباب کرتا ہے
اس کی فیاضی فیض شاعری کی رغبت دلاتی ہے۔ جسارت تیزی کی
نعرہ حیدری بہر کر حاسدون کو الحفیظ الامان کا درس دیتی ہے
یہہ کلام پر از شاد نتیجہ طبع راجایان راجہ راجہ کشن پرشاد بہادر
آبروئے ہر شاگرد و مفخر ہر استاد ہے یہہ مہاراج جناب راجہ
نرندر بہادر بلبشکار مرحوم کے فرزند دلبند ہین اور مہاراجہ
چندو لعل متخلص شادان کے جگر گوشہ ارجمند ہین۔ ہر ہر قدر دانی

و قدر شناسی خاص ان کے خاندان امارت کا طریقہ ہے
گوہر سخاوت و شجاعت ان کے دودمان وزارت کا و تیقہ
ہے مسلی ان کی جتنی تعریف لکھو قلیل ہے۔ پھر کیا حاجت
تقریر طویل ہے۔ صرف چند ابیات پر ہی ختم بیان کیجئے اس کے بعد
قطعہ تاریخ طبع دیوان لکھکر اشہب قلم کو روک دیجئے۔

نظم

ذی مروت امیر نیک نہاد
آن کہ در شعر مقطعش شاد ست

در دکن ہست اہمر ابن امیر
افتخار سے از و امارت را

باذل و عادل و سخی و کریم
قطرہ پیش ہمتش دریا

مہر برج سمائے علم و ہنر
معدن لطف مخزن الطاف

خادم بادشاہ ملک دکن
راجہ راجگان کشن پرشاد

دل نیکوش فرحت آباد ست
صاحب عقل و صاحب تدبیر

زد وقار سے بدل وزارت را
عاقل و شاعر و ذکی و فہیم

منبع جود و فضل و علم و سخا
در محیط وجود تازہ گہر

مصدر حلم و صاحب انصاف
بندہ خیر خواہ شاہ زمن

قدوی شاه جهان نثار قدیم — خاص دلبند پیشکار قدیم
خدمتش پیشکاری شاه هست — زان فزون تر بکار آگاه ست
قدر افزای هر نجیب و شریف — در ادا مان من غریب و ضعیف
وصف او در بیان نمی گنجد — حلمش اندر زبان نمی گنجد
خامه را نیست طاقت توصیف — هست عاجز لب از حد تعریف
هست عالی والا مقام سخن — بردعا ختم کن کلام سخن
در جهان تا که هست شادی و غم — رنج و شادی است تا بد بهم
خاطر شاد شاد دایم باد — سینه دشمنانش پر غم باد

قطعه تاریخ فارسی

چون ز طبع کلام فرحت بخش — خاطر شاد شد نشاط افزا
ای معلّی ببین سن طبعش — گفت دل گلشن بشارتها
۱۳۰۹ ھ

قطعه تاریخ بزبان اردو

خوشوضع خوشقماش خوش اسلوب خوب خوش — جسدم کلام راجہ ملک کن چھپا
تاریخ طبع اوسکی معلّی نے یون کہی — دیوان شاد [illegible] چھپا
۱۳۰۹ ھ

ریختہ کلک عنبریں سلک ثانی جریر و فرزدق ثالث
لبید و عمعق نقاب دفینہ خاقانی و انوری صراف خزینہ
یعرب و بحتری حسان الہند ملک الشعرا سحبان حشم
ابوالقاسم مولانا فضل رب صاحب عرشی شاعر خاص حضور
نظام خلد اللہ ملکہ

سبحان اللہ شاہد سخن جس کا نظارہ فریب جمال شیفتگان حسن معنی کے لئے برق طور ہے۔ اور شعشعہ حسن ازل آور شعلہ نور جس کی ہر ادا میں خرام لیلی نظر جس کا خرام او ستاد فتنہ محشر یہ وہ محمل نشین رعنائی ہے کہ اگر لیلی دیکھتی تو مجنون ہو جاتی۔ اور شیریں مفتون۔ جس کا دلگداز ذوق خلوتیان معنی کے لئے توقیع بلند مندی۔ اور روان افزا شوق انجمنان سخن کے لئے منشور ارجمندی۔ حق تو یہ ہے کہ اگر سخن کا قدم نہ ہوتا ظہور حدوث و قدم نہ ہوتا۔ سخن کی کیا بات ہے۔ جسکی بات بات نبات ہے یہ وہ ساقی میکدہ معانی ہے۔ کہ طلاقت و عذاقت جس کے دو پیالے ہیں اور معانی دلپسند جس کے نوالے۔ ایسا سخن جو مجموعہ کیاست و دیوانگی ہو۔

اور خجستہ رندی و فرزانگی کہین تصوف کا دریا بہتا ہو۔ کہین
شریعت کا سفینہ رستہ سے بہتا ہو۔ کہین توکل کا پایا پابند ہو۔ کہین رضا و تسلیم
سخن ارجمند ہو کہین لالہ و گل کی تشبیہات کی فکر ہو۔ کہین یاسمین و سنبل کا
ذکر ہو کہین چراغ بزم احباب جلتا ہو کہین دور بادہ ناب چلتا ہو
کہین ناقوس اشتیاق بجتا ہو۔ کہین رعد نالہ گرجتا ہو۔ کہین سوز
و ساز ناز و نیاز کی انجمن ہو۔ کہین زلف لیلی غالیہ سائی کا سخن ہو
کہین دود آہ پیدا ہو۔ کہین ذکر مجنون و لیلی ہو۔ کہین برق نالہ
کڑکتا ہو۔ کہین طایر روح پھڑکتا ہو۔ وہ ہمارے مہاراج درۃ
التاج انگلیس ایالت نیر سپہر جلالت سخنور یگانہ امیر فرزانہ
عالیجناب راجہ کشن پرشاد بہادر دام اقبالہ کا دیوان ہے
حق تو یون ہے کہ جسقدر دیوان موجود ہین اور آیندہ مدون و
مرتب ہون گے۔ ان سب دیوانون کی یہہ جان ہے۔ وہ
آفتاب سپہر کمال۔ یہہ اوسی آفتاب کا فروغ بے مثال۔
وہ سرچشمہ موج ہو۔ یہہ اوسی چشمہ کی موج۔ وہ سہیل رفعت
علا۔ یہہ اوسی سہیل کی فروغ پاش ضیا۔ وہ بزم [illegible] کی صو

یہہ شمع معانی کی لو۔ وہ لجہ بود۔ یہہ اوسی وجود با جود کی نمود۔ وہ
زور قیان امارت کا نوح۔ یہہ محفلیان درایت کی روح۔ وہ بسملہ
بلاغت۔ یہہ تکملہ فصاحت۔ بلاغت اوسکی پیشکار فصاحت اوسکی غاشیہ
بردار۔ وہ ماشاء اللہ آفتاب ظہور۔ یہہ چشم بد دور۔ اُسی آفتاب کا
نور۔ حق تو یہہ ہے کہ فکر مصنف رضوان ہے۔ اور یہہ تصنیف
لطیف ریاض ارم۔ سطور قصور ہین۔ اور مضامین حور۔ ہین السطور
نہر لبن۔ اور نقاط در عدن۔ یا یون لکھئے کہ سخن شیرین ہے۔
اور مصنف فرہاد۔ تیشہ اوسکا اندیشہ۔ اور مضامین جوئے شیرین
کہ بکام دلہا شیرین باد یا یہہ کہئے کہ سخن بحقیقت ایک طلسم جہان نما ہے
اور مصنف کی فکر روشن لوح طلسم۔ اور تیغ قلم طلسم کشا ہے
مرحلہ ہائے طلسم تشبیہات ہین۔ اور عجائبات استعارات۔ مضامین
رنگا رنگ اوس طلسم کی فوج۔ عذوبت الفاظ دریا اور معانی خوش گوار
اوس دریائے طلسم کی موج۔ خدا کرے کہ مصنف کی دولت و اقبال کو
متصاعد دیکھون اور اقبال و دولت کو مصاعد پاؤن۔ دیوان کا
نظارہ باعث حیرت ہو۔ اور اقبال کی مصاعدت موجب مسرت

بهیه تازه و ده بیند اندازه والسلام والاکرام خرشی مستهام

عربی

یا رب بک احول و بک اجول و بک استنصر و بک استظهر اعظم شانک وارفع مکانک واعلی مقامک واسنی کلامک باے لسان احمدک وبای جنان اشکرک فیک یا رب وجهی عن کرائب الارض ونوائب السماء فی کل بکور وکل مسا وصل علی سیدنا رسول الثقلین نبیک وحبیبک شفیع الامم وصفیک وآله واصحابه وازواجه واحبابه اما بعد فیقول عبد الضعیف اضعف الخلیقة بل لا شی فی الحقیقة ابو القاسم محمد ن الشهیر به فضل رب عرشی المتخلص حنفی المذهب انی رایت دیوانا عجیبا وکلاما غریبا عروس مجلی بانواع الحلے مراة مجلاة تنعکس فیها اشباح حسن البلاغة والفصاحة والدرایة واللطافة ثابتة معانیه کالعروة الوثقی لطافة مبانیه کشجرة الخلد وملک لا یبلی حاویة علی کنایات مستطرفة واستعارات مستظرفة ومحاسن لطیفة ونوادر نظیفة مشتملة علی فواید سعیدة وفراید سدیدة وفصاحتها غایتة وبلاغتها نهایتة ثابتة علی عبارات حسنة عذبة غیر مرة تنفع المبتلی

بها دالالفاظ لاسيما السواد والمرصع

ففي كل لفظ منه روض من المنى　　وفي كل سطر منه عقد من الدرر

يردى بها كل عليل ويشفى بها كل عليل كيف لا وهو من تصنيف بحر الكرم
وحبر الفاضل ذات عقل وافر وادب باهر فصيح ناظم اللآلي لافصح آيات
الحشمة والجلالة كامل البشارة عالم الاشارة ... الكملاء
والشعراء ذو بنايه العلى كهف الادباء والغرباء فرس سباق الغايات
عين جوانه جواده جيد في قطع المسافة وميدانه ليث اجم الفصاحة
اللسانية غيث بساتين البلاغة البيانية حضرت به عرصته مراعى
البيان ضمرت به وجوه مدعى المعاني والبيان الذي هو ممتاز
بين الاعيان بمزيد الفراسة والطلاقة والذكاوت والرشاقة لعلو
جاهه وسمو ايه ومنصبه اشتهر به مهاراج راجه كشن پرشاد بهادر
المتخلص به شاد حرسه الله الى يوم التناد بحرمة النبي والاحباء
وهذا آخر المرام والحمد لله على التمام والصلى على النبي افضل الانبياء
الكرام وعلى آله واصحابه وذرياته الى يوم القيام —

فارسی

دادارا۔ درون رادل و دل را ذوق و ذوق راآمد و آمد را داوری
داده ۔ داغ را داغ و دل را داغ و دادار دارائی و آه را اثر دری داده۔
آوخ که از دل درد و داغ درود و آرام دل را اندرون زدوده
دود آه را روی ارادت در زاری حال درون آرائی آورده۔ داد
درون داغ زده از ره داغ ار دل را از ادراک درون ره ارادت
دوار دو منزلت داد دادار دوران داد داد۔ و در درون آدابه
ازادی را آواره دوران آدم آزادی در دل آزاده درد و داغ
زاده ره آورد داده۔ آدم آزاده دور آزار درد و هم روان و هم
آورد۔ و درون داغ زده در روی دو آرزوده۔ و دود دل آرای
ادراک داد آن که داغ از دل زدوده دارد۔ و درون دادار
را از دم ارادت روان درد آورده دوده۔ آرزوی دل که
داغ و هم را ارزد۔ آدم زاده آزاده را دل داده دادار دارد
که در هم اندر آرد۔ وان دل در و ادراک آورد که در داغ را
ارزش درک را ز دوران داده۔ او اده را ز داری دوران
از آوازه اوج زد ایران در دل روی از راه در آورده

اوزان

راز دل درج دُرّ زد رود آرد | درد را داغ روئی زرد آرد
داغ دل اندر دم درون دارد | آوخ از درو زر که دون دارد
زاغ را روزی آورد زی داغ | ذوق آورده روزی دل داغ
روح ادراک از زرش آورده | درد را دل نه ورزش آورده
دل آزاده درج راز آرد | ذوق آوازه دم آز آرد
آز ذوق درم که آزار د | دل آزرده ام از آن آرد
درد را داغ دل به راز آورد | آرزوئی ره دراز آورد
آرزوی درم روان دارد | آز را درد دل روان دارد
از آن آب داده ام دل را | درد زود آنکه داده ام دل را
درد را زاده زد داغ درون | از درون دو زرد را رادت ودن
آرزوی که در درون داری | دان که آن آرزوی دون داری
از درون آرزوئی دون آور | روح ادراک در درون آور
دل ز داغ درد در آری | آز را آه روی زرد داری
از داغ ده زد داغ درم | آرزوئی درم زود ران رم

دام دو دو رار دش دل آزاری	از ازل روزی دو دون زاری
آه از درد دو داو از دوران	دارم آن دل که زاد از دوران
دل که دو دو ساه آ نددداری	آه از آن آرزو که داغ آزی

آرام دل زار که در رد و داغ راز دو ده در روش از ادب دوان را
ذوق آزادی از راه ادب دور آورده ـ روی دل در اوراق
راز زاده آزاده آوردن که دو زخ دو دوش را از ذوق درون
داغ دارم به ادراک روش دو دو داغ آن ارزوئی دوزخ
دارد ـ ده دو دا ـــه وارث درج دُردری دو درم دژم ارده که
روح ادراک در ذره ذره آن اوزان راز در آورده دهٔ
دور در را دار دو دل ارازه ادراک را دادهٔ آری از داد دهی و
دارائی راز رب و دو دو دام درم به آوازه آوران ادراک
درودی آوان زر آوردی ذوداوی که آرزو ده دل دار زاده
روان داور رادی ـ راز درون را در دو ـــه آب آورده
دور راه روی داوران آوری را ناق روزی ده دو دا دو
داوران را ادراک آورده دو دو دو دو درون را در دو ارزو

دراز رب وددد ذره ذره در اوراق آدر ده وداوش داده
ادراک را در دل و راز را در درون آزرده آوردن که ادراک
راز را از درون دل در راه دزدان دادن ای دار آ
دوران آن داور آزاده روان را در دور داوری دار آدام داره
دوره از اوه ود رغ و در وازل زدوده ز دوده دار و
آوازه دار او راک دار وش ان وه ای داور را ودای دا
دور در شَ را درم دار دار زی دور رکو

تاریخ

دیوان مهاراج که از مشک فصاحت ٭ در طبله نهان کرده دو صد نافهٔ تاتار
فکرش به همین ماند که از جمله برجیش ٭ با فرهٔ خورشید سهیل است نمودار
این گوهر تابنده ز صهبای معانی ٭ یک ساغر گردنده بود از می خلّار
معنی است بالفاظ که قیمت به همین ٭ گلکش به بیان است که ابر است در آذار
آن ماه فروزنده و این حور خرامان ٭ آن مهر درخشنده و این کبک برفتار
آن را بدو صد کیسهٔ دل مشتریانند ٭ این را بدو صد گوهر جانند خریدار
آن در عدن دارد و این گوهر کانی ٭ آن نخل عسل باشد و این نخل ثمردار

آن نور شبستان بود این نار زمستان
آن باد بہار آمد و این ابر گہر بار

آن صولت کرار و این سطوت رستم
آن شوخ فسونگر بود و لعبت سحّار

این نظم عجب نیست که از تیغ فصاحت
تسخیر کند مملکت ہند بگفتار

وان ملک مسخر شده چون حافظ شیراز
بخشد بلب قندفشان بت عیار

عرشی بزمین کرد خیال سن تاریخ
ہاتف زفلک گفت که سرچشمه گفتار
۱۳۰۹

ولہ

در رہگزر دری دری دُری
ہر خار و خسی که بود رفتم

تاریخ نوائے این نوآئین
سرچشمه فن شعر گفتم
۱۳۰۹

چکیده قلم بلاغت رقم ناشر ہمیشه و ثناء پیے بدل رشک بخشی طوسی مولوی محمد عبد الجبار خان آصفی نظامی سررشته دار محکمہ معتمد اعلیحضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکه و سلطنته

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد که گلچین اندیشه از سر در ہوائے سیر چمن گریبان آسوده بہار تازه رنگین خیالی به رخ نگاه شوق در گلزار جاوید رنگینی کشود اللہ اللہ این گلزاریست یا میکده سر جوش امانت که موج گلشن برنگ

موج صبا به داغ رسائی تا بطوفان رنگینیست . ہجوم شقائق نقش مانند صفوف
پیالهائے بادهٔ ارغوانی بشکست لشکر خمار جلوه زیر - ہا با امروز
روز حوصله آزمائی میکده آشامان سعانیست - واندازظرف دریا کشان
کیفیت روحانی که حریفانی کہ ازخمیازه پیرائی خمار عمر کی بوسه لب
ساغر نشکستند وازاوهام دردساتگین زمانه درخیال عشرت برخ
طبیعت بستند تصیلا بوقتا نوش این بادهٔ مردافگن رنگ رخ باختند
وازاندیشه سیل خرامی نشه اش لباس سواران آب از بیجگری
سپرانداختند ندانستند که ساقی دریا دستگاه را باخوش ہشیاران خویش
التفاتیست که اگر بنگاه صد محشر غبار تفرقه انگیز و بردست فیضش
چشم دوخته اند - واگر شور هزار قیامت نمک فتنه ریزد از آتش
بهر گرمی خیالش بکباب رسائی ذوق رخ برافروخته اند - یعنی
بهر خوش نشه شوکت دماغ کیفیت رسیده دولت طغرا نشو -
ظهور ظهور اوجی خیال مهر کمال شوکت شان حشمت نشان
اسیر شوق شیدا ذوق نظیری نظیر عطارد دبیر ظهیر سخن انصیر فن
مربع نشین چار بالش عظمت طراز بادهٔ امارت گوہر اکسیل

دانشش فروغ خاتم نگینش آفتاب اوج اقبال- سپهر رفعت کمال
اختر برج تفاخر عالیجناب مهاراج کشن پرشاد بهادر که در چمن دور
خمار انگیز جهان نشه اقبال و کمال هنر دو بالا داشته و حریفان
بزم سخن را بجام پیمائی افادت و افاضت خشک لب نگذاشته
کمالش برهان تکمیل نفس انسانی و علم و فضلش دلیل شرف اعیانی
بنوائے حدی خوانیش سرمستی عراقیان قیامت آثار- و بصدائے
نوروز عجمش از دست افشانی ترکان فتنه محشر آشکارا از ملاحت
گفتارش هندیان کان ملاحت بزخم جگر انباشتند و از
سرگرمی بیانش عجمیان شعله آتشکده در سینه سوخته کاشتند
هر حرفش اخگریست سوز انگیز و هر کلمه اش شعله ایست تجلی خیز
آتش طبع آتش چندان سرگرمی نداشت که به مجمر روزگار پیشین
از حدود هندیش دیدی و شعله فکر شعله را دم سردے زمانه آن قدر
نگذاشت که از دود عبیر نفسش دستگاه سنبل و ریحان چیدے
از قلق آبدارئے گوهر الفاظش دل بحر اسیر گرداب پریشانی و از
رشک رسائی زلف مضامینش طبع سودا انیس جنون جولانی

درجریدهٔ هستی زمانه قلم قضا ف قضا بر صفحهٔ بام ناسخ از بیشتر نفی
انشا دیوانش صنمکده ایست که در سر خلیل جز سودای حمد
فروشی نمی پیچد و در دل مومن غیر هوای عشق بتان خیالش
نمی گنجد یا عود هندیست که آمیزش آتشین گلهای پارسی
دستگاه دو بالا نکهت خویش هر گوشه پیچیده یا رنگین نغمه لبان است
با جوش بهار افسون همرنگی خود دمیده یا پریزادیست که بشیشهٔ الفاظ
نازک افسون خوانی هاروت فن زمانه حجله آراسته یا خیل غزال
که بهوای حلقه کمند صیاد وحشیان مضامین جولان شوخی برخاسته
یا آتشکده سرگرمی خیال سمندر مشربیست که در جنت آتشکدهٔ عجم
دستگاه خویش چیده است و سرگرمی خیال دیگر گرم نفسان را با آتش
پرستی مضمون گرم خود کشیده یا ند مثلوث است که بروایح عرب
عجم و هند ممتزج گردیده بهر دماغ پری نازک خیالان بوی
کیفیت تازه دمیده یا تماشا بیست تنگول که بچشم نیم باز دو ایر
ساغر کیفیت جنون دوری پیموده وازآبروی کشیده حروف
جوهر شوخی برق عرض نموده نقطهای افشانیش بشکست رونق پروین

بهجوم آورده و حروف چشمه دارش آب رسانی کشتی هلال طوفانی بپا کرده - به مقامی که صدای درد بلند است شور قیامت هنگامه غمزه اسرافیل است و بجای که پیام وصل عرش کمند است پیک فرخ نویدش جبرئیل - سرخی عنوان گواه خونریزی تیغ نگاه محبوبان - و شکن نامه شاهدان شکست عهد خوبان - متانت عبارات آثار ثابت قدمی عشاق - و میر شمع اختلاط الفاظ و معانی نشان خونگرمی ارباب وفاق - شوخی کلمات نشتر غمزه خوبان سفاک - و صفای مضامین سادگی حسن پری چهرگان بیباک

حریفان اینک از مستی بجوشند / می راجه کشن پرشاد نوشند
می ممزوجه عز و معالی / فروغ دیده جام مثالی
ازین می طرفه نیرنگ آشکار است / که از رنگش نفس موج بهار است
می کهنه ولی تازه رسیده است / بجام جم فلک رنگش ندیده است
ازین می گر شدی یک جرعه مخمور / انا الحق از لبش جوشد چو منصور
درین مینا ز اهتزاز ذوق مستی / بود کیفیت آغاز هستی
بهم هستی هستی جاویدانی / نشانمند کمال عز و شانی

همی بینم جهان ساقی پرست است
بدو نقش هر کسے ساغر بدست است

همانا از سخن رشک شاد ساقی
معانیش بود صهبائے باقی

بیا ای مے پرست بزم گفتار
ستان جام از صراحی مهر بردار

تعالی الله ازین دیوان رنگین
به نظمش دیده شد دامان گلچین

ز ترکیبش عناصر مختلط شد
ز ترصیعش طبایع مرتبط شد

ز تسجیعش چو بلبل لب به بندد
بروے باغ امکان گل بخندد

گهر در جیب لفظش پاره سنگ
ز رنگینی معنے اصل بیرنگ

چنان باشد فروغش در مطالب
نتابد پیش لفظ او کواکب

فصاحت موج بحر گفتگویش
بلاغت جوش اغراق و غلویش

ز تبلیغش خرد آئینه پرداز
بیان در سرمه خوابانید آواز

ز طبعش موج بحر مثنوی زد
که مضمون جوش طوفان نوی زد

قصایدنیست معراج کمال است
رسول این شرف اوج خیال است

غزل خیل غزالان را کمند است
رم شوخی معنے پائی بند است

چو از مژگان ترکان جست آماج
دل خارا نماند رخنه محتاج

پے سیل خرام نازمستان
ندید جز دل وحشت پرستان

بهر جا قامت خوبان کشیده است | قیامت هم بدنبالش رسیده است

چو از نوش لب جانان سخن راند | مسیحا را نفس در سینه بنشاند

چو شمع افروخت از دست حنائی | زده آتش بجان پارسائی

چو ترک چشم خوبان تیغ گیرد | اجل مست آید و از ذوق میرد

اگر هجر است زهر مرگ جوشد | زبان از حرف تلخی میفروشد

اگر وصل است از هستی بر است | نفس سرچشمهٔ آب حیات است

عجب کیفیت ناز و نیاز است | نفس گرم منش محو گداز است

چو این منشور از طغرا است تمام | مطرز شد بحسن جلوهٔ تام

نشاط از فکر سالش سینه پرداخت | ز اشراقات بشاد آئینه پرداخت

۱۳۰۰

رقیمهٔ خامهٔ زرین زبان والا یوسف دوران منبع معقول ومنقول مطلع فروع اصول فقیه عدیم العدیل ادیب بے بدیل اریب نبیل جناب مولوی محمد نجیب صاحب فرنگی محلی وکیل درجه اول ومصنف قانون شهادت وقانون مهلت ودیگر کتب عربیه مسلمه رتبه

الحمد لله الذی وجب وجوده فی الاعیان وامتنع تصوره کل حین

فی الآن تصدیقه مستلزم لفلاح الدارین حکمة فاض لقضایا الثقلین تبیانا
نتج من مقدمات عرفانه ولیس من اصغر ولا اکبر الا انه تحت حکمه
واحسانه والصلوة والسلام علی رسولنا الذی القطع به تسلسل
النبوة ودارت به دورة دائرة الهدایة الی یوم النشور فبنانه
سلم العروج الی مدارج الکمال وتقریب حضرة رحمن الغفور بلک
مملکة اسلامنا مالک رقاب احکامنا کم من اخلاق ردیة وشیم
رذیلة به صارت قابلة للتهذیب وکم من رصاص وجدید به عادت
صالحة للتهذیب من اطاعة فکان صدرا فی صدر جنة الفردوس
واهتدت به قبائل غیر متناهیة کالخزرج والاوس وعلی آله واصحابه
الذین بهم استنارت بهم دور عرفان المبدا الفیاض وکان لهم اتباع
اوامر نبیهم ونبینا ونواهیه منتهی الاغراض فاللهم صل وسلم علی
سیدنا ونبینا الهاشمی القرشی ابد الآباد وعلی اتباعه وانصاره
واعلام الامجاد الی یوم التناد ۰ وبعد فهذا اعجب الدیوان
واغرب البیان فصیح سلیس بلیغ نفیس خالی عن الزلات والسقطات
عاری عن التعقید والمغالطات سمعت عن محاسن هذا المنظوم وطبعها

وثنا ہا من افواہ الاذکیاء و مدیحہا و ہو من نتایج الاذکار امیر
الاعظم و رئیس الاکرم مخلع بہ تشریف الدولۃ والاقبال ممیز بین
الامثال بالسطوت والجلال کشاف دقایق البدایع و عریف
حقایقہا صراف خزینۃ الصنایع و مفرح مضایقہا انوار سیمائہ
ولیسلۃ علی رزانتہ رائہ و آثار صحتہ فکرہ لایحۃ من وفور
ذکائہ مخلوق بخلق اللہ عز و جل بانواع بر و احسان جامع بین
الصفات الجمال والجلال والشجاعت والفیضان زینۃ المجالس
والمحافل زبدۃ الاقران والاماثل جناب راجہ کشن پرشاد بہادر
پیشکار ادام اللہ اقبالہ و بلغ اللہ الی امانیہ و اجلالہ بالعزۃ والعظمت
ان اللہ القضاء والقدر و خالق اللیل والسحر والحرمۃ افضل الانبیاء
سید البشر و آلہ و اصحابہ کالنجوم و الدرر ما دامت الصفا والکدر

ریختہ خامہ اعجاز ہنگامہ شاعر ظہوری ظہور نظیری نظیر
جناب منشی محمد عبد القدوس صاحب المتخلص بہ قدسی
شاگرد و بہادر کہین ملک الشعراء استادان ششم ابوالقاسم
مولانا فضل رب صاحب عرشی مد ظلہ

بنام خداوند آمرزشگر

سپاس یگانه نانا یزدان را که پست و بلند آفرید و نادان و خردمند
مهروشان را لعل شکرخند داد و نونهالان را شاخ بر دمند۔ نه
آغازش را آغاز۔ نه انجامش را انجام۔ بے ہمه و با همه و ہمه
رخشد و با همه ماند و بے همه باشد مور و مار را روزی داد۔ و نور
و نار را چهره فروزی۔ خدایا ندانم چونی و بکه مانی۔ که و کجایی۔ کرو
کردهٔ تست نه فرشتگانت شناختند نه پرستگانت۔ از سرفرازان
سرفرازی۔ و از همه فرازی ہیکنی ہر چه میخواهی۔ یکے را کجکول
گدائی بخشی۔ دیگر را اکلیل شاهی چه گویم و کجا جویم حیرانم
سیدانی ہر چه نمیدانم۔ اگر گوشک سپهر است و گر قندیل
ماه و مهر برافراخته و برافروخته تست اگر پرستش کده
براهمی است دگر آذرکده زردشتی ساخته و سوخته تو همین برادر
آموزگارم مولانا عرشی مدظله العالی چنانکه در مثنوی لیلی و
مجنون مے فرمایند۔

اے مہر تو بر بساط عنبر	وقت یہ فروز ریگ صحرا

از حکم تو گل چراغ بر کف — هم لاله ز مل ایاغ بر کف

نه خیمه آسمان کشیدی — بی چوبه و ریسمان کشیدی

گسترده تست خوان دوران — هم مور کشد و هم سلیمان

ای بسمله بدایت کار — ای تکمله نهایت کار

نابود نمود و بود از تست — پیدائی هر وجود از تست

در راه تو نطق پا شکسته — هر گام قلم عصا شکسته

هر ذره به مهر تست بیضا — هر قطره به فیض تست دریا

از مهر تو سنگ کان زر شد — قطره بنوال تو گهر شد

مهر کرمت چو نور پاشد — صد برق بفرق طور پاشد

گل گوهر شب چراغ گردد — آتش به خلیل باغ گردد

از سیل بدجله تا که جوش است — شور تو معلم خروش است

از سوز تو سنگ را به گوهر — صد نعل بآتش است مضمر

دارائی درونی و برونی — دانا بدرونی و برونی

کنهت بتعلم نوشت نتوان — این ره بقدم نوشته نتوان

دریا به سبو چگونه گنجد — صحرا بکدو چگونه گنجد

رایت شرف آدم زادگان فراز کنگرهٔ عرش افراخته و بنا طقه
از انبانبان سپه نیازم ساخته تا گهرهاے سپاس ستار سخن
سفته آید و ناگفته ها گفته - درون به فروغ پاتی جهر سخن علا رستمان است
و اندیشه بفراوانی انشاء معنی حمستان - هر جا که گل حے بالد
بلبل مے نالد - سرو سر میکشد - قمری زمزمهائے میکشد -
من که بناطقه نادره را سے آب خضر در دهن دارم و چشمه کوثر
لبساغر سخن - چون سخن سنجیده دردان پالاے از نهان خانه
ضمیر سخنوری بخرام طاؤس و رفتار کبک دری بچشم آید ستم است
اگر زبان سخن سرائی بحلقه خامشی نشمیند و زبان ستائش نگشاید
دیوان امیر نامور مهاراج روشن گهر که بخت و اختر پیشکارش
و اقبال و دولت غاشیه بردارش باد - به کالبد چاپ در آید
و قدسی سخن سرا که مشک پنیر قلمش ختن ختن طبله هاے مشک
مے باشد خاموش باشد قلم عنبرین رقم راجه با که جان خجسته جسم
در کالبد گفتار میدمد و پاکیزه باربدش در رازشگافی و نهان
دریابی بر فراز حصار زمردین نه طارم سے - مد - به سا سے

دریابش و فرورش اندیشه سرآمد روزگار - و از حلقه گفتارگستران
ستوده ستوده یادگار راستدار آبهانش از گیتی آشوب به پاس داشته
بکام و دلکش سامند بے آمیزش پندار به دانش پژوهان
روزگار تازه دهش ادرا کش و پیشین فرزانگان پاشانی
روزگار آرش نگرند - بها نا بر این فرزانه پیکر بند آفرینها گسترانند
نے سے پندار را چیره دستی بکار رسید - گزشت از پیشینیان -
فرازینان هم اگر چنین خجسته گفتارش بشنوند بفرازنا پایه بودن
دریابش فرودیان اندرونی انگیز بگروند کلکش در ریخته - بدیع تر از
ارژنگ مانی بیرنگ ریخته - که بجداگانگی روش و تازگی براسرود
شگرفی معنی گستری و پاکیزگی نهاد این نگارسته به پیشین
برسرود مانستنی ندارد و خامه شگفتی نگارش در پیکر شان سخن روان
فریب تندیسی برتخته گفتار نگاربسته که دیدن بر نگارش چهره دستی
شاد خجاست دانش خواستار را دل ناشکیبی میسد بفرهنگی
سینه نواگر گفتارش بپایان رسیده و سیراخی جاے خواسته از بن
مے چکد و الایزدان این نگارین نورده را و از روزگار که بگرانش

برسد بہا یونی یاروآن فرزانہ یگان امیر روشن روان را
بدستداد اقبال ازل آورد کام بخشش کامروائی روزگار وارد تراج

چون بہ فرمان راجۂ باذل
طبع گردید نظم پاک جناب
سعی تابناک در الفاظ
نیرے ہست در حجاب سحاب
یا بالفاظ معنی روشن
شاہدے ہست برکشیدہ نقاب
دیدپیرن روے شاہد معنی
گفت دل ان ہذہ لعجاب
کاروان فصاحتش دارد
صد شتر طلبہ تا عنبر ناب
چون برآید سہیل تصنیفش
زآسمان خیال چون مہتاب
بر ہواز دز جوش سودہ و سرور
تاج خود آفتاب عالمتاب
کلک قدسی نبشت تاریخش
سخن شاد گوہر نایاب

۱۳۱۱ھ
ز
۱۳۰۹

ریختہ خامہ عنبرین شمامہ سخنور یگانہ ویگانہ زمانہ جناب
مولوی میر حشمت علیصاحب حیدرآبادی میرمنشی محکمہ
ناظم صاحب سپہ خانجات ممالک محروسہ سرکارعالی
شاگرد جناب حیدرحسین خانصاحب مرحوم جناب معلی جہتاد ام ظلہ

تعریف لکھون مین کیا خدا کی	اور نعت رسول کبریا کی

ہزار ہا شکر ہے اوس خلاق عالم کا جس نے کن سے کائنات کا جلوہ دکھایا۔ اور کتنا بڑا احسان ہے اوس بادشاہ مکرم کا جس نے ہمکو امتی جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنایا ہی ہمارے دلون کو روشنی چراغ ہدایت اور پیروی صحابہ کرام وائمہ اطہار سے منور کیا۔ ہمارے جسمونکو بادشاہ اولی الامر اہل اسلام کی اتباع کا فرمان دیا۔ وہ بادشاہ فریدون فر خرد پرور دارا شوکت جمشید حشمت جو خاندان آصفی کا چراغ روشن ہے اوس کا خطاب و نام مبارک نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر والی دکن ہے۔ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

حفظ مین تیری رہی یارب یہ سلطان دکن	میر محبوب علیخان گوہر کان دکن
شمع جود وسخا ہے بادشاہ نامدار	ہے عروج آسمانجاہ دیوان دکن
کیا لکھون اوصاف انصاف شہ عالیمقام	شیر سے ہے چشم رہتی ہین غزالان دکن
چشم معمار فلک کو کیون نہ حیرانی رہے	کاخ کسرا سے ہے برتر طاق ایوان دکن
ہر شجر پیدا یہان ہی اشرفی کا پہول ہے	کان زر کہتا ہی پہلو مین بیابان دکن

کیا تعجب ہے جو دیوے کا خلد کا زاہد کو ہو | کم نہین ہین حور و غلمان سے حسینان دکن
ہو و عاحشمت کی یارب جشن تک تازہ رہے | رونق و سرسبزی گلہائے خندان دکن

اللہ اللہ کیا شہر اور کیا شہر یار ہے۔ کہ جس کے دربار مین ہمیشہ علم و فضل کا گلشن پر بہار ہے۔ ہر گھڑی علماء روزگار اور شعراء نامدار حاضر رہتے ہین۔ ادنے ادنے شخص یہان کے اپنے کو فصحاء بلیغ سمجھتے ہین۔ گرم بازاری شعر و سخن بدرجہ غایت مشہور ہے جس کی شہرت نزدیک و دور رہی۔ اگرچہ کہ طبقہ اولے مین حضرت نواب مغفرت مآب آصف جاہ بہادر المتخلص شاکر۔ و راجہ راجایان مہاراج چندو لعل شاداں و شیخ حفیظ صاحب حفیظ و خواجہ نصیر صاحب دہلوی کا دکن کے شاعرون مین شہرۂ عام تہا۔ اور طبقہ ثانی مین جناب حیدر حسین صاحب حیدر اور جناب شمس الدین صاحب فیض گنجور وغیرہ کا نام تہا۔ مگر الحمدللہ کہ فی الحال طبقہ حالیہ مین بھی قدردانی سے ہمارے ظل اللہ کے عروس سخن جلوہ دکہلا رہی ہے اور ہر طرف سے صدائے شعر و سخن کان مین آ رہی ہے حیدرآباد غیرت ہندوستان

بن گیا ہے یہان کی فصاحت زبانی پر دہلی کا گمان ہو گیا ہے
میرے سخن کی اگر صداقت منظور ہے۔ اس گلدستہ باغ شاد کی
سیر کیجئے۔ اور چشم انصاف سے ہر شعر کو ملاحظہ فرما کر داد
سخن دیجئے کہ ہمارے مہاراج تو اس باغ جوانی وگل مراد زندگانی
معدن وجود وسخا مخزن علم وحیا خلاصہ خاندان ذی کمال چراغ
دودمان راجہ راجایان مہاراج چندو لعل پیشکار خسرو ملک
حیدرآباد امیر ابن امیر راجہ کشن پرشاد بہادر شاد نے کس
روش سے گل مضمون کو باغ سخن مین جلوہ گر فرمایا کہ جسکی
سرسبزی و تازگی سے ناظرین نے ثمر لطف اٹھایا۔ اگر اوس کی
شادابی پر بہار کو صبا و ناسخ ملاحظہ کرتے دامن نظارہ کو گوہر
لطافت سے بھرتے۔ اور خواجہ حیدر علی آتش اس گلزار
خلیل کے وصف مین گرم زبان رہتے۔ سوز و میر اس کے
سودائی بن کر سوز دل کا صدمہ دل پر سہتے۔ اس کلام کی
تعریف مین زبان لال ہے اور اس کی وصف مین نقص اپنا
ظاہر کرنا عین کمال نہے لہذا اوس کے وصف مین توصیف سے

گذرتا ہون اور ایک قطعہ تاریخ لکھکر ختم کلام کرتا ہون ۔

ہوا جب طبع یہ گلدستہ شاد	بطرز عمدہ با شان بلاغت
لکھی حشمت زیورت تاریخ اوسکی	چھپا دیوان شاد اہل فتوت

قطعہ تاریخ از گشن لعل جیو منسبہ داماد نہابت اجہ گردہاری پرشاد بہادر

باقی تخلص

دیوان شاد طبع بشد خوش درین زمان	باقی ہمیشہ باد در آفاق نام شاد
از صدق دل بجست گشن لعل سال او	ملہم رغیب گفت پذیرا کلام شاد

قطعہ تاریخ از جناب محمد عبد الوارث خان صاحب جاگیردار وارث ۔ صدر ناظم دفتر نہائی جہرہ جات بارگاہ نواب شمس الامرا امیر اکبر خورشید جاہ بہادر مدظلہ العالی

چھپ گیا دیوان کشن پرشاد کا	اب مہیا ہو گیا سامان شاد
سنہ کو وارث جگہ ملتی نہیں	بہر گیا ہے عیش سے سامان شاد
جس کی ہے تاریخ میں بھی ہو گئے عیش	شاد ہوں میں دیکھکے دیوان شاد
۲۹۵	۱۰۱۵ / ۱۳۱۰

ایضاً

طبع دیوان شاد شد وارث	بدل آمد نشاط رفت ملال
من چو دیدم کلام آن روشن	نور چشم سخن نوشتم سال ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از محمد سراج الدین صاحب شکور فرزند خرد محمد شکوہ صاحب مرحوم شاگرد جناب حشمت صاحب حیدرآبادی

اندرین اثنا چو شد مطبوع طبع	این کلام خوشتر از فرمان شاد
گفت سال انطباع او شکور	شد رشید طبع دل دیوان شاد ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر شاعر بے بدل جناب محمد امیر حمزہ صاحب امیر شاگرد میر منشی محکمہ ناظم صاحب آئینہ خانجات

کیجئے سیر باغ شاد کی خوب	نہیں ممکن کہ ایسا دیوان ہو
بنگیا صورت بہار سے سال ۲	یار در شاد کا گلستان ہو ۱۳۰۷ ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از مولوی محمد عبداللہ صاحب داروغہ آئینہ خانہ پیشکار سرکار عالی

چون این عروس زیبا پوشیدہ زیور طبع	از سیر باغ حسنش مانند گل شگفتم
تاریخ انطباعش ای عبد از مسرت	دیوان شاد گشتہ مطبوع طبع گفتم ۱۳۰۹

قطعهٔ تاریخ از طبع‌زاد از جناب محمد احسن علی صاحب منشی محکمهٔ صدر تعلقه‌داری علاقهٔ پیشکاری

شد طبع چو دیوان مهاراجه بهادر — گویم اگرش انوری دهر نه بیند

از بهر سنش خامهٔ من احسن اعلی — اشعار شکرریز بشد طبع رقم زد

۱۳۰۹

قطعهٔ تاریخ از جناب منشی اسحاق بیگ صاحب مددگار جناب حکیم الحکما مولانا شمس الدین خان بهادر

بفضل خداوند ایزد تعالی — چو شد طبع دیوان آقای نعمت

ز فرط خوشی ساقیا عرض کردم — سن انطباعش نگارستان بهشت

قطعهٔ تاریخ از جناب محمد حسین صاحب شاهد رقم خوشنویس علاقهٔ پیشکار سرکار عالی

از عنایات کریم کارساز بی‌نیاز — منطبع شد چون کلام راجهٔ عالیجناب

ای حسین از بهر سال و سروش غیب گفت — خوش بگو گردیده [illegible]

قطعهٔ تاریخ از جناب لهم ادهار صاحب آزاد علاقه‌دار پیشکاری

چاپ چون گردید زیبا باغ شاد — چشم را از دیدنش [illegible]

عرض کرد آزاد خوشدل سال او — طبع شد دیوان شاد سرفراز

۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ از بلبل شاخسار سخندانی مولوی محمد عبدالمنان صاحب
صیغہ دار عدالت محکمۂ ناظم صاحب خارج

ناز بر عالی گہر راجہ کشن پرشاد شاد
داد حکم طبع این دیوان فرحت اقتباس

ای محمد مصرعۂ تاریخ طبعش عرض کن
شاد انجام شد کلام شاد مطبوع اناس

۱۳۰۹ ھ

قطعۂ تاریخ از یکتائے عرصۂ سخنوری مولوی محمد عبداللہ صاحب
عرف تاج الدین صاحب قاضی زادہ تعلقہ پاتھری ضلع پربھنی

طبع شد دیوان شاد از فضل دادار کریم
زین نوید فرحت افزا گشت خوش اہل سخن

گفت تاریخ رقمی بسال انطباعش ابیہ
نسخۂ زیبا شدہ مطبوع اہل زمن

۱۳۰۹ ھ

قطعۂ تاریخ از طوطی گلستان معنی پروری جناب میرزا [illegible] صاحب
زور صیغہ دار محاسبہ خزانہ عامرہ سرکار عالی

اس زمانے میں ایک شاعر ہیں میرے احباب سے
ہے محبت پر مجھے ان سے کامل اعتقاد

یک بیک آکر انہوں نے یوں کہا اصرار سے
چاہتا ہوں شاعری کی ہے مقرر تجھ سے داد

ذی کمال پیشکار حیدرآباد دکن
تاج فرق شاعری زیب تخت کیقباد

ان کا ہے چھپوا دیا ہے دیوان اپنا یادگار
تو بھی لکھ تقریظ اچھا تا رہے دنیا میں یاد

بس کہ مجھ سے ہو نہیں تقریظ تو کہتا ہے قلم
ہے فقط موزوں طبیعت میں نہیں ہوں اوستاد

طبع کی زیور سے جب آراستہ پیراستہ	ہو گیا روشن کلام راجہ عالی نژاد
زور نے لکھی ہے کیا تاریخ مطبع جہان	چھپ گیا اب واہ دیوان کشن پرشاد شاد ۱۳۰۹

بخوش فکری جناب ستیش پرشاد صاحب خرم تلمیذ جناب فیض صاحب مرحوم

عجب میر سخن راجہ کشن پرشاد ہیں یکتا	بفضل قادر داور ہیں خوش گفتار وہ وہ وہ
لکھی خرم نے یہ تیاری دیوان کی تاریخ	ہوا دیوان نادر شاد کا تیار وہ وہ وہ ۱۳۰۸

ولہ

جب چھپا دیوان راجہ کشن پرشاد کا	ہو گئے انجم نثار اور جھکا یا آسمان
خوب خرم نے لکھی خوش ہو کے تاریخ طبع	کیا چھپا دیوان شاد میر شعرائے جہان ۱۳۰۸

از طبعزاد جناب محمد تاج الدین صاحب منصبدار

شد چو مطبوع زمان از فضل حق	خوش کلام شاد والا منزلت
از پے تاریخ او با صد خوشی	تاج گفتم بوستان معرفت ۱۳۰۹

از طبعزاد جناب سید اعظم اللہ حسینی صاحب اطہر مددگار محافظ دفتر دیوانی
خزانہ عامرہ و خلف الصدق شاعر نازک خیال مولانا افسر صاحب مرحوم حیدرآبادی

حبذا راجہ کشن پرشاد نے	جب کہ چھپوایا کلام طبع زاد
اطہر مداح نے لکھا یہ سال	واہ فرخ چھپ گیا دیوان شاد ۱۳۰۹

تقریظ

بنتیجۂ قلم مشکین رقم ناثر بیشان شاعر اعجاز خیال نظیری نظر فرزانہ رشکگہہ ذی پیشینیان جناب مولوی محمد رفیع الدین صاحب فریدی مہتمم کتابخانہ پیشکاری و قاضی زادہ و محتسب زادہ تعلقہ پاتہری ضلع پربہنی سلمہ ربہ برادر زادہ و تلمیذ رشید سخنور خاقانی دوران رو کش ظہوری و طغرا جناب مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلی صدر مددگار دفتر خانہ سرکار عالی

بنام یزدان

یا رب ساغر مرد افگن کدام میکدہ بگردش آمدہ کہ زمین سخن یکرہ چشم ترک میفروش است - و انجمنیان قلم و ظہور نشاہ ہستی یکتلم بادہ نوش یکے را پائے شکیب و توان از مستی میلغزد یکے را دست از تندی صہبا چون عضو مرتعش میلرزد - اینانکہ گرم رفتاری طاوس کلک فتنہ خرام در خیابان معنی آفرینی و بدلہ نگاری لبستایش شاہدیست کہ نظر فریب حسن از آل آوردش

فسرده فروغ قدسی جمالیست که دیدهٔ حسن پرست معنی را
از دیدن و گلچین نگاه را از گل نظاره چیدن باز داشته نگاه
جادو نیاز هرش که فسون بابلیان بکرشمه چشم نیم بازش طرف
نمی‌شود پلنگ بربریست که در نیستان خفته و بجوان گرمی بلاغت
صد ره درس عتاب بشیر گردون گفته تا طره بدین فروش
حسن زاهد فریب و شاهدی بدین فره فروغ از حجاب ضمیر و نهانخانه
خاطر کسی بدر نیامده کلک لاابالی پوی رفیعای وقت آفرین
هنوز بستایش حسن خود سوزش بجنبش در نیامده که صد هزار
برق ایمن بهر پیغوله نه آن مایه ریخت که تا صد ره دمیدن
اسپر اعتبار از کالبد بهشتی و قالب هوش آید و
هستی در اندام شان بجوش نیاید که آن شاهد ناسید پرستان
بدین رعنائیست و آن برق ایمن بدین فروزش نوریست
بدانکه آن خرقهٔ دانش و اثر رنگ خرد آموزی اشارت است
بدیوان جناب شاد که در زبان ریخته نسخ افروخته و برق
حیرتش خرمن سخنوران معنی بر ریشه سوخته و قلمدانی برش اعتبار است

از پریزادان معنی که در نقاب الفاظ بر روبیانی معانی بر سر و دوش
کشیده بدین زیبای زیبای انجمن فروزند. و دیده دل بصیرت دوز
اگر ترنج خسرو و جام جم را در قلمرو آشکار پرستان بچشم
هنر ندیده باشی این گنج بادآورد را بدیده دل بنگر که از زمین تا
آسمان آشکار بنگری و طوبی را بر زمین و خود را بر طوبی سوار
بنگری. داریم ما چون مشتاقان جمال یار در گشاده یابی در آب کوثر
بساغر فتاده عرشیان را بدان ذره از آل آورد که هم شنوی
به تسبیح و ادای زمین و آسمان زمزمه پرداز بینی و سید الانبیاء و
خاتم المرسلین را بر صفحه تاب توسن فرا ستد الف با شفیقه خویش
رسانده نیاز آن مایه فکر فلک پوی که درین کشور سخن سپهر آمد
در پیر کوشک و شادی رسان نظر میکشاید بی آمیز گمان میداند
که این گفتار بگفتار او می ماند. این نامه آسمانی است که بدین فرخ
گهر و کشور سخن از فراز عرش سنی فرود آمده که صدره بر نهاد
بالش از بلند ناشان سپهر متقرنس درود آمده. نازم بروزگار
خود در سایه بخت رسائی جهانیان ویژه خاک پاشان و کلن ملائک انسو طن

که این چنین سخن بلند تر از کاخ حصار اخضر و این مایه روشن گوهر
سخنور گرامی نژاد و مهاراجه نامور تارک امارت را افسر و عروس
دولت را زیور شمع و چراغ شبستان داوری نو بهار چمنستان
سروری بهر روزگار ما باشد و چنین قدسی نهاد درین عهد بلعت
مهد از آسمان رفعت فرود آید اگر لواے بلند آوازگی افراشتن
خواهیم و سر پر سخنوریش را پایه فراز فرق طوبے نهیم و آب خضر
بظلمات جوییم و دانش معلم اول ارسطوی الهی و زبان سخن
سراے روکش ظهوری و طغرا مولانا معلے مد ظله دام گیر
و اسرافیل صد هزار سال از صور دمیدن باز ایستد و رفیعا
فریدی اندرین نورد روزگار از فره فرهنگ و فروزش نظم
و پهناے خیال و توانائے فکر و گرانبائے استقلال و پاکیزگی گوهر
و دوشیزگی سخن و سازگاری اختر و پرده کشای قلم نادره زای
اندیشه علوی خرام آن یگانه فرزانه بسلک نگارش کشد و از
نهانخانه ضمیر با تامل و از انامل بخامه و از خامه بنامه سپارد از
دریا قطره و از خرمن دانه نه بر داشته باشم بجائی نشاندن

و گلستانی نامیدن و قطره آب دریا سے بجوش آوردن
آموزگارانه فطرت را گوشمالی دادن است و اساس شوخ
چشمی بر زمین سخن نهادن ـ یا رب این دیوان را بدیوانکده
قبول و اجابت کده انجمن آرایان معنی پیرنیرافرما ـ و این
نگارین نوردنامه نگار را بوالا سے منشور رحمت و توقیع کرم نامی
باشی بر مسند پیشکاری جلوه فرما کن ع این دعا از من و از خلق خدا آمین

قطعه تاریخ

آسمان است این کتاب قدسی آیات ما | هست مهر و ماه و پروین تاب الفاظ و حروف
بد فروغ آفتاب نظم پاکش در نهان | همچو مهر گنبد گردنده باشد در کسوف
از فروغش عالم دوار را ماند زمین | وز شمیمش طبله عطار را ماند الوف
از پی تعمیه فریدی سال طبعش شد عیان | چاپ شد دیوان شاد از لطف داور رؤف

۱۳ ۹

وله

طبع فرمود چو دیوان شگرف — آن مهاراج امیر الامرا
گفت هاتف به فریدی سالش — راحت جان حزین شعرا
۱۳ ۰ ۹

تمت

اعلان

الحمد للہ کہ باغ شاد من نتایج افکار

شاعر نازک خیال شیرین مقال مہاراجہ کشن پرشاد بہادر شاد

بکمال حسن وخوبی بہ ید طبع سے آراستہ وپیراستہ کرکے معزز قدردانون کی قدردانی کیلئے

ملاحظہ مین لایا جاتا ہے جسقدر نسخہ درکار ہون ہمارے پاس سے طلب فرمالئے

جائین مگر کوئی صاحب اسکے طبع کا قصد بلا حصول اجازت جناب مصنف

نہ فرمائین والا بیفائدہ فائدہ کے عوض مین حسب قانون

سرکار نقصان اٹھانا پڑیگا

المشتہر

محمد رفیع الدین فریدی

تعلقدار پٹیکاری